Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 66

شمارہ 39

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

7 محرم 1439 ہجری قمری 28 تبوک 1396 ہجری شمسی 28 ستمبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 ستمبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

کیا کوئی اِس بھید کو سمجھ سکتا ہے کہ ان لوگوں کے خیال میں کاذب اور مفتری اور دجّال تو میں ٹھہرا مگر مباہلہ کے وقت میں یہی لوگ مرتے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۷۔ اکہتر واں نشان جو کتاب سر الخلافہ کے صفحہ ۶۲ میں مَیں نے لکھا ہے یہ ہے کہ مخالفوں پر طاعون پڑنے کے لئے مَیں نے دُعا کی تھی یعنی ایسے مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں سو اس دُعا سے کئی سال بعد اس مُلک میں طاعون کا غلبہ ہوا اور بعض سخت مخالف اس دنیا سے گزر گئے اور وہ دُعا یہ تھی:

وَخُذۡ رَبِّ مَنۡ عَادَی الصَّلَاحَ وَ مُفۡسِدًا وَ نَزِّلۡ عَلَیۡہِ الرِّجۡزَ حَقًّا وَ دَمِّرِ

اے میرے خدا جو شخص نیک راہ اور نیک کام کا دشمن ہے اور فساد کرتا ہے اس کو پکڑ اور اس پر طاعون کا عذاب نازل کر اور اس کو ہلاک کر دے۔

وَ فَرِّجۡ کُرُوۡبِیۡ یَا کَرِیۡمِیۡ وَ نَجِّنِیۡ وَمَزِّقۡ خَصِیۡمِیۡ یَا اِلٰھِیۡ وَ عَفِّرِ

اور میری بے قراریاں دور کر اور مجھے غموں سے نجات دے اے میرے کریم۔ اور میرے دشمن کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور خاک میں ملا دے۔

یہ پیشگوئی اس وقت کی گئی تھی کہ جبکہ اس ملک کے کسی حصہ میں طاعون کا نام و نشان نہ تھا۔ (دیکھو میری کتاب سر الخلافہ) منہ۔ اور پھر کتاب اعجاز احمدی میں یہ پیشگوئی تھی۔

اِذَا مَا غَضِبۡنَا غَاضَبَ اللّٰہُ صَائِلًا عَلٰی مُعۡتَدٍ یُؤۡذِیۡ وَ بِالسُّوۡءِ یَجۡھَرُ

جب ہم غضبناک ہوں تو خدا اُس شخص پر غضب کرتا ہے جو حد سے بڑھ جاتا ہے اور کھلی کھلی بدی پر آمادہ ہوتا ہے۔

وَیَاۡتِیۡ زَمَانٌ کَاسِرٌ کُلَّ ظَالِمٍ وَھَلۡ یُھۡلِکَنَّ الۡیَوۡمَ اِلَّا الۡمُدَمَّرُ

اور وہ زمانہ آ رہا ہے کہ ہر ایک ظالم کو توڑے گا اور وہی ہلاک ہوں گے جو اپنے گناہوں کے باعث ہلاک ہو چکے ہیں

وَاِنِّیۡ لَشَرُّ النَّاسِ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّھُمۡ جَزَاءُ اِھَانَتِھِمۡ صِغَارٌ یُّصَغَّرُ

اور میں سب بدلوگوں سے بدتر ہوں گا اگر اُن کے لئے ان کی اہانت کی جزا اہانت نہ ہو۔

قَضَی اللّٰہُ اِنَّ الطَّعۡنَ بِالطَّعۡنِ بَیۡنَنَا فَذَالِکَ طَاعُوۡنٌ اَتَاھُمۡ لِیُبۡصِرُوۡا

خدا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ طعن کا بدلہ طعن ہے پس وہی طاعون ہے جو اُن کو پکڑے گی۔

وَلَمَّا طَغَی الۡفِسۡقُ الۡمُبِیۡدُ بِسَیۡلِہٖ تَمَنَّیۡتُ لَوۡ کَانَ الۡوَبَاءُ الۡمُتَبِّرُ

اور جب فسق ہلاک کرنے والا حد سے بڑھ گیا تو میں نے آرزو کی کہ اب ہلاک کرنے والی طاعون چاہئے۔

اور اس کے بعد یہ الہام ہوا۔ ع اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویران کردی۔ اور یہ الحکم اور البدر میں شائع کیا گیا اور پھر مذکورہ بالا دُعائیں جو دشمنوں کی سخت ایذا کے بعد کی گئیں جناب الٰہی میں قبول ہو کر پیشگوئیوں کے مطابق طاعون کا عذاب اُن پر آگ کی طرح برسا اور کئی ہزار دشمن جو میری تکذیب کرتا اور بدی سے نام لیتا تھا ہلاک ہو گیا۔ لیکن اس جگہ ہم نمونہ کے طور پر چند سخت مخالفوں کا ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے مولوی رسل بابا باشندۂ امرتسر ذکر کے لائق ہے جس نے میرے ردّ میں کتاب لکھی اور بہت سخت زبانی دکھائی اور چند روزہ زندگی سے پیار کر کے جھوٹ بولا آخر خدا کے وعدہ کے موافق طاعون سے ہلاک ہوا۔ پھر بعد اس کے ایک شخص محمد بخش نام جو ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ تھا عداوت اور ایذا پر کمر بستہ ہوا وہ بھی طاعون سے ہلاک ہوا۔ پھر بعد اس کے ایک شخص چراغ دین نام ساکن جموں اٹھا جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتا تھا جس نے میرا نام دجّال رکھا تھا اور کہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ نے مجھے خواب میں عصا دیا ہے تا میں عیسیٰ کے عصا سے اس دجال کو ہلاک کروں سو وہ بھی میری اس پیشگوئی کے مطابق جو خاص اُس کے حق میں رسالہ **دافع البلاء و معیار اھل الاصطفاء** میں اُس کی زندگی میں ہی شائع کی گئی تھی ۴/اپریل ۱۹۰۶ء کو مع اپنے دونوں بیٹوں کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ کہاں گیا عیسیٰ کا عصا جس کے ساتھ مجھے قتل کرتا تھا؟ اور کہاں گیا اُس کا الہام اِنِّیۡ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ؟ افسوس اکثر لوگ قبل تزکیہ نفس کے حدیث النفس کو ہی الہام قرار دیتے ہیں اِس لئے آخرکار ذلّت اور رسوائی سے ان کی موت ہوتی ہے اور ان کے سوا اور بھی کئی لوگ ہیں جو ایذا اور اہانت میں حد سے بڑھ گئے تھے اور خدا تعالیٰ کے قہر سے نہیں ڈرتے تھے اور دن رات ہنسی اور ٹھٹھا اور گالیاں دینا اُن کا کام تھا آخرکار طاعون کا شکار ہو گئے جیسا کہ منشی محبوب عالم صاحب احمدی لاہور سے لکھتے ہیں کہ ایک میرا چچا تھا جس کا نام نور احمد تھا وہ موضع بھڑی چٹھہ تحصیل حافظ آباد کا باشندہ تھا اُس نے ایک دن مجھے کہا کہ مرزا صاحب اپنی مسیحیت کے دعوے پر کیوں کوئی نشان نہیں دکھلاتے۔ میں نے کہا کہ اُن کے نشانوں میں سے ایک نشان طاعون ہے جو پیشگوئی کے بعد آئی جو دنیا کو کھاتی جاتی ہے تو اس بات پر وہ بول اُٹھا کہ طاعون ہمیں نہیں چھوئے گی بلکہ یہ طاعون مرزا صاحب کو ہی ہلاک کرنے کے لئے آئی ہے۔ اور اس کا اثر ہم پر ہرگز نہیں ہوگا مرزا صاحب پر ہی ہوگا اسی قدر گفتگو پر بات ختم ہو گئی۔ جب میں لاہور پہنچا تو ایک ہفتہ کے بعد مجھے خبر ملی کہ چچا نور احمد طاعون سے مر گئے اور اس گاؤں کے بہت سے لوگ اس گفتگو کے گواہ ہیں اور یہ ایسا واقعہ ہے کہ چھپ نہیں سکتا۔

اور میاں معراج الدین صاحب لاہور سے لکھتے ہیں کہ مولوی زین العابدین جو مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کردہ تھا اور مولوی غلام رسول قلعہ والے کے رشتہ داروں میں سے تھا اور دینی تعلیم سے فارغ التحصیل تھا اور انجمن حمایت اسلام لاہور کا ایک مقرب مدرس تھا اُس نے حضور کے صدق کے بارہ میں مولوی محمد علی سیالکوٹی سے کشمیری بازار میں ایک دوکان پر کھڑے ہو کر مباہلہ کیا۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد بمرض طاعون مر گیا اور نہ صرف وہ بلکہ اُس کی بیوی بھی طاعون سے مر گئی اور اُس کا داماد بھی جو محکمہ اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا طاعون سے مر گیا۔ اِسی طرح اُس کے گھر کے سترہ آدمی مباہلہ کے بعد طاعون سے ہلاک ہو گئے۔

یہ عجیب بات ہے کیا کوئی اِس بھید کو سمجھ سکتا ہے کہ ان لوگوں کے خیال میں کاذب اور مفتری اور دجّال تو میں ٹھہرا مگر مباہلہ کے وقت میں یہی لوگ مرتے ہیں کیا نعوذ باللہ خدا سے بھی کوئی غلط فہمی ہو جاتی ہے؟ ایسے نیک لوگوں پر کیوں یہ قہر الٰہی نازل ہے جو موت بھی ہوتی ہے اور پھر ذلّت اور رسوائی بھی اور میاں معراج دین لکھتے ہیں کہ ایسا ہی کریم بخش نام لاہور میں ایک ٹھیکہ دار تھا وہ سخت بے ادبی اور گستاخی حضور کے حق میں کرتا تھا اور اکثر کرتا ہی رہتا تھا۔ میں نے کئی دفعہ اُس کو سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر جوانی کی عمر میں ہی شکار موت ہوا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 235)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(۲) آخری

”میانمار کے مسلمانوں کیلئے عالمی تنظیمیں کوشش کریں اس کوشش میں مسلم ممالک کو صف اوّل میں ہونا چاہئے“

گزشتہ شمارہ میں ہم نے لاکھوں کی تعداد میں اپنے ملک میانمار سے ہجرت کر چکے روہنگیا مسلمانوں کی دردناک حالت کے بارے میں کچھ بتایا تھا اور اس ضمن میں مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کے رُوحانی امام اور خلیفہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتہائی بصیرت افروز اور گہرے حقائق پر مبنی بیان قارئین کی خدمت میں پیش کیا تھا جس پر ہم آئندہ سطور میں کچھ گفتگو کریں گے۔

آج کل ٹی.وی.چینلوں میں یہ بحث گرم ہے کہ حکومت ہند کا بھارت میں غیر قانونی طور پر رہ رہے روہنگیا مسلمانوں کو واپس اپنے ملک بھیجنے کا فیصلہ کہاں تک صحیح ہے، آیا ایسا کرنا درست ہوگا یا نہیں؟

بھارت سرکار ملک میں غیر قانونی طور پر رہ رہے تمام روہنگیا مسلمانوں کو واپس اُن کے ملک بھیجنا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں مرکزی سرکار کسی بھی قسم کی نرمی برتنے کے حق میں نہیں۔ مرکزی وزیر داخلہ جناب راجناتھ سنگھ نے 21 ستمبر کو دہلی میں نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کی طرف سے منعقد کئے گئے ایک سیمینار کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”میانمار سے آئے ہوئے روہنگیا پناہ گزین نہیں بلکہ غیر قانونی طور پر ملک میں مقیم ہیں جو اصل میں گھس پیٹھیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب میانمار انہیں واپس لینے کو تیار ہے تو بھارت میں کچھ لوگ انہیں واپس بھیجنے کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں۔ واپس نہیں بھیجنے کا اصول اُن پر نافذ ہوتا ہے جنہوں نے بھارت میں پناہ لی ہو۔ کسی بھی روہنگیا نے اب تک بھارت میں پناہ کیلئے درخواست نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ روہنگیا مسلمانوں کو واپس جانا ہی ہوگا۔ دُنیا کی کوئی طاقت انہیں جانے سے نہیں روک سکتی۔

ماہ جولائی میں ہوم منسٹری کی طرف سے روہنگیا مسلمانوں کو واپس ان کے ملک میانمار بھیجنے کے سلسلہ میں صوبائی حکومتوں کو ہدایات بھجوائی گئیں کہ اُن کی شناخت کی جائے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق بھارت میں اس وقت 54 ہزار روہنگیا مسلمان رہ رہے ہیں جن میں 14 ہزار رجسٹرڈ ہیں جبکہ 40 ہزار رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ صوبہ جموں میں ان کی تعداد سب سے زیادہ ہے اس کے علاوہ حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، ہریانہ، اُترپردیش، دہلی اور راجستھان میں بھی یہ رہ رہے ہیں۔

مرکزی سرکار کے عزائم دیکھتے ہوئے دو روہنگیا پناہ گزین محمد سلیم اللہ اور محمد شاکر جو یو این او پناہ گزین ہائی کمیشن میں رجسٹرڈ ہیں، نے سپریم کورٹ میں پٹیشن دی ہے کہ روہنگیا مسلمانوں کو واپس بھیجنا انٹرنیشنل حقوق انسانی کی خلاف ورزی ہے۔ انکا کہنا ہے کہ میانمار میں روہنگیا برادری پر وسیع پیمانے پر تشدد کہ وجہ سے انہیں مجبوراً بھارت میں پناہ لینی پڑی۔ سپریم کورٹ نے پٹیشن پر سنوائی کو منظوری دے دی ہے اور مرکزی سرکار سے اس معاملے میں اس کا مؤقف جاننے کے لئے جواب مانگا ہے۔ روہنگیا پناہ گزینوں کی طرف سے ملک کے مشہور وکیل پرشانت بھوشن پیش ہوئے ہیں جبکہ جموں میں رہ رہے پناہ گزینوں کی طرف سے سینئر ایڈووکیٹ کولین گنجالویز نے ایک دوسری پٹیشن دائر کی ہے۔ سپریم کورٹ دونوں پٹیشنوں پر سنوائی کرے گی۔

18 ستمبر کو مرکزی سرکار نے 16 صفحات پر مشتمل حلف نامہ دائر کیا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ روہنگیا ملک کی سلامتی کیلئے خطرہ ہیں۔ ان کے دہشت گردوں کے ساتھ تعلقات کا پتا چلا ہے۔ آئی ایس انہیں ملک کے خلاف استعمال کرسکتا ہے۔ مرکزی سرکار نے عدالت سے اس معاملے میں دخل نہ دینے کی اپیل کی ہے۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ پہلے ہی ہندوستان کی آبادی بہت زیادہ ہے اس پر پناہ گزینوں کو رکھنا خود اپنے شہریوں کے حقوق کی پامالی کے مترادف بات ہوگی اور ملک کے محدود وسائل پر بوجھ پڑے گا۔ حکومت نے اس خدشہ کا بھی اظہار کیا ہے کہ ان کی طرف سے یہاں کے بدھسٹ شہریوں کے خلاف بھی کوئی قدم اُٹھایا جا سکتا ہے۔ بہرحال روہنگیا مسلمانوں کو واپس بھیجنے کی سب سے بڑی وجہ یہی بتائی جارہی ہے کہ پناہ گزینوں کی آڑ میں دہشت گرد ملک کی سلامتی کو خطرہ پہنچا سکتے ہیں۔

ایک تجزیہ نگار Vipin Pubby مرکزی سرکار کے سخت رویّہ کی ایک بڑی وجہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ:

”بھارت میانمار قیادت کو کسی بھی طرح ناراض نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ کسی بھی قیمت پر نہیں چاہتا کہ میانمار کو چین کے نزدیک جانے کا بہانہ ملے اور یہی روہنگیا لوگوں کی بھارت کی طرف سے حمایت نہ کئے جانے کے پیچھے دوسری اہم وجہ ہے۔ ویسے تو میانمار روایتی طور پر بھارت کے ساتھ کھڑا ہوتا رہا ہے لیکن پچھلے کچھ عرصے سے چین بھی اس پر ڈورے ڈال رہا ہے ایسے میں بھارت میانمار کو ناراض کر کے چین کے خیمے میں دھکیلنے سے ہر حال میں پرہیز کرے گا۔“ (دیکھئے روزنامہ ہند سماچار جالندھر 21 ستمبر 2017 صفحہ 4)

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق ہائی کمیشن کا کہنا ہے کہ بھارت ’اجتماعی نکاسی‘ کی پالیسی پر عمل درآمد نہیں کرسکتا اور لوگوں کو زبردستی وہاں نہیں بھیج سکتا جہاں انہیں جیلوں میں ٹھونس دیئے جانے کا ڈر ہو۔ قومی انسانی حقوق کمیشن (این.ایچ.آر.سی) کا کہنا ہے کہ بھارت کئی صدیوں سے پناہ گزینوں کی پناہ گاہ رہا ہے۔ بیشک بھارت پناہ گزینوں کے سلسلے میں 1951 کی کنونشن پر دستخط کرنے والوں میں شامل نہیں اور نہ ہی اس نے 1962 کے پروٹوکول پر دستخط کئے ہیں، تاہم یہ انسانی حقوق پر اقوام متحدہ اور کئی عالمی کنونشنوں پر دستخط کرنے والا رہا ہے۔

اب جبکہ حکومت ہند ہر قیمت پر روہنگیا پناہ گزینوں کو ملک سے نکالنے کا عزم کئے بیٹھی ہے، ایسے میں حالات کے مارے اور زمانے کے ستائے بے یار و مددگار ان لوگوں کا کیا ہوگا؟ کل کو سپریم کورٹ حکومت کے حق میں فیصلہ دے سکتی ہے کیونکہ معاملے کو دہشت گردی اور ملک کی سلامتی کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جارہا ہے۔

صرف بھارت میں مقیم 40 ہزار پناہ گزینوں کا معاملہ ہی نہیں، میانمار کے پناہ گزین کیمپوں میں ایک لاکھ لوگ ہیں۔ بنگلہ دیش میانمار کی سرحد پر 3 سے 4 لاکھ لوگ انتہائی ابتر حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ 13 ستمبر کو یُو.کے. بیسڈ سکھوں کی ایک تنظیم ”خالصہ ایڈ انٹرنیشنل“ نے میانمار بنگلہ دیش کی سرحد ”ٹیکناف“ پر پناہ گزینوں کے لئے لنگر کا اہتمام کیا۔ تنظیم کے ڈائریکٹر امرپریت سنگھ نے بتایا کہ سرحد پر لوگوں کا بُرا حال ہے۔ وہ بڑی مصیبت میں ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہم پچاس ہزار لوگوں کیلئے امدادی سامان لائے تھے مگر یہاں آکر ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں تو 3 لاکھ سے بھی زیادہ متاثرین ہیں۔ تنظیم کی طرف سے ایک دوسرا جتھّہ 18 ستمبر کو امدادی سامان لیکر پنجاب سے بنگلہ دیش روانہ ہو چکا ہے۔ یہ تنظیم ہر روز 30 ہزار پناہ گزینوں کیلئے لنگر لگا رہی ہے۔ سکھ قوم کی اس خوبی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اپنے مستقل لنگر کے ذریعہ اور عارضی لنگر لگا کر بھوکوں کو کھانا کھلانے اور پیاسوں کو پانی پلانے میں ان کی روایت شاندار ہے۔ دُنیا کے کسی کونے میں بھی ہوں، انہوں نے اپنی اس خوبی کو زندہ رکھا ہوا ہے۔

ہم بات کر رہے تھے کہ صرف بھارت میں مقیم 40 ہزار روہنگیا مسلمانوں کا سوال نہیں بلکہ میانمار کے اندر اور بنگلہ دیش کی سرحد پر موجود لاکھوں لوگوں کا کیا ہوگا؟ اس کیلئے جماعت احمدیہ کے رُوحانی امام اور خلیفہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرما دی ہے کہ:

میانمار کے مسلمانوں کی مدد کے لئے عالمی تنظیمیں کوشش کریں
اور ان کی مدد کی اس کوشش میں مسلم ممالک کو صف اوّل میں ہونا چاہئے

کیا ہی منصفانہ، متوازن اور بصیرت افروز رہنمائی ہے۔ جب ایک قوم صرف اس لئے ستائی جارہی ہے کہ وہ مسلمان ہے تو ایسے میں مسلم ممالک کو اسلام کے تئیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے تئیں غیرت دکھانی چاہئے، ان کی مدد کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی کو دُور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف اور بے چینی کو دُور کرتا ہے۔ (بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم)

دُنیا میں تقریباً پچاس مسلم ممالک ہیں اگر سب ملکر ان کی مدد کریں تو پھر انہیں کسی اور کی مدد کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔ بعض مسلمان ممالک اللہ کے فضل سے اتنے دولتمند ہیں کہ ان میں سے چند ایک ہی تمام روہنگیا پناہ گزینوں کے مسائل حل کرنے کے لئے کافی ہیں، کجا یہ کہ اگر سبھی ملکر ان کی مدد کریں تو پھر ان کی ساری پریشانیاں بہت آسانی سے دُور ہوسکتی ہیں۔

بنگلہ دیش کی حکومت کے ہم شکر گزار ہیں کہ جس حد تک اس سے ہو رہا ہے، پناہ گزینوں کی مدد کر رہی ہے۔ خبروں کے مطابق اس نے 4 لاکھ نئے پناہ گزینوں کیلئے 14 ہزار عارضی کیمپ تعمیر کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ایک کیمپ میں چھ خاندان کے رہنے کیلئے گنجائش ہوگی۔ مسلمان ممالک کو بنگلہ دیش کی حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے اور اس کی ہر طرح سے مدد کرنی چاہئے۔

خبر ہے کہ جماعت احمدیہ کی انٹرنیشنل تنظیم ”ہیومنٹی فرسٹ“ پناہ گزینوں کی خدمت کا کام شروع کر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تمام مشکلات کو دُور کرے اور ایسے امن و امان کے حالات پیدا ہوں کے یہ اپنے وطن میں سکون سے رہ سکیں۔

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ”دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں کو روہنگیا مسلمانوں پر ظلم و ستم کی وجہ سے شدید تکلیف پہنچی ہے اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ یہ ظلم و ستم اور ناانصافیاں فوری طور پر ختم ہوجائیں۔“ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

بچوں کی نمازوں کی گھروں میں نگرانی کرنا اور انہیں نمازوں کی عادت ڈالنا اور مردوں اور نوجوانوں کو مسجدوں میں جانے کے لئے مسلسل توجہ دلاتے رہنا یہ عورتوں کا کام ہے اگر عورتیں اپنا کردار ادا کریں تو غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوسکتی ہے ❖

جس نظام سے اپنے آپ کو منسلک کر رہے ہیں اگر وہ اپنی جماعت کا جائزہ لینے کیلئے نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں استفسار کرتا ہے تو بجائے چِڑنے اور غصہ میں آنے کے تعاون کرنا چاہئے ❖ (خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جنوری 2017)

خطبہ جمعہ

مجلس شوریٰ جب کوئی بھی منصوبہ بندی کرتی ہے تو ممبران شوریٰ کی مختلف آراء سامنے آتی ہیں اور پھر ایک رائے قائم ہوتی ہے یا ممبران کی اکثریت کی ایک رائے قائم ہوتی ہے اور پھر اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز ہو کر خلیفہ وقت کے پاس منظوری کے لئے بھجوایا جاتا ہے اور جب منظوری ہو جاتی ہے تو اس پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ عمل درآمد کرنا اور کروانا ممبران مجلس شوریٰ کی بھی ذمہ داری ہے اور ہر سطح کے جماعتی عہدیداران کی بھی ذمہ داری ہے

تبلیغ کے کام کو بہتر کرنے یا اسے وسعت دینے کے لئے جو تجویز مجلس شوریٰ برطانیہ میں زیر بحث آئی اور اس پر فیصلے ہوئے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں اس پر مشورے ہوئے اور خلیفہ وقت سے منظوری کے بعد عمل درآمد کے لئے جماعتوں کو بھجوائے گئے اس پر عمل درآمد کرنے اور کروانے کے لئے ہر ممبر مجلس شوریٰ اور ہر سطح کے عہدیداران کو اب بھرپور کوشش کرنی چاہئے صرف یہ نہ سمجھیں کہ کیونکہ تبلیغ سے متعلق ایک تجویز ہے اس لئے صرف سیکرٹری تبلیغ ہی اس کا ذمہ دار ہے کہ کام کرے یا اگر کوئی تجویز کسی بھی دوسرے شعبہ سے متعلق ہے تو متعلقہ سیکرٹری ذمہ دار ہے

کوئی بھی عہدیدار ہو کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ میں حصہ لے سکتا ہے اور اگر عہدیدار حصہ لے رہے ہوں تو افراد جماعت کے سامنے نمونے قائم ہو رہے ہوں گے اور بہت سے احمدی ایسے ہوں گے جو بغیر کہے، بغیر خاص توجہ دلائے خود بخود ان نمونوں کو دیکھ کر اس لائحہ عمل کو پورا کرنے کیلئے اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش میں شامل ہو جائیں گے

نیشنل سیکرٹری تبلیغ کا کام ہے کہ جو لائحہ عمل بھی بنایا گیا ہے یہ ہر مقامی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ تک پہنچنا چاہئے اور پھر اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اس لائحہ عمل کا افراد جماعت سے متعلقہ حصہ جو ہے اور جو حصہ انتظامی نہیں ہے بلکہ افراد جماعت سے تعلق رکھتا ہے وہ وہاں کی جماعت کے ہر فرد تک پہنچ جائے

سورۃ النحل آیت 126 کی نہایت پُر معارف تفسیر، اس آیت کریمہ کی روشنی میں کامیاب تبلیغ کیلئے رہنما اصولوں کا تذکرہ اور اس حوالہ سے افراد جماعت کو اہم نصائح

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو بات بیان فرمائی وہ حکمت کے ساتھ تبلیغ ہے۔ حکمت کے بڑے وسیع معنی ہیں اور کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان معانی کا ہمیں علم ہو تا کہ ہم اپنی تبلیغ میں ان باتوں کو مدنظر رکھیں۔ ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دو دفعہ عشرہ تربیت منا لیا، عشرہ تبلیغ منا لیا، لٹریچر سڑکوں پہ کھڑے ہو کر تقسیم کر دیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہو گیا

داعیانِ خصوصی کو بھی صرف نام کے داعیانِ خصوصی بن کر نہیں بلکہ زیادہ وقت دے کر تبلیغ کے اس میدان میں اب آنا چاہئے

تبلیغ کے لئے بھی پہلے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جب انسان ایک سچے مسلمان کا نمونہ بن جائے تو پھر سوال ہی نہیں کہ لوگوں کی توجہ پیدا نہ ہو۔ وہ نمونہ دیکھ کر ہی لوگ توجہ پیدا کر دیتے ہیں اور اس طرح باقاعدہ تبلیغ سے پہلے تبلیغ کے راستے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 08 ستمبر 2017ء بمطابق 08 تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۚ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (النحل:126) اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

دنیا کے کئی ممالک کی جماعتوں نے اپنی مجالس شوریٰ میں اس تجویز کو رکھا اور اس پر بڑی اچھی بحث کی اور ہر جماعت کی مجلس شوریٰ نے اپنا لائحہ عمل بھی تجویز کیا کہ کس طرح ہم تبلیغ کے کام کو اور اسلام کا حقیقی پیغام اپنے ملک کے ہر طبقہ میں پہنچانے کے کام کو وسعت دے سکتے ہیں یا اسے بہتر بنیادوں پر قائم کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ برطانیہ نے بھی اس سال اپنی مجلس شوریٰ کے ایجنڈے میں اس تجویز کو رکھا ہوا تھا۔ اس پر مجلس شوریٰ نے بڑی سیر حاصل بحث کی اور بحث کر کے اپنا لائحہ عمل تجویز کر کے مجھے منظوری کے لئے بھجوایا۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے یہ تبلیغ کے کام کے لئے منصوبہ بندی ہے یا کسی اور کام کی منصوبہ بندی۔ مجلس شوریٰ جب کوئی بھی منصوبہ بندی کرتی ہے، تو ممبران شوریٰ کی مختلف آراء سامنے آتی ہیں اور پھر ایک رائے قائم ہوتی ہے یا ممبران کی اکثریت کی ایک رائے قائم ہوتی ہے اور پھر اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز ہو کر خلیفہ وقت کے پاس منظوری کے لئے بھجوایا جاتا ہے اور جب منظوری ہو جاتی ہے تو اس پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ عمل درآمد کرنا اور کروانا ممبران مجلس شوریٰ کی بھی ذمہ داری ہے اور ہر سطح کے جماعتی عہدیداران کی بھی ذمہ داری ہے۔

پس تبلیغ کے کام کو بہتر کرنے یا اسے وسعت دینے کے لئے یہ جو تجویز مجلس شوریٰ برطانیہ میں زیر بحث آئی اور اس پر فیصلے ہوئے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں اس پر مشورے ہوئے اور خلیفہ وقت سے منظوری کے بعد عمل درآمد کے لئے جماعتوں کو بھجوائے گئے۔ اس پر عمل درآمد کرنے اور کروانے کے لئے ہر ممبر مجلس شوریٰ اور ہر سطح کے عہدیداران کو اب بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ صرف یہ نہ سمجھیں کہ کیونکہ تبلیغ سے متعلق ایک تجویز ہے اس لئے صرف سیکرٹری تبلیغ ہی اس کا ذمہ دار ہے کہ کام کرے یا اگر کوئی تجویز کسی بھی دوسرے شعبہ سے متعلق ہے تو متعلقہ سیکرٹری ذمہ دار ہے۔ یقیناً اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے متعلقہ سیکرٹریان ہی ذمہ دار ہیں لیکن خاص طور پر تبلیغ اور تربیت کے شعبے ایسے ہیں کہ اس میں جماعت کے ہر عہدیدار کا، ہر سطح کے عہدیدار کا شامل ہونا اور اپنا نمونہ دکھانا ضروری ہے۔

اس وقت مَیں چونکہ تبلیغ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں اس لئے اس حوالے سے مَیں ہر عہدیدار کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ وہ اپنے سیکرٹریان تبلیغ سے اس تجویز پر جماعتوں میں عمل درآمد کروانے کے لئے مکمل تعاون کریں۔ خود اس کا حصہ بن کر افراد جماعت کے لئے اپنا نمونہ پیش کریں۔ کوئی بھی عہدیدار ہو کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ میں حصہ لے سکتا ہے اور اگر عہدیدار حصہ لے رہے ہوں تو افراد جماعت کے سامنے نمونے قائم ہو رہے ہوں گے اور بہت سے احمدی ایسے ہوں گے جو بغیر کہے، بغیر خاص توجہ دلائے خود بخود ان نمونوں کو دیکھ کر اس لائحہ عمل کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش میں شامل ہو جائیں گے۔ بعض سیکرٹریان کے پاس ویسے بھی اپنے شعبہ کا اتنا کام نہیں ہوتا۔ وہ زیادہ وقت بھی دے سکتے ہیں۔ صرف نیت اور ارادے کی ضرورت ہے۔ بہرحال نیشنل سیکرٹری تبلیغ کا کام ہے کہ جو لائحہ عمل بھی بنایا گیا ہے یہ ہر مقامی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ تک پہنچنا چاہئے اور پھر اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اس لائحہ عمل کا افراد جماعت سے متعلقہ حصہ جو ہے اور جو حصہ انتظامی نہیں ہے بلکہ افراد جماعت سے تعلق رکھتا ہے وہ وہاں کی جماعت کے ہر فرد تک پہنچ جائے۔

لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے جو ہماری رہنمائی فرمائی ہے اسے سمجھیں اور اس کے مطابق ہر سیکرٹری تبلیغ عمل کرے۔ ہر عہدیدار عمل کرے۔ داعیانِ خصوصی عمل کریں۔ داعیانِ خصوصی کا مَیں نے خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ ان لوگوں نے خود اپنے آپ کو پیش کیا ہے کہ ہم باقی افراد جماعت کی نسبت زیادہ وقت تبلیغ کے لئے دیں گے۔ وہ اگر اپنا وقت بھی دیں اور علم بھی ہو لیکن ان باتوں کی طرف توجہ نہیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں تو پھر اس میں وہ برکت نہیں پڑ سکتی، بہتر نتائج نہیں نکالے جا سکتے جو نکل سکتے ہیں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے اس میں سب سے پہلے حکمت ہے۔ پھر موعظۃ الحسنہ ہے۔ یعنی اچھی نصیحت۔ پھر فرمایا بحث میں ایسی دلیل استعمال کرو جو بہترین ہو۔ آجکل کے نام نہاد علماء نے اور دہشتگرد گروہوں اور تنظیموں نے اپنے جنونی پن اور بغیر حکمت، عقل اور بے دلیل باتوں سے اسلام کو اس قدر بدنام کر دیا ہے کہ غیر مسلم دنیا سمجھتی ہے کہ اسلام حکمت سے عاری اور دلائل سے عاری مذہب ہے اور بے عقلوں اور بیوقوفوں کا مذہب ہے۔ نعوذ باللہ۔ اور صرف شدت پسندی ہی اس کی تعلیم ہے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق تبلیغ کرنی اور تبلیغی رابطے کرنے ہر احمدی کی ایک بہت اہم ذمہ داری ہے۔ پس اس اہمیت کو سب سے پہلے تو ہر سطح کے عہدیداروں کو سمجھنا چاہئے۔ گزشتہ ایک دو سال میں ان شدت پسندوں اور بعض علماء کے عمل نے اسلام کو اتنا بدنام کر دیا ہے اور اس پر میڈیا نے بھی ان باتوں کو اتنا اچھالا ہے کہ گزشتہ دنوں یہاں ایک سروے ہوا جس میں اسلام کے شدت پسند اور ظالم مذہب ہونے اور مسلمانوں کے ناپسندیدہ ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو اکثریت نے یہی جواب دیا کہ اسلام بڑا شدت پسند مذہب ہے اور مسلمان ناپسندیدہ لوگ ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے ملک میں مسلمان رہیں اور ملک کے لئے یہ لوگ نقصان دہ ہیں۔ جبکہ چند سال پہلے یہ سروے ہوا تھا تو اس کے نتائج بالکل الٹ تھے اور اکثریت اُس وقت مسلمانوں کو اچھا سمجھتی تھی۔ پس ایسے حالات میں ہمیں اندازہ ہو جانا چاہئے کہ کس قدر محنت کے ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق تبلیغ کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو بات بیان فرمائی وہ حکمت کے ساتھ تبلیغ ہے۔ یہ حکمت کیا چیز ہے؟ حکمت کے بڑے وسیع معنی ہیں اور کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان معانی کا ہمیں علم ہو تا کہ اپنی تبلیغ میں ان باتوں کو ہم مدّنظر رکھیں۔

حکمت کے ایک معنی علم کے ہیں۔ تبلیغ کرنے کے لئے علم بھی ہونا چاہئے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ان کو تو بہانہ مل گیا کہ ہمارے پاس علم نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اس زمانے میں یہ بہانہ بھی کوئی بہانہ نہیں ہے۔ ہمیں علمی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دلائل سے لیس کر دیا ہے اور جماعتی لٹریچر میں اس علم کو مہیا کر دیا گیا ہے کہ معمولی سی کوشش بھی کافی حد تک علمی مضبوطی عطا کر دیتی ہے۔ پھر سوال و جواب کی صورت میں آڈیو ویڈیو مواد موجود ہے۔ پھر ویب سائٹس ہیں۔ بہت سے لوگ جب ان کو پیغام پہنچایا جائے تو ان میں سے بعض غیر کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس اس وقت لمبی بحث کا وقت نہیں ہے۔ انہیں پمفلٹ بھی دیئے جا سکتے ہیں اور ویب سائٹس کے پتے بھی دے دیں تو جو دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ بہت سارے ایسے ہیں جو دلچسپی رکھتے ہیں جس کا ان کے پاس فوری وقت نہیں ہوتا لیکن بعد میں معلومات لے لیتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے مجھے خود بتایا کہ انہوں نے اس طرح معلومات لیں۔ پس ایک تو پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے تا کہ جن سے علمی گفتگو ہونی ہے ان سے اس طریق سے بات کی جائے جس کے معیار پر وہ پورا اترتے ہیں۔ دوسرے یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹ میں کہاں یہ علمی جواب اور مواد میسر ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں سے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں سے ان کی سوچ کے مطابق، ان کے خیالات کے مطابق، ان کے دلائل کے مطابق پھر ہمیں دلیلیں دینی ہوں گی۔

پھر حکمت کے معنی یہ بھی ہیں کہ پختہ اور پکّی بات ہو (اقرب الموارد زیر مادہ ''حکم'') ایسی دلیل ہو جو خود مضبوط ہو، نہ کہ اس دلیل کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں اَور دلیلیں دینی پڑیں اور پھر ان کو مزید ثابت کرنا پڑے۔ پس لمبی بحثوں میں پڑنے کی بجائے جائزہ لے کر، اعتراض دیکھ کر پھر ان کو ٹھوس دلیل سے رد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ بھی پھر شعبہ تبلیغ کا کام ہے کہ اپنے حالات کے مطابق ایسے اعتراض اور ان کے ردّ کی دلیلیں یکجا کر کے، ایک جگہ جمع کر کے پھر جماعتوں کو مہیا کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اعتراضوں کے ردّ کی علمی اور ٹھوس اور پختہ دلیلیں میسر ہو سکیں۔

پھر حکمت کا ایک مطلب عدل بھی ہے۔ اگر بحث ہو رہی ہے تو دوسروں پہ ایسے اعتراض نہیں کرنے چاہئیں جو الٹ کر ہم پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت اور لٹریچر کی وجہ سے اور خلفاء کے لٹریچر کی وجہ سے عام طور پر ایسی صورت نہیں ہوتی۔ لیکن عام دوسرے مسلمان جو ہیں یا دوسرے مذاہب کے لوگ جو ہیں ان میں یہ بات نظر آ جاتی ہے۔ مسلمان جو ہمارے خلاف ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے اعتراض کر دیتے ہیں جو باقی انبیاء پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ بعض بڑے بڑے لوگ ہیں جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں وہ ایسے اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کرتے ہیں جو دوسرے انبیاء پر بھی پڑتے ہیں۔ پس اس بارے میں بھی شعبہ تبلیغ کو یہ اعتراض اور جواب اکٹھے کرنے چاہئیں اور جماعتوں کو مہیا کرنے چاہئیں اور یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہو رہی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وہ اعتراض کئے جاتے ہیں جو دوسروں پر بھی پڑ رہے ہیں۔ ان کے اپنے دین پر بھی پڑ رہے ہیں اور اس وقت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ان اعتراضات کے جواب ان پر الٹائے ہیں۔ انہی کے لٹریچر سے یا انہی کے صحیفوں سے غیر مذہبوں کو یا مسلمانوں کو بھی بتایا کہ تم جو اعتراض کرتے ہو وہ اصل میں اعتراض نہیں۔ یہ اعتراض تو کافروں کی طرف سے اسلام پر بھی اس طرح ہی کیے گئے تھے۔

شعبہ تبلیغ کو جیسا کہ مَیں نے کہا چند ایسے اعتراض بھی چھوٹے پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے جماعتوں کو مہیا کرنے چاہئیں۔ اگر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو تبلیغ کے کام میں لگانا ہے تو یہ محنت اس شعبہ کو کرنی پڑے گی۔ خرچ بھی کرنا پڑے گا۔

اسی طرح حکمت کے معنی حلم اور نرمی کے بھی ہیں۔ پس تبلیغ میں نرمی اور عقل سے کام لینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ غصّہ اور تیزی میں بات کرنے سے دوسروں پر منفی اثر پڑتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ دلیل کوئی نہیں اس لئے غصّہ میں جواب دیا جا رہا ہے۔ جو غصہ دکھائے اس کے ساتھ بھی نرمی سے بات کرنی چاہئے۔ اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے والوں کو نام نہاد علماء کے غصہ اور شدت پسندی نے ہی موقع دیا ہوا ہے کہ وہ اعتراض کریں۔ ورنہ اگر آرام سے بات کی جاتی تو بہت سارے ایسے اعتراض ہیں جو ویسے ہی ختم ہو جاتے۔

پھر حکمت کے ایک معنی نبوت کے بھی ہیں۔ پس اس کی رُو سے بحث کرنے اور دلائل دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں قرآن کریم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس کے دلائل اور اس کی تعلیم کے مطابق تبلیغ کرنی چاہئے۔ اسلام پر اعتراض کرنے والوں یا اعتراض کرنے والے لوگوں سے متأثر ہونے والوں کے سامنے مَیں نے دیکھا ہے کہ جب قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بات کی جائے تو ان پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

پھر اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جہالت سے روکنا۔ پس ایسے طریق سے بات کرنی چاہئے جو دوسرے کو آسانی سے سمجھ آ جائے اور اس کی جہالت کو دُور کرنے والی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کے فہم و اِدراک کے مطابق ان سے بات کیا کرو۔ (کنز العمال، جلد 10، کتاب العلم من قسم الاقوال صفحہ 105، حدیث 29468، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پھر اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ حق کے مطابق اور موافق بات کرنی چاہئے۔ ہمیشہ سچی اور واقعات کے مطابق بات کرنی چاہئے۔ یہ نہیں کہ دوسرے کو متأثر کرنے کے لئے حقائق و واقعات سے ہٹ کر بات کی جائے۔ ایسی باتیں جو حقائق اور واقعات کے خلاف ہوں پھر غلط اثر ڈالتی ہیں کیونکہ کسی نہ کسی وقت میں اصل بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ سچی اور حقائق کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

پھر حکمت موقع اور محل کے مناسب اور مطابق بات کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی اگر یہ خیال ہو کہ ایک دلیل سے مخالف میں غصہ پیدا ہونے اور اس کے چِڑنے کا خطرہ ہے اور پھر بجائے تبلیغی گفتگو کے لڑائی جھگڑے اور فاصلے بڑھنے کا خطرہ ہے تو پھر ایسی دلیل سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اس بات سے اجتناب کرنا چاہئے اور پھر ایسی بات کرنی چاہئے اور ایسی دلیل دینی چاہئے جو برمحل بھی ہو اور دوسرے کے مزاج کے مطابق ہو اور فاصلے بڑھانے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔
(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے
جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

کی بجائے قریب لانے کا باعث ہو۔بعض لوگ ایک مجلس میں ایک بات کرتے ہیں دوسرا وہ بات سنتا ہے اور اچھا اثر لیتا ہے لیکن اس وقت بات کر کے پھر یہ سوچ کر چپ ہو جانے کی بجائے کہ کبھی موقع ملا تو اس مجلس میں دوبارہ اپنی بات کریں، پھر اس شخص کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور بار بار اس کی باتوں کو دہراتے ہیں یا اس کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آج قائل کر کے اٹھنا ہے۔تم نے قائل ہو کر ہی اٹھنا ہے جس سے پھر دوسرا چِڑ جاتا ہے اور قریب آیا ہوا بھی دُور ہو جاتا ہے اور پہلی بات کا جو اثر ہوا ہوتا ہے وہ بھی زائل ہو جاتا ہے۔اس لئے موقع و محل اور مزاج شناسی بھی تبلیغ کے لئے بہت ضروری ہے اور یہ بات اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ تبلیغ میں جہاں مستقل مزاجی ضروری ہے وہاں ذاتی رابطوں کے بڑھانے کی بھی ضرورت ہے۔ذاتی رابطوں سے ہی دوسرے کی مزاج شناسی ہو سکتی ہے۔

پس ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دو دفعہ عشرہ تربیت منالیا، عشرہ تبلیغ منالیا، سڑکوں پہ کھڑے ہو کر لٹریچر تقسیم کر دیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہو گیا۔

آجکل یہاں اسائلم لینے والے بہت سے لوگ مختلف عمروں کے آئے ہوئے ہیں۔بعض صحت مند اور جوان ہیں۔بعض ذرا بڑی عمر کے ہیں اور جب تک ان کے کیسوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا اکثر ان کے پاس وقت ہے اور اکثر وقت وہ فارغ رہتے ہیں۔پس ایسے تمام لوگوں کو اپنی صحت و عمر کے لحاظ سے تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے کم یا زیادہ وقت دینا چاہئے۔زبان نہیں آتی تو لٹریچر لے جائیں، کیسٹس لے جائیں۔اگر سڑکوں پر لٹریچر تقسیم کرنا ہے تو پھر تقسیم کا مستقل ایک پروگرام رہنا چاہئے اور یہ اسائلم لینے والے اس کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ثواب بھی ہے۔نیکی بھی ہے اور تبلیغ کا فریضہ بھی ادا ہو جائے گا اور اسی برکت سے شاید ان کے کیس بھی جلدی پاس ہو جائیں۔بہرحال مستقل تبلیغ کے لئے یہ ہدایات جو ہیں تبلیغ کے شعبہ کی طرف سے ان کو جانی چاہئیں اور لٹریچر مہیا ہونا چاہئے اور پھر اس پر عمل درآمد ہو اور اس طرز پر باتیں ہونی چاہئیں جو حکمت کے معنوں میں بتائی گئی ہیں۔ان میں عہدیداروں کو بھی شامل ہونا چاہئے اور پرانے رہنے والوں کو بھی شامل ہونا چاہئے۔یہ نہیں کہ صرف اسائلم سیکرز کے لئے میں نے کہہ دیا تو وہی شامل ہوں۔داعیانِ خصوصی کو بھی صرف نام کے داعیانِ خصوصی بن کر نہیں بلکہ زیادہ وقت دے کر تبلیغ کے اس میدان میں اب آنا چاہئے۔دنیا کے جو حالات ہیں ان میں اب ہمیں کھل کر سب کو بتانا ہو گا کہ یہ حالات تمہارے دنیاداری میں ڈوبنے کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔اس لئے ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف آؤ اور سچے دین کی تلاش کرو۔موعظۃ الحسنۃ کا جو تبلیغ کا حکم ہے وہ حکمت سے تبلیغ کے معنوں میں بھی آ گیا۔یعنی نرمی اور دل پر اثر کرنے والے انداز میں تبلیغ کی جائے۔

پس اللہ تعالیٰ نے حکمت اور اچھی نصیحت اور ٹھوس دلیل کے ساتھ جو تبلیغ کا حکم دیا ہے اس کے مطابق چلنا ہمارا کام ہے اور مستقل مزاجی کے ساتھ اسے کرتے چلے جانا ہمارا کام ہے۔اس کے نتائج اللہ نے فرمایا کہ مَیں نے پیدا کرنے ہیں۔کس نے گمراہی میں بھٹکتے رہنا ہے اور کس نے ہدایت پانی ہے، یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ایک دوسری جگہ یہ بھی فرمایا کہ تم زبردستی کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے ہاں تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے۔پیغام پہنچانا ہے۔حق کا پیغام دنیا کے ہر شخص تک پہنچانا ہے۔اسلام کی خوبیوں اور خوبصورت تعلیم کو دوسروں پر ظاہر کرنا ہے۔وہ کئے جاؤ۔انسان عالم الغیب نہیں ہے کہ کہے کہ بجائے وقت ضائع کرنے کے میں اس کے پاس ہی جا کر پیغام حق پہنچاؤں جس پر اثر ہونا ہے۔یہ تو انسان کو نہیں پتا کس پر اثر ہونا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں یہ علم دیا ہی نہیں گیا کہ کس پر اثر ہونا ہے اور کس پر نہیں ہونا۔اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہم نتائج کے بارے میں ذمہ دار نہیں ہیں کہ کیوں اس کے مثبت نتائج نہیں نکلے۔کیوں سو فیصد لوگ ہمارے پیغام سے متأثر ہو کر اسلام کو قبول کرنے والے نہیں بنے۔ہمارے سے اگر پوچھا جائے گا تو صرف اتنا جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھنا ہے کہ کیا ہم نے پیغام پہنچایا؟ یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا؟ اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا؟ کس نے ہدایت پانی ہے اور کس نے ہدایت نہیں پانی، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔اگر ہم اپنا فرض پورا کر رہے ہیں تو مرنے کے بعد دنیا کم از کم اللہ تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتی کہ ہمیں تو اسلام کا پیغام ملا ہی نہیں تھا اور اگر ہمیں اسلام کا پیغام نہیں ملا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔

بعض لوگ پیغام سنتے ہیں، سمجھتے ہیں لیکن پھر بدقسمتی سے کوئی روک ان کے آڑے آ جاتی ہے اور قبول نہیں کرتے۔ابھی دو دن پہلے ہی یورپ کے ایک ملک کے مبلغ نے مجھے لکھا کہ فلاں فلاں صاحب جو آپ کو ملے تھے، جرمنی میں جلسہ پر بھی شامل ہوئے تھے، تبلیغ اور پورے ماحول کا اس پر بہت اچھا اثر ہے۔کئی دفعہ بیعت کرنے کا اس نے ارادہ کیا ہے پھر کوئی روک آڑے آ جاتی ہے۔اب یہ تو اللہ تعالیٰ کو پتا ہے کہ اسے قبولیت کی توفیق ملنی ہے یا نہیں ملنی لیکن ہم نے بہرحال اپنا فرض پورا کر دیا۔اسے اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کروا دیا۔

پھر تبلیغ کے ضمن میں ایک بات یہ بھی ہے بعض لوگ پوچھتے ہیں، سوال کرتے ہیں کہ تبلیغ کر کے تم نے کتنے احمدی بنا لئے؟ اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ خود مسلمان تمہیں مسلمان نہیں سمجھتے۔اور پھر یہ بھی کہ کتنا عرصہ لگے گا اس طرح اسلام کی تعلیم پھیلنے میں جس طرح تم لوگ تبلیغ کرتے ہو اور اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہو؟ اور پھر یہ بھی ساتھ تسلیم کرتے ہیں کہ بظاہر تمہاری باتیں عقل اور حکمت والی بھی ہیں۔مجھ سے بھی کئی لوگوں نے پوچھا اور مختلف جگہوں پر پوچھتے ہیں۔ابھی جرمنی کے سفر میں بھی ایک جرنلسٹ نے پوچھا تھا۔تو ہمیشہ ہمارا یہی جواب ہوتا ہے کہ ہمیں تبلیغ کرنے کا، پیغام پہنچانے کا حکم ہے۔اس سے ہم پیچھے ہٹنے والے نہیں اور نہ ہم نے ہٹنا ہے۔ہم اپنا کام کئے جائیں گے۔کس نے ہدایت پانی ہے اور کس نے نہیں پانی، یہ تو اللہ تعالیٰ کو پتا ہے۔ہمارے سپرد جو کام ہے وہ ہم نے کرنا ہے۔لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ بھی وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول غالب آئیں گے۔انشاء اللہ۔اس لئے ہم اس امید پر قائم ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن اکثریت ہماری ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس آیت کی وضاحت میں جو میں نے تلاوت کی تھی بعض جگہ ارشادات فرمائے ہیں۔چنانچہ اپنے بارے میں یہ بیان فرماتے ہوئے کہ کس طرح بعض اوقات مخالفین اسلام نے آپ کے جذبات کو انگیخت کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے باوجود آپ نے اس آیت پر عمل کرتے ہوئے کس طرح امن کو برباد ہونے اور جھگڑے کو بڑھانے سے روکنے کے لئے اپنا رویّہ دکھایا۔آپ اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”خدا جانتا ہے کہ کبھی ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا“۔(یعنی یہ کبھی نہیں ہوا کہ نرمی اور نرم زبان کو چھوڑیں)”اور ہمیشہ نرم اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے“فرمایا کہ”بجز اس صورت کے کہ بعض اوقات مخالفوں کی طرف سے نہایت سخت اور فتنہ انگیز تحریریں پا کر کسی قدر سختی مصلحت آمیز اس غرض سے ہم نے اختیار کی“۔(بعض دفعہ سختی کی کیونکہ مخالفین جو علمائے سُوء ہیں یا جوشر میں بڑھنے والے لیڈر ہیں وہ بڑھ جاتے ہیں جو عوام کو بھی ورغلاتے ہیں۔اس لئے سختی انہی کے جواب میں ہے۔جو تحریروں میں انہوں نے لکھا اسی طرح کی سختی کی۔اسی طرح کی تحریریں لکھیں)”کہ تا قوم اس طرح سے اپنا معاوضہ پا کر وحشیانہ جوش کو دبائے رکھے۔“(اور یہ بھی اس لئے کہ اگر مسلمانوں کے خلاف ہے تو سختی سے یہی جواب دیا جا سکتا ہے جو دے دیا اور اس سے زیادہ جوش دکھانے کی ضرورت نہیں اور وحشیانہ حالت طاری کرنے کی ضرورت نہیں تا کہ دنگا اور فساد ہو)فرمایا”اور یہ سختی نہ کسی نفسانی جوش سے اور نہ کسی اشتعال سے بلکہ محض آیت وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ (النحل:126) پر عمل کر کے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی۔“اس وقت بعض دفعہ یہ سختی بھی کرنی پڑتی ہے تو وہ بھی اس آیت کے نیچے ہی آتا ہے اور حکمت عملی کے طور پر اسے استعمال کیا گیا کہ ایسی بات کرو جو صحیح ہو، موقع کی مناسبت سے ہو اور اس سے اس وقت مخالف کو اس طرز کا جواب دینا ہی ضروری ہو اس لئے بعض دفعہ سختی بھی ہو جاتی ہے لیکن عموماً نرمی ہی دکھانی ہے۔فرمایا کہ اس آیت پر عمل کر کے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی”اور وہ بھی اس وقت کہ مخالفوں کی توہین اور تحقیر اور بدزبانی انتہا تک پہنچ گئی اور ہمارے سید و مولیٰ، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات کی نسبت ایسے گندے اور پُرشر الفاظ ان لوگوں نے استعمال کئے کہ قریب تھا کہ ان سے نقص امن پیدا ہو تو اس وقت ہم نے اس حکمت عملی کو برتا۔“

(البلاغ، (فریاد درد) روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 385)

پس جہاں ایسی صورتحال ہو وہاں جَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ کا مطلب یہ بن جاتا ہے کہ اسی حکمت عملی پر چلتے ہوئے جو دوسرا استعمال کر رہا ہے تھوڑا سا سختی سے بھی جواب دیا جائے۔پس اصل مقصد یہ ہے اور وہ بھی اس لئے کہ فتنہ و فساد ر کے۔پس فتنہ و فساد روکنا اصل مقصد ہے اور پیغام کو صحیح طور پر پہنچانا بھی۔یہ چیزیں ضروری ہیں۔آپ نے کبھی وہ راستہ اختیار نہیں کیا جو مخالفین نے کیا تھا۔اس کے بجائے آپ نے یہ بھی کہا کہ حکومت اور قانون کی پابندی ضروری ہے اور فساد پھیلنے سے روکنے کے لئے دلائل سے ہی آپ نے بات کی اور قانون کی مدد لی۔اور بہرحال جہاں غیرت دکھانا ضروری ہے وہاں آپ نے غیرت بھی دکھائی۔

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:”آیت جَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلافِ واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔کیا ہم ایسے شخص کو جو خدائی کا دعویٰ کرے اور ہمارے رسول کو پیشگوئی کے طور پر کذّاب قرار دے“(نعوذ باللہ)”اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو رکھے، راستباز کہہ سکتے ہیں۔کیا ایسا کرنا مجادلۂ حسنہ ہے؟ ہرگز نہیں۔بلکہ منافقانہ سیرت اور بے ایمانی کا ایک شعبہ ہے“

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 305 حاشیہ)

پس ان چیزوں کا فرق بھی ہمیشہ اس لئے ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ مداہنت نہ ہو جائے کہ ہم نے تبلیغ کرنی ہے۔اگلے کو بات سنانی ہے تو اس حد تک نہ ہم چلے جائیں کہ غیرت ہی بالکل ختم ہو جائے۔ہاں جھگڑا اور

کلامُ الامام

”تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

”اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

فساد نہیں کرنا۔ لیکن ایک حد تک بعض دفعہ انہی کے الفاظ کو ان پر الٹانا بھی پڑتا ہے۔ پس جہاں مخالفین حد سے زیادہ اعتراض میں بڑھ جائیں یا ان کی باتیں ایسی ہو جائیں کہ جو حد سے زیادہ دریدہ دہنی اور گندے الفاظ ہوں تو وہاں بعض دفعہ فتنے کو روکنے کے لئے جواب دینا پڑتا ہے۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نرمی کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا کہ مداہنہ کر کے اتنا ڈر جاؤ کہ ہاں میں ہاں ملانے لگ جاؤ اور جو خلاف واقعہ بات ہے اس کی تصدیق کی جائے۔ حکمت بہرحال ضروری ہے۔ نرمیٔ زبان اور اخلاق بھی ضروری ہیں لیکن غلط بات کو غلط کہنا بھی ضروری ہے۔

پس اس بات کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حکمت کا مطلب بزدلی نہیں ہے یا اپنے قریب لانے کے لئے غلط بات کی تصدیق کرنا نہیں ہے۔ مثلاً آجکل دنیاداروں نے آزادی کے نام پر ایسے قانون بنا دیئے ہیں جن کی شریعت ہرگز اجازت نہیں دیتی اور اگر ان کے خلاف کوئی بات کرے تو کہتے ہیں کہ یہ احمدی بھی اپنے آپ کو شدت پسندی سے دور رہنے والا کہتے ہیں اور اس کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم شدت پسند نہیں ہیں لیکن بعض معاملات میں یہ بھی شدت پسند ہیں اور مثال وہ یہ دیتے ہیں کہ جیسے عورتوں سے ہاتھ ملانے کا معاملہ ہے یا ہم جنسی کا معاملہ ہے۔ ابھی جرمنی میں مجھ سے بعض نے سوال کئے اور میرے جواب پر کچھ نے منفی تبصرہ بھی ہمارے خلاف کیا لیکن اکثریت کو سمجھ بھی آ گئی کہ کیا حقیقت ہے۔ ہمیں لڑنے کی ضرورت نہیں لیکن جو چیز غلط ہے اسے ہم نے بہرحال غلط کہنا ہے۔

گزشتہ دنوں یہاں یوکے (UK) کے ایک سیاسی پارٹی کے ممبر جن کے بارے میں مشہور ہو گیا تھا کہ وہ پارٹی لیڈر بننے کے لئے کھڑے ہوں گے انہوں نے اعلان کیا کہ وہ پارٹی لیڈر بننے کے لئے کھڑے نہیں ہو سکتے کیونکہ ایک تو وہ ہم جنسی کے خلاف ہیں اور دوسرے abortion کے خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ ان کے خلاف ہمارے معاشرے میں سننے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ جہاں تک ہم جنسی کا سوال ہے قرآن میں بھی اور بائبل میں بھی، دونوں کتابوں میں قومی طور پر اس برائی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کا ذکر ہے۔ لیکن abortion بعض حالات میں ہم تو جائز سمجھتے ہیں۔ بہرحال ان کا اپنا نظریہ تھا کہ وہ نہیں سمجھتے۔

اسی طرح ایک اور سیاسی پارٹی کے لیڈر نے چند مہینے ہوئے اپنی پارٹی کی سربراہی سے اس لئے استعفیٰ دے دیا کہ وہ ہم جنسی کے خلاف تھے اور انہوں نے کہا کہ اس وجہ سے مَیں اپنے ایمان اور سیاست کے درمیان تقسیم ہو کے رہ گیا ہوں اس لئے بہتر ہے کہ مَیں اپنے ایمان کو بچانے کیلئے پارٹی لیڈر شپ سے علیحدہ ہو جاؤں۔

پس اگر یہ لوگ جو دنیادار ہیں اور جن کا دین بھی اپنی اصلی حالت میں قائم نہیں ہے اپنے دنیاوی معاملات کو دین کے لئے قربان کر رہے ہیں اور مداہنت نہیں دکھاتے، بزدلی نہیں دکھاتے تو پھر ہم جو آخری اور ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت کو ماننے والے ہیں، ہمیں کس قدر مضبوط ایمان ہونا چاہئے اور اپنے دنیاوی تعلقات میں اور تبلیغ کے تعلقات میں بھی حکمت کے ساتھ اور ٹھوس دلائل کے ساتھ ان باتوں کو رد کرنا چاہئے۔ نہ ہی اپنے دنیاوی مفادات کے لئے ان چیزوں سے ڈرنا چاہئے۔ نہ ہی اس لئے ان کی ہاں میں ہاں ملانی چاہئے کہ ان سے رابطے ختم ہو جائیں گے۔ اگر حکمت سے بات کی جائے تو کوئی رابطے ختم نہیں ہوتے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے، پہلے بھی ذکر ہو چکا کہ ہدایت پانے والے کون ہیں، یہ مجھے پتا ہے۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینی ہے اس کا دل خود ہی اللہ تعالیٰ کھول بھی دے گا۔ عہدیداروں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ مَیں نے ان میں یہ دیکھا ہے کہ بعض دفعہ بزدلی کا زیادہ اظہار ہو جاتا ہے۔ مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ مخالفت تو تبلیغ کے راستے کھولتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اُسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔‘‘ (یعنی جس قدر مئی جون میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اتنی برسات کے موسم میں، جولائی اگست ستمبر میں مون سون جو آتی ہے تو برسات بھی اور بارشیں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔) فرمایا ’’یہ ایک قدرتی نظارہ ہے۔ حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اُسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور و غل ہوا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہو گئی اور جہاں لوگ اس بات کو سن کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوتی۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 310 تا 311، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ نظارے ہمیں آج بھی نظر آتے ہیں۔ گزشتہ دنوں جرمنی میں الجزائر سے آئے ہوئے وہاں کے ایک بڑے مشہور غیر از جماعت سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ ملنے آئے تھے۔ کہنے لگے یہ تو صحیح ہے کہ اس وقت آپ کی جماعت وہاں بڑی تکلیف میں سے گزر رہی ہے لیکن تبلیغ اور جماعت کا تعارف ملک کے تقریباً تمام حصّے میں اس مخالفت کی وجہ سے ہو چکا ہے اور لوگ جماعت کو جاننے لگ گئے ہیں۔ کہنے لگے یہ جو اتنا تعارف ہوا ہے شاید آپ لوگوں سے یہ دس بیس سال میں بھی نہ ہو سکتا جتنا اس مخالفت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اور یہ وہاں کے احمدی بھی لکھتے ہیں کہ ذرا بھی بہتر حالات ہوئے تو بہت سارے علاقے ایسے ہیں جہاں لوگ احمدیت قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ پس مخالفتوں یا دنیا والوں سے کسی قسم کا خوف نہیں ہونا چاہئے لیکن ساتھ ہی حکمت بھی ضروری ہے۔ تبلیغ کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ انسان کے قول اور فعل میں مطابقت ہو۔ جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرنے والے ہوں۔ حکمت کی باتیں بھی تبھی منہ سے نکلتی ہیں اور دوسروں پر اثر کرتی ہیں جب قول اور فعل ایک ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ:

’’بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر ممبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیاء قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تکبّر، غرور، بدکاریوں سے بچو۔ مگر جو اُن کے اپنے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں ان کا اندازہ اس سے کر لو کہ ان باتوں کا اثر تمہارے دلوں پر کہاں تک ہوتا ہے‘‘۔ (ہر تبلیغ کرنے والے کی باتوں کا اثر بھی اس وقت ہی ہوگا جب وہ اپنے قول و فعل میں برابر ہوگا۔) فرمایا کہ ’’اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصّف: 3)۔ کہنے کی کیا ضرورت پڑتی؟ یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے‘‘۔ فرمایا ’’تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 67 تا 68، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’یاد رکھو‘‘ (ہمیں بھی نصیحت فرما دی) ’’کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصّف: 4)‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 77، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ مومن کو دورنگی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ بزدلی اور نفاق اس سے ہمیشہ دور رہتا ہے۔ ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست رکھو اور ان میں مطابقت دکھاؤ جیسا کہ صحابہؓ نے اپنی زندگیوں میں دکھایا۔ تم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 374، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔‘‘ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 323، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پہلے نمونہ بنو پھر اسلام کی تبلیغ کرو، اس کے کمالات دنیا میں پھیلاؤ۔ پس تبلیغ کے لئے بھی اپنی حالتوں میں پہلے پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک سچے مسلمان کا نمونہ جب انسان بن جائے تو پھر سوال ہی نہیں کہ لوگوں کی توجہ پیدا نہ ہو۔ وہ نمونہ دیکھ کر ہی لوگ توجہ پیدا کر دیتے ہیں اور اس طرح باقاعدہ تبلیغ سے پہلے تبلیغ کے راستے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

تصحیح و اعتذار بابت خطبہ جمعہ 25 اگست 2017

اخبار بدر 14 ستمبر 2017 شمارہ نمبر 37، صفحہ نمبر 3 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ 25 اگست 2017 شائع ہوا ہے۔ اس کا پہلا پیراگراف سہواً شائع ہونے سے رہ گیا ہے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ چھوٹا ہوا پیراگراف درج ذیل ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

’’ہم آج یہاں جلسہ میں شمولیت کے لئے جمع ہیں۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا یہاں جلسہ کے لئے اکٹھا ہونا کسی دنیاوی ہا ہو شور شرابے یا کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ یہاں کے پروگراموں میں شامل ہو کر ایک روحانی ماحول میں رہ کر اپنی روحانیت کو بڑھائیں، اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں، اپنی اعتقادی حالت کو بہتر کریں، اپنی عملی حالتوں میں بہتری کریں، اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کے بندوں کے حق ادا کریں۔‘‘

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرم محمود نزال صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم محمود نزال صاحب آف فلسطین کی قبولِ احمدیت کی داستان کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ:

مدفون خزائن

میں نے ذکر کیا تھا کہ ہماری بستی کے نواح میں ایک ایسا مقام ہے جس کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہاں پر کوئی پرانا خزانہ مدفون ہے۔ قبول احمدیت سے قبل میں نے بار بار خواب میں دیکھا تھا کہ میں اس مقام پر خزانہ تلاش کر رہا ہوں۔ بار بار ایسا خواب دیکھنے کی وجہ سے ایک روز مَیں وہاں گیا تو کشفی حالت میں آسمان پر ایک باوقار شخص کی تصویر دیکھی تھی۔ اس وقت مجھے علم نہ تھا کہ یہ شخص کون ہے؟ قبول احمدیت کے بعد جب میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دیکھا تو یقین ہو گیا کہ میں نے انہی کی تصویر کو دیکھا تھا۔ پھر ایک روز میں ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک ایسی تصویر دکھائی گئی جو بعینہٖ وہی تھی جسے میں نے کشفی حالت میں دیکھا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس رؤیا میں میرے لئے یہی پیغام تھا کہ جماعت کے علوم ہی وہ خزائن ہیں جو ہزاروں سال سے مدفون چلے آرہے تھے۔ اور آج یہ خزائن خلافت کے ذریعہ تمام دنیا میں تقسیم کئے جارہے ہیں۔

اہلیہ کی بیعت

بیعت کے بعد میری زندگی میں غیر معمولی تبدیلی آئی اور ہر روز بہتر سے بہتر کی طرف قدم بڑھنے لگا۔ دینی احکامات کی پابندی، صوم وصلاۃ میں باقاعدگی، ظاہری وباطنی پاکیزگی اور تقویٰ وطہارت کے خیال نے مجھے یکسر بدل کے رکھ دیا۔

ایم ٹی اے ہمارے گھر میں چلنے والا واحد چینل بن گیا۔ اس وقت تک میں نے اپنے عزیز واقارب میں سے کسی کو بھی احمدیت کی تبلیغ نہ کی تھی۔ لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ میرے اندر پیدا ہونے والی تبدیلیوں کے ذریعہ میری اہلیہ کو غیر محسوس طور پر احمدیت کی تبلیغ ہوتی جارہی تھی۔ میری اہلیہ دو ماہ تک ایم ٹی اے دیکھتی رہی اور گھر میں آنے والی تبدیلیاں اور خدا تعالیٰ کے انعامات کو بھی بچشمِ خود دیکھتی رہی اور بالآخر بغیر میری تبلیغ یا بیعت کی تلقین کے اس نے بیعت کا اعلان کر دیا۔

والد صاحب کو تبلیغ

مَیں نے اپنی اور اپنی اہلیہ کی بیعت کے بعد اپنے قریبی رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کا پروگرام بنایا اوران میں سے سب سے پہلے اپنے والد صاحب کو پیغامِ حق پہنچایا۔ مَیں نے تمہید کے طور پر انہیں کہنا شروع کیا کہ مولوی حضرات نے دین کے بہت سے امور کے بارہ میں ہمیں غلط راہ دکھائی ہے۔ جب میں نے مثال کے طور پر متعدد ملاقاتوں میں مختلف عقائد اور تفسیرات کا ذکر کیا تو والد صاحب نے میری ہاں میں ہاں ملائی۔ چنانچہ رفتہ رفتہ ان امور کا تذکرہ کرتے ہوئے ہم امام مہدی کے موضوع تک آپہنچے۔ میں نے والد صاحب سے پوچھا کہ کیا تمام امّت مسلمہ اس وقت امام مہدی کا انتظار نہیں کر رہی؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے کہا کہ پھر وہ امام مہدی آچکا ہے اور اس کا خلیفہ اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے۔ یہ کہہ کر میں نے والد صاحب کو خدا تعالیٰ سے دعا اور استخارہ کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ سے پوچھنے کی بجائے وہ مولویوں کے پاس چلے گئے اور پھر انہی کی ہدایات اوران کے نقش قدم پر چلتے ہوئے والد صاحب نے اس وقت سے معاندانہ رویّہ اپنایا ہوا ہے۔ میرے ساتھ انہوں نے نہایت خشک سا تعلق قائم رکھا ہے لیکن ہر وقت جماعت اور بانیٔ جماعت اور خلفائے جماعت کے ساتھ اہانت آمیز رویّہ روا رکھنے کی وجہ سے میرے لئے اس خشک سے تعلق کو بھی قائم رکھنا محال ہو گیا ہے۔

الٰہی تائید ونصرت کے نشانات

ایک بار والد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں گستاخی کی تو مجھ سے برداشت نہ ہو سکا اور میں نے فوراً انہیں قرآن مجید کی زبان میں قرآن کے حوالہ سے وہی کہا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہا تھا کہ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا (مریم:44) یعنی اے میرے باپ! یقیناً میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا۔ پس میری پیروی کر۔ مَیں ٹھیک راستے کی طرف تیری رہنمائی کروں گا۔ والد صاحب نے جواباً کہا کہ: يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ (ہود:43) یعنی: اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔ میں نے کہا کہ اللہ ہمارے درمیان خیر الحاکمین ہے مَیں اسی سے فیصلہ کی دعا کرتا ہوں۔

ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ والد صاحب کو ایک شدید حادثہ پیش آگیا۔ وہ ٹریکٹر پر جا رہے تھے کہ اچانک گر گئے اور ٹریکٹر کا پہیہ ان کے سر پر سے گزر گیا۔ اس حادثے میں ان کی جان تو بچ گئی لیکن شدید چوٹیں آئیں۔ لیکن افسوس کہ اس واقعہ کے باوجود انہوں نے نصیحت نہ پکڑی۔ حالانکہ اس واقعہ کے بعد سے خدا تعالیٰ مجھے ترقی پر ترقی عطا فرما رہا ہے اور غیب سے رزق کے سامان پیدا فرماتا جارہا ہے جبکہ والد صاحب کو چٹّیوں اور خساروں کا سامنا ہے۔ ابھی اس سال کے شروع میں ہی میرے بھائی سے ایک پولیس مَین کی ہلاکت ہو گئی جس کی وجہ سے والد صاحب کو بھاری دیّت ادا کرنی پڑی۔

ایک بار مکرم محمد شریف عودہ صاحب نے فلسطین میں آنا تھا تو میں نے سوچا کہ شاید والد صاحب کی ان سے ملاقات کسی قدر مفید ثابت ہو۔ چنانچہ میں نے والد صاحب کو اس موقع پر تشریف لانے کی دعوت دی۔ انہوں نے ایک گالی دیتے ہوئے انکار کر دیا۔ اس گالی میں پاؤں کا ذکر آتا ہے۔ ایک ہفتہ گزرنے کے بعد میں ان سے ملنے کے لئے گیا تو دیکھا کہ وہ لنگڑا کر چل رہے ہیں۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ان کے پاؤں پر گرم چائے کا کپ گر گیا ہے۔ میں نے کہا آپ کو یاد ہے کہ آپ نے امیر جماعت کبابیر کو جو گالی دی تھی اس میں اسی پاؤں کا ذکر تھا۔ آپ کی گالی کا امیر صاحب پر تو کوئی اثر نہیں ہوا البتہ آپ کو تکلیف ہو گئی ہے؟ انہوں نے میری بات سنی اور مسکرا کر موضوع بدل دیا۔

قبول احمدیت کے بعد تبدیلی

بیعت کے بعد میری بہت مخالفت ہوئی۔ جماعت کے خلاف فتوے صادر کئے گئے اور مجھے بھی بستی کی مسجد کے منبر سے کافر اور نہ جانے کس کس نام سے پکارا گیا۔ لیکن بالآخر سب کچھ ختم ہو گیا اور خدا کے فضل سے میرے ذریعہ ایک اور شخص نے بھی بیعت کر لی ہے جو انتہائی اخلاص کے ساتھ اس عہد پر قائم ہے۔

قبول احمدیت سے قبل میں تارک الصلاۃ تھا ہاں کبھی کبھار ارد گرد کے دباؤ کی وجہ سے جمعہ کی نماز ادا کرنے کیلئے چلا جاتا تھا۔ لیکن ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی چٹّی ادا کرنے کیلئے جارہا ہوں۔ لیکن قبول احمدیت کے بعد اب یہ حالت ہے کہ جمعہ کا دن ہمارے لئے عید سے کم نہیں ہے۔ ہم سارے گھر والے نہا دھو کر جمعہ کے لئے تیار ہوتے ہیں، پھر مرکزِ جماعت جاتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ وقت وہاں گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے

بیعت کے بعد میری ڈکشنری سے ناممکن کا لفظ مٹ گیا ہے اس کی وجہ خدا تعالیٰ سے تعلق اور استجابت دعا پر یقین ہے۔ اس کی ایک مثال یہاں پر پیش ہے۔

میں اپنے ساتھ کام کرنے والے ایک دوست کو تبلیغ کیا کرتا تھا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ہم دونوں کو ایک نسبتاً دُور کی بستی میں کام کرنے کا موقع ملا جہاں جانے اور آنے کے لئے بس یا ویگن کی سہولت موجود نہ تھی اور ہمارے پاس کوئی گاڑی بھی نہ تھی۔ اس بناء پر میرے دوست نے فیصلہ کیا کہ کام کے ایّام میں وہ اسی بستی میں رہے گا۔ جبکہ میں نے کہا کہ مجھے اس کی عادت نہیں ہے اس لئے میں روزانہ گھر لوٹ جایا کروں گا۔ اس نے حیران ہو کر پوچھا کہ یہاں پر کوئی بس یا ویگن تو چلتی نہیں ہے اور تمہارے پاس اپنی بھی کوئی گاڑی نہیں ہے پھر روزانہ لفٹ لے کر کام پر پہنچنا تقریباً ناممکن ہوگا۔

میں نے کہا کہ میرا خدا دعائیں سننے والا اور اپنے بندوں کی مدد کرنے والا ہے، مجھے اس کی ذات سے بہت امید ہے کہ وہ میرا انتظام فرما دے گا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ میرا دوست اس بستی میں رات گزارتا اور صبح وہ ابھی کام پر آنے کی تیاری کر رہا ہوتا کہ میں اس بستی میں پہنچ جاتا۔ اسی طرح شام کو گھر واپس جانے کیلئے بھی بغیر کسی انتظار کے کوئی نہ کوئی گاڑی مل جاتی۔ میرا دوست اس بارہ میں پوچھتا تو میں بڑے اعتماد سے اسے کہتا کہ خدا تعالیٰ میرا انتظام کر دیتا ہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر اس نے بھی میرے ساتھ روزانہ آنے جانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ میرے دعوے کی سچائی کو جاننا چاہتا تھا۔

وہ میرے ساتھ آیا اور ہم ایک جگہ کھڑے ہو گئے۔ راستہ خالی تھا اور وہاں پر بظاہر کسی کار کے آنے کا امکان نہ تھا۔ اور اگر کوئی کار یا چھکڑا آ بھی جاتا تو اس بات کی کیا گارنٹی تھی کہ وہ ہماری بستی کی طرف ہی جانے والا ہوگا۔ پھر اگر وہ ہماری بستی کی طرف جانے والا بھی ہوا تو اس بات کی کیا گارنٹی ہوگی کہ اس پر ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوگی۔ اس صورتحال میں میرے دوست نے کچھ انتظار کے بعد کہا کہ کہاں گئے تمہارے وہ دعوے؟ اب وہ گاڑیاں کہاں رہ گئیں جو روزانہ تمہیں لاتی اور لے جاتی ہیں؟ اس کے اس طرح بات کرنے سے مجھے یقین ہو گیا کہ اب میری دعا کی قبولیت کا وقت قریب ہے۔ ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہا تھا کہ مجھے ایک گاڑی کے سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ کیا تم نے گاڑی کی آواز سنی ہے؟ یہ گاڑی خدا تعالیٰ ہمارے لئے بھجوا رہا ہے۔ یقین کو مزید پختہ کرنے کے لئے میں نے کہا کہ ہم اس گاڑی کو رکنے کا اشارہ بھی نہیں کریں گے۔ وہ یقیناً حیران تھا اور خائف بھی کہ اشارہ نہ کرنے کی وجہ سے کہیں یہ آنے والی گاڑی بھی نہ نکل جائے اور ہمیں رات یہیں گزارنی پڑے۔

کچھ دیر بعد ایک گاڑی آئی، اور ہمارے کسی اشارہ کے بغیر وہ ہمارے پاس آکر رکی، پھر اس گاڑی والے نے ہم سے ہماری ہی بستی کا پتا پوچھا، ہم نے کہا کہ ہم اسی بستی کے ہیں اور ادھر ہی جا رہے ہیں۔ اس نے کہا یہ تو بہت اچھی بات ہے آپ میرے ساتھ ہی آجائیں۔ چنانچہ ہم اس کے ساتھ بیٹھے اور جلد ہی گھر پہنچ گئے۔

استجابت دعا کا یہ نشان دیکھنے کے باوجود میرے دوست کے دل میں میری باتوں کے بارہ میں شکوک تھے۔ میں نے اسے بارہا کہا کہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد خدا تعالیٰ نے مجھے یہ نشان عطا فرمایا ہے کہ وہ مشکل وقت میں میری دعائیں سنتا ہے۔ چنانچہ اگلے روز ہم کام پر جانے کے لئے نکلے تو کچھ دیر ہو گئی اور کوئی کار وغیرہ نہ مل سکی اور میرے دوست نے شکوک وشبہات کا اظہار کرنا شروع کیا۔ خدا تعالیٰ شاید اس شخص کو نشان دکھانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اسی وقت ایک ٹرک آیا جس میں کل تین سیٹیں ہی تھیں اور ڈرائیور کے ساتھ دو اشخاص بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر بھی مجھے قوی امید تھی کہ ہم اسی ٹرک پر جانے والے ہیں اور خدا تعالیٰ نے اسے ہمارے لئے مسخّر کیا ہوا ہے۔ ٹرک والے نے ہم سے کچھ فاصلے پر ٹرک روک کر دونوں اشخاص کو اتارنے کی کوشش کی جس سے اس کا ارادہ واضح ہو رہا تھا کہ وہ ہمیں سوار نہیں کرنا چاہتا۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو وہ اندر سے نہ کھلا۔ پھر انہوں نے شیشہ نیچے کر کے باہر سے دروازہ کو کھولنے کی کوشش کی لیکن ان کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل تک نہ پہنچ سکا۔ مجبوراً ڈرائیور نے ٹرک چلایا اور ہمارے قریب لا کر باہر سے دروازہ کھولنے کا کہا۔ ہم نے دروازہ کھولا وہ دونوں اتر گئے اور ڈرائیور نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ہمیں اپنے ساتھ سوار ہونے کی دعوت دی۔ یہ دیکھ کر میرا دوست مبہوت ہو کر رہ گیا۔ یہ دوست اب صداقتِ مسیح موعود علیہ السلام کا تو قائل ہو گیا ہے لیکن اپنی بزدلی کے باعث اس بات کا اعلان کرتے ہوئے ڈرتا ہے۔

ایک خواب۔ ایک خواہش

حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میرا قلبی تعلق ناقابل بیان ہے۔ آپ کی تصویر دیکھتے ہی میرے دل میں ملاقات کی تمنا جوش مارنے لگتی ہے اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں یہ بھی دکھایا ہے کہ حضور انور ہماری بستی کے گلی کوچوں میں قدم رنجہ ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رؤیا کو پورا فرمائے اور وہ دن جلد لائے جب ہم اپنے پیارے امام کا اپنے ملک میں استقبال کریں۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21 جولائی 2017)

......☆......☆......☆......

خلافت نہ دُنیاوی طاقت سے مل سکتی ہے، نہ دُنیاوی چالاکیوں سے، نہ نام نہاد علما کے جمع ہو کر قرار دادیں پاس کرنے سے اسکا تعلق اس ذریعہ سے قائم ہونے والی خلافت سے ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 26 مئی 2017 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا ۔ يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـًٔـا ۔ وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰ لِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (56) تلاوت فرمائی۔

سوال حضور انور نے اس آیت کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سوال مسلمان علما کے غلط نظریات کی وجہ سے مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے میں خلافت کے متعلق کیا غلط عقیدہ راہ پا گیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک بہت بڑا طبقہ مسلمانوں کا کہتا ہے کہ کسی خلافت کی ضرورت نہیں۔ جو جس فرقے سے تعلق رکھتا ہے اس پر عمل کرے یہی کافی ہے کیونکہ آج مسلمانوں کی جو حالت ہے اور جس طرح اسلام بدنام ہو رہا ہے اسکا تقاضا یہی ہیکہ جو جس طرح رہ رہا ہے، رہے۔

سوال خلافت کے متعلق علما کے ایسے غلط نظریات سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے نزدیک ذاتیات اور فرقے مسلم اُمّہ کے وسیع تر مفاد اور ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

سوال مسلمان علماء نے کس طرح قرآن مجید میں مذکور وعدۂ خلافت سے انکار کیا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ’’بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ...... کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ مِنۡكُمۡ سے صحابہ ہی مراد ہیں اور خلافت راشدہ حقہ اُنہیں کے زمانے تک ختم ہو گئی اور قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام ونشان نہیں ہوگا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمان علما کی کس بات پر افسوس کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: افسوس کہ وہ لوگ بھی مسلمان ہی کہلاتے ہیں کہ جو سراسر چالاکی اور بیباکی کی راہ سے ایسے بے ادبانہ الفاظ منہ پر لے آتے ہیں کہ گویا اسلام کی برکات آگے نہیں بلکہ مدّت ہوئی کہ انکا خاتمہ ہو چکا ہے۔

سوال خلافت راشدہ کے بعد خلافت کا انکار کرنے والوں کو حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے کیا معقولی جواب دیا؟

جواب آپؑ نے فرمایا: اگر صرف تیس سال تک ہی خلافت رہنی تھی اور اس کے بعد کچھ نہیں تھا اور یہی اسلام کی کل عمر تھی تو اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا تھا کہ آنحضرتؐ کو تیس سال اور زندگی دے دیتا اور ترانوے سال کی زندگی کوئی ایسی زندگی نہیں جو غیر معمولی ہو۔ پھر خلافت کی ضرورت کیا تھی۔

سوال جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خلافت دنیاوی حکومتوں کے بَل پر قائم ہو جائے گی انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے اس واضح پیغام کو نہیں سمجھتے کہ ایمان اور عمل صالح کے ساتھ یہ وعدہ مشروط ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننے والوں کے ساتھ یہ وعدہ مشروط ہے۔

سوال مسلمانوں کے خلافت کے متعلق غلط نظریہ نے کس طرح اسلام مخالف طاقتوں کو اسلامی دنیا کو کمزور کرنے میں مدد دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کے اس غلط نظریے کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتوں نے اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کے لئے ایسی تنظیموں کو قائم کرنے میں کردار ادا کیا جنہوں نے خلافت کے نام پر اپنے آپ کو منظم کیا۔

سوال ایک جرنلسٹ کے سوال ’’یہ جو خلافت کا اب دَور شروع ہوا ہے اسکی کیا حقیقت ہے‘‘ کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ خلافت نہیں شدّت پسند لوگوں کا ایک گروہ ہے۔ اس کا انجام بھی وہی ہو گا جو باقی شدت پسند گروہوں کا ہو رہا ہے۔ انہوں نے اسلامی دنیا کے امن کو تباہ و برباد کر دیا۔ اسلام مخالف طاقتوں کا اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کا ایک ایجنڈا تھا وہ انہوں نے پورا کر دیا۔

سوال مسلمان ممالک میں ہونے والے ظلم و بربریت پر حضور انور نے کن دردمندانہ خیالات کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمان ممالک میں جو ظلم و بربریت ہو رہی ہے یہ دین سے دور ہٹنے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ ماننے کا نتیجہ ہے۔ یہ ظلم جو مسلمان حکومتیں غیر حکومتوں کی مدد سے مسلمانوں پر کر رہی ہیں ان سب کا درد ہم احمدی سب سے زیادہ محسوس کر سکتے ہیں۔

سوال خلافت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟

جواب حضور نے فرمایا: خلافت نہ دنیاوی طاقت سے مل سکتی ہے، نہ دنیاوی چالاکیوں سے، نہ نام نہاد علما کے جمع ہو کر قرار دادیں پاس کرنے سے۔ اسکا تعلق اس ذریعہ سے قائم ہونے والی خلافت سے ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ۔

سوال آخرین سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب حضور نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی نے آنحضرتؐ سے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ان کے ساتھ نہیں ملے اور صحابہ کا درجہ رکھتے ہیں؟ اس شخص نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا۔ اس پر آنحضرتؐ نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اسے واپس لے کر آئیں گے۔

سوال آخرین کے پہلوں کے ساتھ جڑنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: خدا نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ اس نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملُو کیا۔ ایک گروہ اَور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ خدا ان کو بھی صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا۔ یہاں تک کہ اُن کا صدق اور یقین بھی صحابہؓ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کے ساتھ کیسا سلوک ہوا؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور بدزبانی اور قطعِ رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا۔

سوال الجزائر میں اسیران راہ مولیٰ کا ایمان و یقین کن بلندیوں کو چھو رہا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے ایمان اور یقین کا اندازہ ہم اس خط سے لگا سکتے ہیں جو ایک اسیر نے کل ہی مجھے بھیجا کہ ’’اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں حقیقی اسلام کی نعمت سے نوازا ہے جس نے ہمارے دلوں کو زندہ کیا، بنیانِ مرصوص بنایا اور اس کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والا بنایا اور خلیفہ وقت کے ہاتھ پر اکٹھا کیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الجزائر کے احمدیوں کے ایمان کا کن الفاظ میں تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الجزائر کی یہ چھوٹی سی جماعت جس دَور سے گزر رہی ہے، ابتلا میں بڑی ثابت قدم ہے اور قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح ان کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرما رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے قریبیوں کے دل کی تسکین کے سامان پیدا ہو رہے تھے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کے متعلق اپنی جماعت کو کیا خوشخبری دی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔

سوال خدا تعالیٰ کس طرح نبی کی وفات کے بعد گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔

سوال جماعت احمدیہ کس طرح خلافت کے زیر سایہ عظیم الشان ترقیات سے ہمکنار ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے وصال کے بعد جماعت کے بعض سرکردہ خلافت کے انکاری ہو گئے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ آخر خلافت ہی کامیاب ہوئی۔ خلافت ثالثہ میں سختیوں کے دَور آئے۔ حکومت کے خوفناک منصوبے تھے لیکن جماعت کی ترقی میں کوئی روک نہیں پیدا ہو سکی۔ خلافت رابعہ میں مزید سختی پاکستان کی حکومت نے دکھائی تو اس ابتلا میں بھی اللہ تعالیٰ نے تسکین کے سامان کر دیئے۔ تبلیغ کے نئے نئے راستے کھلنے لگے۔ سیٹلائٹ کے ذریعہ دنیا میں تبلیغ جانے لگی۔ پھر خلافت خامسہ میں بھی نئے راستوں میں مزید وسعت پیدا ہوئی۔ جماعت کا پیغام ہزاروں سے نکل کر، بلکہ لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں جانے لگ گیا۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے کس دوست کے اوصاف کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے چوہدری حمید احمد صاحب ابن چوہدری محمد سلیمان اختر صاحب کا ذکر خیر فرمایا جو 20 مئی 2017ء کو بیالیس سال کی عمر میں کینسر سے وفات پا گئے۔

سوال حضور انور نے مکرم چوہدری حمید احمد صاحب کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ حضرت چوہدری مولا بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ تبلیغ کا شوق بھی بہت تھا۔ ریجنل امارت، خدام الاحمدیہ میں اور انصار اللہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مستقل طور پر یہ رضاکارانہ کام کرتے تھے۔ سیکیورٹی ڈیوٹی بھی دیتے تھے۔ میں تو بعض دفعہ سمجھتا تھا کہ شاید یہ کوئی اور کام کرتے ہی نہیں۔ سارا دن یہیں مسجد کے قریب ہی رہتے ہیں۔

سوال مرحوم کے والد نے اپنے بیٹے کے کیا اوصاف بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کے والد لکھتے ہیں کہ میرا بیٹا بہت ہی فرمانبردار تھا۔ بچپن سے ہی جماعتی کاموں میں مشغول رہا۔ ہر وقت اس کے دل میں دین کی خدمت کا جذبہ موجزن رہتا تھا۔ خدمت کا کوئی موقع اسے میسر آیا تو اس نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

سوال یو.کے کے مہتمم مقامی نے موصوف کے متعلق کیا بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یوکے کے مہتمم مقامی لکھتے ہیں کہ خلافت احمدیہ اور نظام جماعت سے جنون کی حد تک عشق تھا۔ ہمیشہ جماعتی مفاد کو پہلے رکھتے تھے۔ جب ذرا سی طبیعت بہتر ہوتی تھی فوراً اپنے کام پر آ جایا کرتے تھے۔ آخری بیماری میں یہی اظہار تھا کہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ مسجد میں جا کر نمازیں نہیں پڑھ سکتا۔

سوال مرحوم کس طرح اپنے ساتھیوں کی خاموش تربیت کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کے ایک دوست لکھتے ہیں کہ میرے ساتھ ٹیکسی سٹینڈ پر ان کا پہلا نمبر تھا کہ نماز کا وقت ہوا تو یہ چلے گئے اور میں اس لئے کہ کوئی سواری آ جائے گی وہاں کھڑا رہا۔ لیکن ہوا یہ کہ یہ نماز پڑھ کے واپس بھی آ گئے اور پھر سواری انہی کو پہلے ملی۔ اس سے مجھے یہ سبق ملا کہ اپنے دنیاوی کاموں کو دین کے لئے قربان کرنا چاہیئے۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست 2017ء

☆ جو یہ کہتا ہے کہ اسلام نے مرد کو عورت پر ترجیح دی ہے وہ غلط کہتا ہے، گھر کا خرچ چلانا بیوی بچوں کے نان نفقہ کا خیال رکھنا ان کی ضروریات کو پورا کرنا مرد کا کام ہے جب مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کی تمام ضروریات کا خیال رکھے تو پھر عورت کو اپنی پہلی ترجیح گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی تربیت کی طرف رکھنی چاہئے اگر بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت ادا کرتی ہے تو کہاں سے یہ نتیجہ نکالا کہ اس کو گھر میں رکھ کر اس کے حقوق غصب کئے گئے ہیں٭

☆ اللہ تعالیٰ نے عورت کی یہ فطرت میں رکھا ہے کہ وہ بچوں کی نگہداشت بہترین رنگ میں کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اگر عورت بھی کہے کہ میں نے اپنا حق استعمال کرنا ہے اور سارا دن گھر سے باہر رہنا ہے تو بچوں کا حق کون ادا کرے گا٭

☆ احمدی ماؤں کی پاک گودیں پاک خزانے ہیں اور خزانے رکھنے کی جگہ ہیں اور ان میں پلنے والے بچے پاک مال ہیں اور نیک تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مال ہیں پس کون ہے جو یہ پاک مال بنانا اور لینا پسند نہیں کرے گا، پس اٹھیں اور پاک مال سے اپنے پاک خزانے بھرتی چلی جائیں٭

جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

اسلام کی تعلیمات امن اور حفاظت کی ضامن ہیں

۞ اسلام کی تعلیمات بغیر کسی شک وشبہ کے بنی نوع انسان کیلئے امن اور حفاظت کی ضامن ہیں ان تعلیمات کی بنیاد ہی ہمدردی، پیار اور انسانیت پر ہے اور یہی وہ اقدار ہیں جن پر جماعت احمدیہ یقین رکھتی ہے، اسلام کسی قسم کی بھی ظلم وستم اور ناانصافی یا بداعمالیوں کی ہرگز اجازت نہیں دیتا٭

۞ آنحضرت ﷺ نے اعلان فرمایا کہ تمام انسان برابر ہیں، نہ گورے کو کالے پر فضیلت ہے اور نہ کالے کو گورے پر، نہ عربی عجمی پر فوقیت جتائے اور نہ عجمی عربی پر، آپؐ نے عالمی حقوق انسان کی لازوال مشعل لہراتے ہوئے اعلان فرمایا کہ تمام انسان برابر پیدا ہوتے ہیں اور ان کے مساوی حقوق ہیں٭

۞ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام قوموں کی طرف رسول بھیجے ہیں اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام انبیاء کی عزت واحترام کریں اس لئے ہم تمام مذاہب کے بانیوں کو بہت احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور کسی کے خلاف کوئی بات کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے٭

۞ قرآن کریم نفرت کے ایک لامتناہی سلسلہ کو ختم کرنے کیلئے جو آخر کار دشمنی اور ظلم پر منتج ہوتا ہے، مسلمانوں سے کہتا ہے کہ وہ صبر دکھائیں اور ہر وقت اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں٭

۞ جب تک دنیا کی ترجیح مادی دولت اور طاقت ہوگی ہم کبھی بھی دنیا میں سچا امن نہیں دیکھ سکتے یقیناً یہی وہ لالچ ہے جو اپنے فائدہ کے لیے دوسروں کے حقوق غصب کرنے پر اکساتی ہے جس سے پھر انتشار پیدا ہوتا ہے جو ساری دنیا میں پھیلتا ہے٭

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمن مہمانوں سے خطاب

آپ کے چہرے پر ایک ایسی خوبصورتی ہے جو ناقابل بیان ہے

- یہ بہت ہی عظیم الشان خطاب تھا جس کا ہر لفظ گہرے معانی کا حامل تھا۔ یہ سیاستدانوں کی کھوکھلی تقریروں کی طرح نہیں تھا جو کہ سامعین کو خوش کرنے کے لئے کی جاتی ہیں، امام جماعت احمدیہ نے بڑی جرأت اور بہادری کے ساتھ ہمیں دنیا کی موجودہ حالت سے آگاہ کیا اور کھل کر اس بات کا اظہار کیا کہ اگر دنیا اسی راستہ پر چلتی رہی تو بہت بڑے خطرہ کا سامنا ہوگا٭
- میں امام جماعت احمدیہ کا خطاب سُن کر بہت جذباتی ہوگیا تھا کیونکہ امام جماعت احمدیہ دل سے بول رہے تھے جسے میں محسوس کرسکتا تھا، ان کے الفاظ بہت گہرے، حکمت سے بھرپور اور نہایت عالمانہ تھے، میری خواہش ہے کہ میں امام جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کروں اور ان کی مدد کروں٭
- امام جماعت احمدیہ کا خطاب بہت ہی خوبصورت تھا، یہ خطاب سن کر میرا دل خوشی کے جذبات سے بھر گیا، صرف ایک ہی خطاب میں آپ نے دنیا کے تمام مسائل کا حل بتادیا٭
- امام جماعت احمدیہ کی سب سے پہلے جو چیز آپ کو نظر آتی ہے وہ اُن کا پُرامن ہونا اور اُن کی شائستگی ہے، آپ کے چہرے پر ایک ایسی خوبصورتی ہے جو ناقابل بیان ہے، آپ کے خطاب کی سب سے اہم چیز یہ تھی کہ اسلام دوسروں کے حقوق نہیں چھینتا بلکہ کلیساؤں، مندروں اور عبادتگاہوں کی حفاظت کرنے میں سب سے آگے ہے٭

حضور انور کا خطاب سن کر مہمانان کرام کے تاثرات

{رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 26/اگست 2017 کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5:30 بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق لجنہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ کے جلسہ سے خطاب تھا۔ آج لجنہ کے جلسہ گاہ میں صبح کے اجلاس کا آغاز 10 بجے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کی زیر صدارت ہوا جو دوپہر 11:30 بجے تک جاری رہا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم، اسکا اردو ترجمہ اور اردو نظم اور عربی قصیدہ کے علاوہ تین تقاریر ہوئیں۔

پروگرام کے مطابق دوپہر 12 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی نے اپنی نائب ناظمات اعلیٰ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خواتین نے پُر جوش انداز میں نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ لجنہ کے اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ درّ عجم ہیوبش صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ انیقہ شاکر باجوہ صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ

کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 46 طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔ تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں:

نائلہ افتخار صاحبہ
PhD in Human Medicine

عافیہ انور صاحبہ
State Examination in Pharmacy

ضحیٰ اسلام صاحبہ
State Examination in Human Medicine

راحت العین خالد محمود صاحبہ
State Examination in Dentistry

فائزہ سید احمد صاحبہ
1st State Examination in Teaching

سعدیہ سید احمد صاحبہ
State Examination in Teaching

ھبۃ الحئی سیدہ غفور صاحبہ
State Examination in Dentistry

عروج ملک صاحبہ
1st State Examination in Teaching

نورین ماہرو صاحبہ
Master of Science in Medical Informatics

شازیہ نور چوہدری صاحبہ
Master of Education in German & Geography at Gymnasium/Lehramt

انا الوی صاحبہ
Master of Arts in Religious Science

شازیہ خان صاحبہ
Master of Science in Environmental Protection

غزالہ احمد صاحبہ
Master of Education in Economics and German

لورا مولینا زیٹو صاحبہ
Master of Arts in Governance and Public Policy

فرح زیب طاہر صاحبہ
Master of Media Computer Science Informatics

ریحانہ فاروق صاحبہ
Master of Arts in International Marketing

صبا ناصر صاحبہ
Master of Science in Bio Informatics and System Biology

سمیرا شاد صاحبہ
Bachelor of Arts in Ethnology

ہیرا رحمن بٹ صاحبہ
Bachelor of Science in Business Informatics

صبیحہ بشارت صاحبہ
Bachelor of Arts in Religious Studies

نورین احمد صاحبہ
Bachelor of Arts in Culture Studies

عروشہ احمد صاحبہ
Bachelor of Science in International Business Information System

نبیلہ بشریٰ صاحبہ
Bachelor of Arts in Social Work

فرح شبیر صاحبہ
Bachelor of Arts in Social Work

منصورہ احسان اللہ صاحبہ
Bachelor of Arts in Nursing and Health Promotion

شمائلہ مظفر خان صاحبہ
Bachelor of Science in Psychology

مائمہ احمد صاحبہ
Bachelor of Arts in Social Work

نادیہ چوہدری صاحبہ
Bachelor of Arts in English/Pedagogy

انیلہ سجاد احمد صاحبہ
Bachelor of Arts in Islamic Studies

طاہرہ بھٹی صاحبہ
Bachelor of Arts in Teaching

باریہ قمر اسلم صاحبہ
Bachelor of Arts in Extracurricular Education

نعمان قمر صاحبہ
Bachelor of Arts in Time Based Media

منیرہ خان صاحبہ
A-Level (Abitur)

طوبیٰ احمد درانی صاحبہ
A-Level (Abitur)

بریہ حنا قمر صاحبہ
A-Level (Abitur)

افرا اقبال صاحبہ
A-Level (Abitur)

سلمہ منور احمد صاحبہ
A-Level (Abitur)

ڈاکٹر سلمہ بٹ صاحبہ
PhD in Breast Cancer

ندا ریاض صاحبہ
Master of Science in Electrical Engineering

سعدیہ محمود صاحبہ
Master of Science in Chemistry

شمائلہ مدحت باسط صاحبہ
Master of Science in Medicine and Clinical Research

طاہرہ مبشر صاحبہ
Master of Science in Industrial & Organizational Psychology

ثمینہ جاوید صاحبہ
High School Diploma

عروشہ زاہد بھٹی صاحبہ
BBIT (Hons)

امۃ الودود بشریٰ صاحبہ
Master of Science in Zoology & Fisheries

سارہ عبدالستار احمد صاحبہ
Master of Science in Organic Chemistry From Baghdad

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد 12:28 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل بعض مسلمانوں کے عمل نے اسلام کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جس سے غیر مسلم دنیا کو اسلام پر اعتراضات کا موقع ملتا ہے اور جو مذہب مخالف طاقتیں ہیں وہ تو اور بھی بڑھ کر اسلام پر حملے کرتی ہیں کہیں شدت پسند ظالم مذہب کہہ کر اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے تو کہیں انسانی حقوق غصب کرنے کے حوالے سے اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے کہیں عورتوں کے حقوق ادا نہ کرنے کا نام دے کر اسلامی تعلیم پر اعتراض کیا جاتا ہے اور بڑے طریقے سے مسلمان عورتوں کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے کہ دیکھو تمہیں گھر کی چار دیواری میں رکھ کر یا پردے کا کہہ کر تمہاری آزادی سلب کی جاتی ہے اور جن کو دین کا زیادہ پتا نہیں زیادہ علم نہیں رکھتیں وہ سمجھتی ہیں کہ واقعی ہمارے حقوق ادا نہیں ہو رہے ہیں اور یا پھر دوسری انتہا ہے کہ ردعمل کے طور پر زیادہ شدت پسندی عورتوں میں بھی آ گئی ہے اور بعض دہشت گرد تنظیموں کی آلہ کار عورتیں بن جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ احمدی عورتوں پر کہ انہیں حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق ملی جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم ہمارے سامنے پیش فرمائی۔ قرآن وحدیث میں سے وضاحت طلب امور کو کھول کر بیان فرمایا اور بتایا کہ اسلام میانہ روی کا مذہب ہے اور وہ مذہب ہے جو دین فطرت ہے، فطرت کے مطابق ہے اور اسلام کا ہر حکم اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہے۔ اسلام جہاں مردوں کے حقوق کی بات کرتا ہے تو ساتھ ہی عورتوں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے۔ اسلام اگر مردوں کو ان کے نیک اعمال کی وجہ سے انعامات اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوشخبری دیتا ہے تو اسی طرح نیک اعمال بجالانے پر عورت کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور انعامات کی خوشخبری دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جو کہتا ہے کہ اسلام نے مرد کو عورت پر ترجیح دی ہے وہ غلط کہتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ گھر کا خرچ چلانا بیوی بچوں کے نان نفقہ کا خیال رکھنا ان کی ضروریات کو پورا کرنا مرد کا کام ہے اور یہی اس کے قوام ہونے کی نشانی بھی ہے۔ مرد کا قوام ہونا عورتوں پر رعب ڈالنا اور ان پر سختی کرنا نہیں ہے۔ اگر عورت کام کر رہی ہے جیسے ڈاکٹر ہے، ٹیچر ہے یا کوئی بھی کام کر رہی ہے اور اس کے خاوند کی مرضی اس کے کام کرنے میں شامل ہے تو عورت کی کمائی پر مرد کا کوئی حق نہیں ہے۔ مرد نے بہر حال اپنے گھر کا خرچ چلانا ہے اور اس کا وہ ذمہ دار ہے۔ عورت کی بھی ضروریات پوری کرنے کا ذمہ دار ہے اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کا بھی ذمہ دار ہے چاہے عورت کام کر رہی ہو یا نہ کر رہی ہو۔ مرد عورت کو یہ نہیں کہہ سکتا کیونکہ تم بھی کام کر رہی ہو اور کمائی کر رہی ہو اس لئے گھر کا آدھا خرچ تم بھی پورا کرو۔ عورت اگر اپنی مرضی سے گھر پر خرچ کرتی ہے تو یہ اس کا مردوں پر احسان ہے ورنہ وہ کسی طرح بھی پابند نہیں ہے کہ گھر کا خرچ چلائے، گھر کے اخراجات پورے کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بیوی بچوں کے کپڑے، کھانے پینے، رہائش اور دوسری ضروریات مہیا کرنا مرد یا خاوند کا کام ہے۔ ہاں اسلام یہ عورت کو کہتا ہے کہ جب مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کی تمام ضروریات کا خیال رکھے تو پھر عورت کو اپنی پہلی ترجیح گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی تربیت کی طرف رکھنی چاہئے۔ جب کوئی شخص مرد ہو یا عورت کوئی پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرتا ہے جیسے ڈاکٹر ہے انجینئر ہے ٹیچر ہے وغیرہ وغیرہ تو ان کی خواہش بھی ہوتی ہے اور دلچسپی بھی کہ اس پیشے میں کام بھی کریں تاکہ اس میں مزید تجربہ حاصل ہو، مزید اپنی مہارت کو نکھارنے کا موقع ملے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ عورت کی خواہش تعلیم حاصل کرنے بعد اپنے پیشے میں مہارت حاصل کرنے اور دکھانے کی نہیں ہوتی اور مرد کی ہوتی ہے۔ لیکن اس خواہش کے باوجود میں بہت سی احمدی عورتوں کو جانتا ہوں جو ڈاکٹر ہیں اور اپنی فیلڈ میں انہوں نے سپیشلائز بھی کیا ہوا ہے لیکن شادی ہونے کے بعد اپنے کام اس لئے چھوڑ دیئے کہ انہوں نے بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت کی اس پیشہ ورانہ دلچسپی سے زیادہ اہمیت سمجھی اور جب بچے بڑے ہو گئے تو پھر انہوں نے دوبارہ اپنی فیلڈ میں کام کرنا شروع کر دیا اور ایسی ماؤں کے بچے دینی لحاظ سے اور دنیاوی لحاظ سے بھی عموماً بہترین بچے ہوتے ہیں اور دوسرے نفسیاتی مسائل سے بھی آزاد رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ مائیں ہیں جنہوں نے اس اسلامی حکم کو سمجھا کہ تمہارا اصل کام اپنی اور قوم کی نئی نسل کی بہترین تربیت کر کے انہیں قوم کیلئے بہترین سرمایہ بنانا ہے۔ انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ہے۔ عورت کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ صبر اور برداشت سے بچے کی پرورش کر سکتی ہے اس کی تفصیل گزشتہ سال کے جلسہ میں مَیں بیان کر چکا ہوں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھا ہے کہ بچے باپوں کی نسبت عموماً ماؤں سے زیادہ اٹیچ ہوتے ہیں۔ چنانچہ چند سال پہلے ایک ریسرچ ہوئی کہ تیرہ چودہ سال تک کی عمر کے بچے ماؤں سے باپوں کی نسبت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ماؤں کی باتوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور زیادہ صحیح سمجھتے ہیں۔ باپوں کو اس کے مقابلہ میں کم اہمیت دیتے ہیں۔ بعد میں جب جوان ہونے شروع ہوتے ہیں خاص طور پر لڑکے، تو باپوں کی طرف بھی رجحان بڑھتا ہے اس لئے کہ لڑکوں کا باہر جانا اور دوسرے کھیل کود کے کام میں رجحان زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض باپ اپنی بیوی کی ضد میں آ کر جب آپس میں ناچاقیاں ہوتی ہیں تو بچوں کی غلط خواہشات پوری کرنے لگ جاتے ہیں اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جیسا کہ میں نے کہا جب خاوند بیوی میں اختلافات شروع ہو جاتے ہیں، باپوں کو یہ پتا ہی نہیں لگ رہا ہوتا کہ اس طرح کے غلط لاڈ پیار سے وہ اپنی ہی نسل برباد کر رہے ہیں۔ یہ تو میرا بھی تجربہ ہے اور بہت سے معاملات میرے سامنے بھی آئے جب گھروں میں میاں بیوی میں اختلافات شروع ہو جاتے ہیں یا علیحدگیاں ہوتی ہیں تو باپ صرف بچوں کو اپنی طرف کھینچنے کیلئے وقت ضائع کرنے والی گیمز بچوں کو خرید کر دے دیتے ہیں اور جب مائیں بچوں کو سمجھائیں تو پھر بچے باپوں کو بتاتے ہیں اور یوں اگر وہ ابھی رشتہ قائم ہے اور صرف اختلافات ہی ہیں تو گھروں میں لڑائیاں اور فساد بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اگر رشتے قائم نہیں اور علیحدگیاں ہو چکی ہیں تو پھر بچے دوہری زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ ان کو سمجھ نہیں آتی کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔ بہر حال یہ بھی میرا تجربہ ہے کہ ایک عمر کو پہنچ کر جب بچوں میں چاہے وہ لڑکے ہیں یا لڑکیاں کچھ عقل آتی ہے تو بچے پھر ماں کی حمایت کرتے ہیں اور باپوں کی زیادتیوں کی شکایت بھی کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اسلام نے انسانی فطرت کے اس پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے عورت اور مرد کو کہہ دیا کہ اگر اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کرنا چاہتے ہو اور انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانا چاہتے ہو تو مرد اپنی ذمہ داریاں سنبھالے اور عورت اپنی ذمہ داریاں سنبھالے۔ دونوں ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں اور بچوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کریں تو تم قوم کا ایک بہترین سرمایہ بنا رہے ہوگے۔ اگر عورتیں گھروں میں اپنے فرائض ادا کرنے کی بجائے پیسہ کمانے کے شوق میں نوکریاں کرتی

رہیں گی اور بچے جب سکول سے گھر آئیں گے تو نظر انداز ہو رہے ہوں گے، انہیں پتا نہیں ہوگا کہ کہاں وہ اپنے سکون کی تلاش کریں۔ مائیں جب تک تھکی ہوئی گھر آئیں گی تو ظاہر ہے کہ جلدی جلدی کھانا تیار کرنے کی فکر میں ہوں گی یا اور دوسرے کام کرنے کی فکر میں ہوں گی اور بچوں کو صحیح طرح وقت نہیں دے سکیں گی اور یہی چیز بہت سے بچوں میں بے چینی کا باعث بن رہی ہوتی ہے۔ جوں جوں تعلیم عام ہو رہی ہے اسی طرح اس طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ تعلیم یافتہ لڑکیاں سمجھتی ہیں کہ شادی کے بعد ہمارا فرض ہے کہ ہم ضرور کام کریں۔ بیشک کام کریں لیکن جیسا کہ میں نے کہا بچوں کی تربیت پہلا فرض ہے۔ بہر حال بچوں میں یہ باتیں بے چینی کا باعث بن رہی ہوتی ہیں چاہے وہ اس کا اظہار کریں یا نہ کریں لیکن عمر کے ساتھ ساتھ اس بے چینی کے پھر نفسیاتی اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے یہ کہہ کر کہ تم میں سے بہترین عورتیں وہ ہیں جو صالحات ہیں اور قانتات ہیں اور حافظات للغیب ہیں۔ نیکیوں میں بڑھنے والی ہیں دنیاوی خواہشات ان کا مطمح نظر نہیں ہے بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے نیکیاں بجالانے والی ہوں اور بچوں کی بھی صحیح تربیت کر کے انہیں صالح بنانے والی ہوں۔ پھر غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوں جن کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عورت کو جن باتوں کو کرنے کی تاکید فرمائی ہے ان میں سے ایک بچوں کی تربیت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کی نگران بنائی گئی ہے وہ اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر اور اولاد کی حفاظت کی ذمہ دار ہے اور اولاد کی حفاظت کس طرح ہوسکتی ہے، یہ سوال ہے۔ یہ بچوں کی بہترین تربیتِ کر کے ہی ہوسکتی ہے۔ اگلی نسل کی بہترین تربیت کر کے ہی ہوسکتی ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اسلام اگر مرد کو تمام ضروریات کے پورا کرنے کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے تو پھر عورت کو بھی کہتا ہے کہ تم بھی اپنی ذمہ داری ادا کرو اگر بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت ادا کرتی ہے تو کہاں سے یہ نتیجہ نکلا، کس طرح یہ نتیجہ نکلا کہ اس کو گھر میں رکھ کر اس کے حقوق غصب کئے گئے ہیں یا کئے جارہے ہیں۔ جب مرد کو عورت کے حق ادا کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ باہر کے کاموں کی وجہ سے بچوں کا صحیح حق ادا نہیں کرسکتا تو پھر عورت بچوں کا حق ادا کرے، اور اللہ تعالیٰ نے عورت کی یہ فطرت میں رکھا ہے کہ وہ بچوں کی نگہداشت بہترین رنگ میں کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر عورت بھی کہے کہ میں نے اپنا حق استعمال کرنا ہے اور سارا دن گھر سے باہر رہنا ہے تو بچوں کا حق کون ادا کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اسلام کہتا ہے کہ تم آپس میں باہمی رضامندی سے تقسیم کار کرو۔ ہر ایک اپنے اپنے کام کو تقسیم کرے اور ضد میں آکر بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کرو۔ اپنے حق لینے کیلئے بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کردو۔ پس یہ قابل اعتراض نہیں بلکہ خوبصورت تعلیم ہے۔ پس احمدی ماؤں کو کسی قسم کے شکوہ کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں خوش ہونا چاہئے کہ احمدی ماؤں کی پاک گودیں پاک خزانے ہیں اور خزانے رکھنے کی جگہ ہیں اور ان میں پلنے والے بچے پاک مال ہیں اور نیک تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مال ہیں۔ پس کون ہے جو یہ پاک مال بنانا اور لینا پسند نہیں کرے گا۔ پس اٹھیں اور پاک مال سے اپنے پاک خزانے بھرتی چلی جائیں بجائے اس کے کہ ضدوں میں آکر مقابلوں میں آکر بچوں کے حق ادا کرنے چھوڑ دیں اور ان کو ان کے حق سے محروم کردیں۔ دنیا کو نہ دیکھیں کہ یہ چند روزہ دنیا ہے۔ دنیا کی چند روزہ زندگی کے پیچھے دوڑنے کی بجائے آخرت کی اس زندگی کے حصول کی کوشش کریں جس سے اس دنیا کی زندگی بھی جنت بنتی ہے اور آخرت کی زندگی بھی دائمی جنت بناتی ہے۔ دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک بیویوں اور نیک ماؤں کو کیا مقام دیا ہے۔ آپ نے فرمایا جمع کرنے والا مال سونا چاندی نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تم نے سونا چاندی جمع کرلیا تو بڑا مال کما لیا۔ فرمایا بلکہ سب سے افضل مال ذکر الٰہی کرنے والی زبان ہے اور شکر کرنے والا دل ہے اور مؤمنہ بیوی ہے جو اس کے دین پر اس کی مددگار ہوتی ہے۔ گویا خاوند کو دین پر چلانے کیلئے بھی مؤمنہ بیوی ہی کام آتی ہے اور جو دین کی خدمت کرنے والے ہیں ان کی مددگار بھی مؤمنہ بیوی ہی ہوتی ہے۔ پس جہاں آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا مردوں اور عورتوں دونوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اگر خزانے جمع کرنے ہیں جو اس دنیا میں بھی کام آئیں اور اگلے جہان میں بھی کام آئیں تو اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اپنے دل میں شکر گزاری کے جذبات پیدا کرو۔ اس بات پر ہر وقت کڑھتے نہ رہو کہ فلاں کے پاس مال زیادہ ہے اس کے پاس پیسہ زیادہ ہے اور ہمارے پاس کم ہے فلاں کا گھر بڑا ہے اور ہمارا چھوٹا ہے۔ فلاں کے پاس فلاں قسم کی اور نئے ماڈل کی کار ہے ہمارے پاس نہیں ہے اور عورتیں یہ نہ دیکھیں کہ فلاں کے پاس سونے کا اتنا زیور ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہمارے خاوند ہمیں بنا کر نہیں دیتے۔ اگر خاوندوں کو گنجائش ہے تو ضرور بیویوں کی خواہش پوری کر دینی چاہئے لیکن اگر قرضے لے کر اور قرضوں میں ڈوب کر خواہش پوری کرنی ہے تو یہ دیندار عورت کی نشانی نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اصل بات یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ میں سے بہت سی ہیں جن کے باپ دادا نے دین قبول کیا احمدیت قبول کی اور قربانیاں دیں آپ نے اسے یاد رکھنا ہے اگر بھول گئیں تو اپنا دین بھی ضائع کریں گی اور اپنے بچوں کا دین بھی ضائع کریں گی۔ آپ جو پاکستانی ہیں اکثریت ان میں سے اس لئے اپنے ملک سے نکالی گئی ہیں یہاں آکے آباد ہوئیں کہ آپ کے باپ دادا یا آپ لوگ خود یہاں آئے کہ آپ نے نام نہاد ملاں کے دین کی پیروی نہیں کی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سمجھتے ہوئے اور قبول کرتے ہوئے زمانے کے امام اور مسیح موعود کو مانا ہے نہ کہ ملاں کے دین کو اور ملاں سے خوف نہیں کھایا اس لئے آپ کو وہاں سے ملک چھوڑنا پڑا ورنہ کیا خصوصیت ہے آپ میں اور کیا حق ہے ان احمدیوں کا جو یہاں آکے اسائلم لیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کا جو جرمنی میں آکر آباد ہونا ہے وہ کسی خصوصیت کی وجہ سے نہیں ہے۔ آپ کے کسی اعلیٰ معیار کی وجہ سے نہیں بلکہ دین کی وجہ سے ہے۔ جب دین کی وجہ سے ہے تو پھر اس کو ہمیشہ یاد بھی رکھنا چاہئے۔ اس قوم نے احمدیوں کو صرف اس لئے جگہ دی کہ ہمیں اپنے ملک میں مذہبی آزادی نہیں تھی۔ پس اس بات کو مرد بھی اور عورتیں بھی یاد رکھیں اگر دین پر قائم نہیں رہتے تو پھر ہم ان لوگوں کو دھوکہ دینے والے بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ اپنے قول سے بھی اور اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کریں کہ جس دین کو آپ ماننے والے ہیں وہ سچا دین ہے اور آپ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ دنیا کو اسلام کی خوبیاں بتائیں تا کہ دنیا جانے کہ دنیا کی نجات خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے اور اس پر ایمان لانے میں ہے نہ کہ دنیاوی ہاہو میں ڈوب کر دین کو بالکل بھول جانے میں ہے اللہ تعالیٰ کو بھول جانے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین کی راہنمائی کی سچی توفیق عطا فرمائے اور اپنے عملی نمونے دکھانے کی آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 1 بجکر 15 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد ممبرات لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے افریقن، عربی، اردو، جرمن، انگریزی، سپینش، ترکی اور بوزنین زبانوں میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کم عمر والے بچوں کے ہال میں بھی تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے درمیان پاکر بچوں اور ان کی ماؤں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ یہاں پر بھی دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے گئے اور خواتین نے نعرے بلند کئے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1 بجکر 40 منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق 4 بجے سہ پہر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن اور دوسری مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کیلئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ان مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔ اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 779 تھی۔ جرمنی کے مختلف شہروں سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 203، عرب مہمانوں کی تعداد 227، ایشین ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی تعداد 171، افریقن مہمانوں کی تعداد 26 جبکہ جرمنی کے علاوہ دوسرے مختلف یورپین ممالک ہالینڈ، سپین، فرانس، بلجیم، سویٹزرلینڈ، بلغاریہ، مسیڈونیا، البانیا، کوسووو، بوزنیا، ہنگری، کروشیا، لتھوانیا، سلووینیا، لاتویا اور اسٹونیا سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 190 تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں اسکا جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں 4 بجکر 7 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

جرمن مہمانوں سے حضور انور کا خطاب

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم انتہائی مشکل اور نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ اگر ہم آج کی دنیا کو سرسری نگاہ سے ہی دیکھیں تو ہمیں ہر طرف بڑھتی ہوئی دشمنی، انتشار اور بے چینی نظر آئے گی۔ لگتا ہے دنیا کی اکثریت اس حتمی نتیجہ پر پہنچ چکی ہے کہ اس دنیا کے غیر مستحکم ہونے کا ذمہ دار اسلام ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کہنا درست ہے کہ صرف مسلمان ہی تمام دنیا میں فتنہ وفساد کے شعلوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود یہ انتہائی افسوس کا موجب ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان گروپس نے مسلسل دنیا کے امن کو تباہ کیا ہے اور نفرت پھیلا کر اور انتہائی گھناؤنے ظلم ڈھا کر غیر مسلم طبقوں میں کشیدگی اور خوف کی فضا طاری کی ہے۔ یقیناً مجھے ذاتی طور پر یہ حقیقت تسلیم کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ ایسے مسلمانوں نے معاشرہ میں فتنہ فساد اور تفریق پیدا کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ شدت پسند گروہ اور علماء نے لاچار مسلمانوں کو اپنا شکار بنایا ہے اور گمراہ لوگوں کو ہدایت کی طرف لانے کی بجائے انہوں نے ان کے ذہنوں کو شدت پسندی کے زہر سے بھر دیا اور انہیں بنیاد پرست بنا دیا۔ بدقسمتی سے بعض کے ذہنوں میں یہ زہر اس حد تک بھرا گیا کہ انہوں نے انتہائی خوفناک ظلم وستم ڈھائے جبکہ بعض دوسرے جنہوں نے ایسے حملے تو نہیں کئے لیکن پھر بھی وہ اسی قسم کے شیطانی نظریات کے حامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم کافی عرصہ سے دیکھ رہے ہیں کہ کچھ مسلمان حکومتیں اپنے عوام سے برا سلوک کر رہی ہیں اور ان حکومتوں نے عوام کیسا تھ بے حساب ظلم وستم اور ناانصافیاں کی ہیں جس کے نتیجہ میں تفریق پیدا ہوئی جو بالآخر خونریز خانہ جنگی پر منتج ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے باوجود یہ بات بالکل واضح ہو جانی چاہئے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دہشت گرد کیا دعویٰ کرتے ہیں، تمام دہشت گرد اور شدت پسندی کے واقعات چاہے وہ گروہوں کی طرف سے ہوں یا شدت پسند افراد کے ذریعہ ہوں، چاہے مغربی ممالک میں ہوں یا مسلمان ممالک میں، وہ سب اسلام کی حقیقی تعلیمات کے منافی

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کی تعلیمات بغیر کسی شک وشبہ کے بنی نوع انسان کیلئے امن اور حفاظت کی ضامن ہیں۔ ان تعلیمات کی بنیاد ہی ہمدردی، پیار اور انسانیت پر ہے اور یہی وہ اقدار ہیں جن پر جماعت احمدیہ یقین رکھتی ہے اور گزشتہ سوا سو سال سے دنیا میں ان قدار کو پھیلانے کیلئے مستقل کوشش کر رہی ہے۔ لہٰذا میں پھر کہوں گا اسلام کسی قسم کی بھی ظلم وستم اور ناانصافی یا بداعمالیوں کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ نہایت ابتداء سے ہی اسلامی تعلیمات مختلف قوموں کے درمیان خلیج حائل کرنے کے بجائے بنی نوع انسان کو متحد کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

درحقیقت قرآن مجید، جس پر مسلمان ایمان لاتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اس کی پہلی سورۃ میں آتا ہے کہ ’’اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ صرف مسلمانوں کا خدا نہیں ہے بلکہ وہ عیسائیوں، یہودیوں اور تمام مذاہب کے ماننے والوں کا بھی خدا ہے اور اُن کا بھی خدا ہے جو کسی مذہب کو نہیں مانتے اور نہ ہی خدا کی ہستی پر یقین رکھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کا رب اور ان کو پالنے والا ہے اور اس نے اپنا رحم اور فضل تمام لوگوں پر بلاتفریق رنگ ونسل اور مذہب نازل فرمایا ہے۔ اس کیلئے قرآن کریم میں جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ ’’ربّ العالمین‘‘ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں ’’عالم‘‘ کا لفظ استعمال کیا ہے جس کا ترجمہ انگریزی میں World (دنیا) کیا جاتا ہے۔ تاہم کوئی بھی ترجمہ اس لفظ کا حقیقی رنگ میں احاطہ نہیں کرسکتا۔ یہ لفظ ’’عالم‘‘ بہت وسیع وعریض ہے۔ اس لفظ کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص مذہب والوں یا کسی خاص وقت کے رہنے والوں کا خدا نہیں ہے بلکہ وہ ہر دور کی تمام قوموں اور مذاہب کے ماننے والوں کا رب ہے۔ پس یہ الفاظ بے مثال خوبصورتی اور نہایت حکمت سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ الفاظ اپنے اندر عالمی مساوات کے اصول کے تقدس کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور نہایت وضاحت سے بتاتے ہیں کہ اس دنیا میں کسی قسم کی نسلی یا قومیتی برتری کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ الفاظ واضح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضائل وبرکات کسی خاص قوم اور نسل تک محدود نہیں ہیں بلکہ بلا کسی تفریق کے سب کیلئے مہیا ہیں۔ یہ اسلام کی سچی تعلیمات ہیں لیکن پھر بھی نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آجکل نسل پرستی اور تفریق دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

درحقیقت وہ لوگ جو اسلام پر ناحق یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ غیر مسلموں سے امتیازی سلوک برتتا ہے وہ خود بھی اس الزام کا مورد بنتے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں ایک امریکی سیاست دان نے یہ بیان دیا ہے کہ گوروں نے انسانی تہذیب میں دوسری نسلوں جیسا کہ کالوں اور ایشین کی نسبت بہت زیادہ حصہ ڈالا ہے۔ اس کے ساتھ یہ رپورٹ بھی آئی ہے کہ ایک اور امریکی سینئر پالیسی ساز نے بیان دیا ہے کہ گورے موروثی لحاظ سے دوسروں سے افضل ہیں۔ ایسے شدت پسند تجزیے دوسری قوموں اور نسلوں میں صرف آزردگی اور مایوسی ہی پیدا کرتے ہیں۔ اسلام اس کے بالکل برعکس یہ دعویٰ کرتا ہے کہ تمام لوگ بلاتمیز رنگ ونسل آزاد پیدا ہوئے ہیں۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ کوئی قوم دوسری سے افضل نہیں ہے اور نہ ہی کسی قوم کے افراد کسی دوسری قوم سے زیادہ ذہین ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کا رب ہے۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ انسان دنیا میں جتنی ترقی کرسکتا ہے اس کا دارومدار اس کے ماحول اور اس کی ذاتی کاوش پر ہوتا ہے مگر بنیادی صلاحیتیں ہر انسان کو بلا تفریق نسل اور علاقہ کے برابر دی گئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج سے چودہ سو سال قبل پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک جلیل القدر خطاب، جسے ’’خطبہ حجۃ الوداع‘‘ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، میں بھی یہی مضمون بیان فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خطاب نے دنیا میں امن کی بنیاد رکھ دی۔ اس خطاب کے الفاظ جس قدر بصیرت افروز ہیں اسی قدر ازلی اور ابدی بھی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ تمام انسان برابر پیدا ہوتے ہیں، نہ گورے کو کالے پر فضیلت ہے اور نہ کالے کو گورے پر۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ عربی عجمی پر فوقیت جتائے اور نہ عجمی عربی پر۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالمی حقوق انسان کی لازوال مشعل لہراتے ہوئے اعلان فرمایا کہ تمام انسان برابر پیدا ہوتے ہیں اور ان کے مساوی حقوق ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً آج جب کہ اسلام کے بارہ میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں تو اس روشن اصول کو دہرانے کی بہت ضرورت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ہر قسم کے امتیاز اور تعصب کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کے لحاظ سے ہی مساوی نہیں بنایا بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی ترقی کیلئے بھی بنی نوع انسان کو نجات کی راہیں عطا فرمائی ہیں۔ مذہبی اصطلاح میں اسلام کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام قوموں کی طرف رسول بھیجے ہیں اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام انبیاء کی عزت واحترام کریں۔ اس لئے ہم تمام مذاہب کے بانیوں کو بہت احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور کسی کے خلاف کوئی بات کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ یقیناً سچا مسلمان کسی بھی پیغمبر یا بزرگ ہستی کے بارہ میں بُرا نہیں بول سکتا چاہے مخالفین اسلام پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بہت زیادہ گستاخی کرنے والے ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب ہم دوسروں کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ناحق گستاخیاں کرتے سنتے ہیں تو ہمیں بے حد بے چینی ہوتی ہے اور ہمارے دل بہت زیادہ زخمی ہو جاتے ہیں، مگر ہم اس کے ردّ عمل میں ہرگز دوسرے مذاہب کے پیغمبروں اور بزرگ ہستیوں کی شان میں گستاخی نہیں کریں گے۔ اس نفرت اور دشمنی کے اظہار کے سامنے ہمارا مذہب ہمیں تحریص دلاتا ہے کہ ہم پیار اور امن سے اس کا جواب دیں۔ اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ مسلمان اور دوسرے مذاہب اور ان کے پیغمبروں کے خلاف نہ بولیں بلکہ اس سے بڑھ کر اسلام کہتا ہے جیسا کہ سورۃ انعام کی آیت 109 میں ہے کہ مسلمان بت پرستوں کے بتوں کو بھی برا نہ کہیں کیونکہ اس سے وہ اپنی جہالت کی وجہ سے طیش میں آجائیں گے اور اللہ تعالیٰ کو بھی برا بھلا کہیں گے اور پھر یقینا اس سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم نفرت کے ایک لامتناہی سلسلہ کو ختم کرنے کے لیے جو آخرکار دشمنی اور ظلم پر منتج ہوتا ہے، مسلمانوں سے کہتا ہے کہ وہ صبر دکھائیں اور ہر وقت اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ اسی طرح قرآن مجید میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 65 بھی مذہبی رواداری اور برداشت کی بنیاد رکھتی ہے۔ اس آیت میں آتا ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ خصوصاً اہل کتاب خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں مشترکہ عقائد کی بنا پر اکٹھے ہوں۔ پس قرآن مجید بنی نوع انسان کو مشترکہ اقدار پر اکٹھے ہونے اور اپنے اختلافات کو پس پشت ڈالنے کی تعلیم دیتا ہے۔ یہاں پر قرآن مجید یہ بھی بیان کرتا ہے کہ جہاں یہ غیر مسلموں پر ہے کہ وہ اس حکم کو مانیں یا نہ مانیں وہاں مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر حال میں دوسروں کے عقائد کا احترام کریں اور ان کے لیے اپنے دل کھلے رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور الزام جو اکثر اسلام پر لگایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام دوسروں کو مسلمان بنانے کیلئے جبر وتشدد کی اجازت دیتا ہے۔ یہ بھی سراسر غلط الزام ہے بلکہ اس کے برخلاف قرآن مجید نے سورۃ بقرہ کی آیت 257 میں غیر مشروط اعلان کیا ہے کہ عقیدہ اور مذہب کے معاملہ میں کسی قسم کا کوئی جبر نہیں۔ اسلام دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عالمگیر اور کامل مذہب ہے اور اس کا لازمی جزو یہ ہے کہ مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ اس لیے کبھی بھی کسی کو مسلمان بنانے کے لیے کسی بھی قسم کا جبر نہیں کیا جاسکتا۔ سورۃ یونس کی آیت نمبر 100 میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کو طاقت ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کو مسلمان بنادے مگر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مکمل اختیار دے رکھا ہے کہ وہ بھرپور آزادی اور بغیر کسی دباؤ کے اپنا راستہ اختیار کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس وہ خدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں وہ ظالم نہیں ہے اور نہ وہ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان اس کی طرف جھکیں بلکہ وہ ایک ایسی عظیم الشان ہستی ہے جو ہر ایک کو اختیار دیتی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنے عقیدہ کا انتخاب کرے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان اپنے مذہب کی تبلیغ نہ کریں بلکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں مگر یہ تبلیغ پُرامن طریق پر برداشت اور پیار محبت کے جذبہ اور باہمی عزت واحترام سے ہونی چاہئے۔ چنانچہ قرآن مجید سورۃ کہف کی آیت 30 میں بیان فرماتا ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو بتائیں کہ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سچ ہے اور ہر ایک آزاد ہے چاہے تو اسے قبول کرے اور چاہے تو انکار کرے۔ اس لیے اس جذبہ کے ساتھ پُرامن طریق پر بنی نوع انسان کو اسلام کی سچی تعلیمات کی طر بلانے کی کوشش کرو اور انہیں ایک خدا کی پہچان کرواؤ۔ پس ہم تو لوگوں کے دل ودماغ پیار اور ہمدردی سے جیتنا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن مجید سورۃ یونس کی آیت 26 میں مزید بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ امن کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس آیت سے اس اصول کو مزید تقویت ملتی ہے کہ ہر انسان آزاد ہے چاہے اسلام کی تعلیمات کو مانے یا ان کا انکار کرے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع کو امن اور تحفظ کی طرف بلاتا ہے۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے تو پھر مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ذاتی طور پر دوسرے تمام لوگوں کے لیے امن اور تحفظ کا ذریعہ بن جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے قرآن مجید کی چند آیات بیان کی ہیں جو مکمل طور پر اس تصور کو باطل ثابت کرتی ہیں کہ نعوذ باللہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو غیر مسلموں کے حقوق غصب کرتا ہے اور معاشرہ کے امن اور فلاح وبہبود کو برباد کرنے والا ہے۔ پھر قرآن مجید نے سورۃ القصص کی آیت 58 میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ سچا اسلام ہمیشہ پرامن طریقے سے ہی پھیلا ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جس کا ہم دعویٰ کر رہے ہیں۔ اس آیت میں ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جنہیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں اسلام کا پیغام ملا مگر انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اس آیت میں ذکر ہے کہ اس کی وجوہات مادی ہیں نہ کہ روحانی۔ ان لوگوں نے ازخود تسلیم کیا کہ انہیں خوف ہے کہ اگر انہوں نے اس پیغام کو قبول کرلیا تو انہیں اپنی جائدادوں سے محروم ہونا پڑے گا اور ان کے اپنے لوگ ان سے قطع تعلق کر لیں گے۔ یہ لوگ مسلمانوں سے خوف زدہ نہیں تھے کیونکہ وہ اس کی خوبصورت تعلیم کا ذاتی تجربہ کر چکے تھے بلکہ انہیں اپنے حکمرانوں اور لوگوں کا خوف تھا۔ یہ امر اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے کہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلام کا پیغام ہمیشہ پرامن طریق پر پھیلانے کی کوشش کی اور کبھی بھی کس قسم کے جبر و اکراہ کا استعمال نہیں کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسلام جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا اور جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کر دکھایا وہ شدت پسندی اور ظلم کی تعلیمات پر مبنی نہیں تھا اور غیر مسلم بغیر کسی سزا کے خوف کے اس کا انکار کر سکتے تھے۔ اگر وہ کسی سے خوف زدہ تھے تو وہ ان کے اپنے ہی غیر مسلم سردار اور قبائل تھے جو انہیں اسلام کی پرامن تعلیمات قبول کرتے ہوئے برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید میں آپ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فتح مکہ کے موقع پر بے مثال نمونہ رکھنا چاہتا ہوں۔ مکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آبائی شہر تھا مگر دعویٰ نبوت کے بعد 13 سال تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تیرہ سال تک اپنے لوگوں کے ہاتھوں بے رحمانہ ظلم وتعدی اور تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ مسلمانوں پر تشدد کیا گیا۔ انہیں لوٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

گیا اور قتل کیا گیا یہاں تک کہ خود آنحضرت ﷺ پر حملے کیے گئے جیسا کہ ان کے پیاروں پر کیے گئے تھے اور بالآخر انہیں ان کے گھروں سے نکال دیا گیا اور انہیں ہجرت کرنی پڑی۔ اسکے باوجود جب آپ ﷺ فاتحانہ شان کے ساتھ واپس مکہ میں داخل ہوئے اور سارا شہر آپ کے زیر نگیں تھا، آپ ﷺ کا پہلا اعلان یہ تھا کہ آج ان لوگوں سے کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا جنہوں نے گزشتہ سالوں میں مسلمانوں کو سفاکانہ تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ اس عظیم الشان فتح کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے عظیم الشان عاجزی اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اسلام کی پرامن تعلیمات کی رو سے ان سب کو جنہوں نے مسلمانوں کو آزار پہنچایا فوراً معاف کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ امور جو میں نے ابھی بیان کیے ہیں ان کی روشنی میں مجھے قوی امید ہے اور میری دعا ہے کہ بجائے جلد بازی اور دوسروں کی سنی سنائی باتوں میں آکر اسلام کے بارہ میں یہ فیصلہ کرنے کے کہ اسلام ظلم و تشدد کا مذہب ہے، لوگ حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے اور اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے ایمانداری کیساتھ سوچیں گے کہ اسلام اصل میں کس چیز کی عکاسی کرتا ہے۔ تب ہی وہ سمجھ سکیں گے کہ نفرت انگیز اقدامات جو گزشتہ سالوں میں اسلام کے نام پر کیے گئے، ان کا اسلام کی اصل تعلیم سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بہت ہی نامناسب ہے کہ اسلام یا کسی بھی مذہب کو ایسے لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے الزام دیا جائے جو اپنے مذہب کی اصل تعلیمات کے خلاف چلتے ہیں۔ دنیا میں زیادہ تر ہتھیار جو ملک تیار کررہے ہیں وہ بنیادی طور پر عیسائی ممالک ہیں اور وہ ہتھیار دنیا کے مختلف حصوں میں معصوموں کو قتل کرنے اور ظالمانہ تنازعات کو جنم دینے کا موجب بن رہے ہیں تو کیا یہ الزام درست ہوگا کہ عیسائیت ان خطرناک ہتھیاروں کی دوڑ کی ذمہ دار ہے؟ ہرگز نہیں! اسی طرح میں یہ بھی نہیں مانتا کہ دنیا میں پھیلے ہوئے فساد کے صرف مسلمان ہی ذمہ دار ہیں اس لیے مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی مزید وضاحت کرسکوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم سب بیسویں صدی میں ہونے والی دو عظیم جنگوں کے خطرناک نتائج دیکھ چکے ہیں۔ جن میں لکھوکھہا انسان قتل ہوئے اور ان گنت لوگوں کی زندگیاں برباد ہوگئیں۔ یہ عظیم جنگیں انسانی تاریخ کا تاریک المیہ ہیں اور یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ دنیا نے اپنے ماضی کی غلطیوں سے نہیں سیکھا اور اب انسان دوبارہ خطرناک گھاٹی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ امن کیلئے افہام و تفہیم اور باہمی عزت واحترام کے ساتھ مذاکرات کی راہ اپنانے کی بجائے دنیاوی طاقتوں نے ڈرانے دھمکانے کی راہ اختیار کی ہے اور ایسے ہتھیار بنارہے ہیں جو دنیا کو کئی دفعہ تباہ کرسکتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپان کے خلاف امریکہ کے ایٹمی بم استعمال کرنے اور اس کے نتیجہ میں خطرناک تباہی دیکھ لینے کے باوجود امریکہ سمیت دنیا کے بہت سے ممالک بغیر سوچے سمجھے پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور ایٹمی بم بنانے میں مصروف ہیں اور انتہائی خوفناک نتائج کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ان 9 ممالک میں جنہوں نے ایٹمی بم بنالیے ہیں صرف پاکستان واحد مسلمان ملک ہے۔ لہٰذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مسلمان دنیا ان خطرناک ہتھیاروں کا مرکز ہے جس سے انسانوں کی بقا کو زبردست خطرہ ہے۔ مزید یہ کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ مسلمان دنیا میں موجود ہتھیاروں میں سے زیادہ تر وہ ہیں جو غیر مسلم دنیا میں بنائے گئے ہیں۔ طبعی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو غیر مسلم قومیں مسلمان دنیا میں امن کا مطالبہ کرتی ہیں اور دوسری طرف ان ممالک میں جنگ کے شعلوں اور انتشار کو جن کی وہ خود مذمت بھی کرتے ہیں خود ہی ہوا بھی دے رہے ہیں۔ بعض اوقات کچھ حکومتوں اور اداروں کی طرف سے مثبت قدم بھی اٹھائے جاتے ہیں جن میں بہتری پیدا کرنے کی طاقت ہوتی ہے لیکن افسوس کہ ایسے سیاست دان ختم ہوتے جارہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ ستر سالوں سے زائد عرصہ میں امن کے لیے خاطر خواہ کوششوں کی بجائے ڈرانے دھمکانے کی پالیسی اختیار کی گئی ہے جس کے تحت امن کے قیام کے لیے پہلے سے بڑھ کر خطرناک ہتھیار تیار کیے گئے ہیں۔ دعوے جو بھی کیے جائیں مگر یہ حقیقت ہے کہ ایسے اقدامات کے ذریعہ کبھی بھی دیرپا امن قائم نہیں کیا جاسکتا۔ عین ممکن ہے کہ کسی دن کوئی ایک بٹن دبادے اور دنیا کو ایسی تباہی کا سامنا کرنا پڑے جس کا اس نے اس سے پہلے کبھی مشاہدہ نہ کیا ہو۔ پس امن قائم کرنے کے لیے اس نام نہاد طریق کو اختیار کرنے کی بجائے ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ امن کے قیام کا اب ایک ہی راستہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کا راستہ ہے۔ اب وہ وقت آچکا ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور یہ تسلیم کرے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام جہانوں کا رب ہے جو ہماری پرورش کے سامان مہیا کرتا ہے اور وہی ہمارا آخر پیدا کنندہ ہے۔ اس کے ہم پر بے شمار افضال ہیں۔ کیا اس کے بدلہ میں ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم اس کے آگے جھکیں اور اس کا قرب پانے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب تک دنیا کی ترجیح مادی دولت اور طاقت ہوگی ہم کبھی بھی دنیا میں سچا امن نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً یہی وہ لالچ ہے جو اپنے فائدہ کے لیے دوسروں کے حقوق غصب کرنے پر اکساتی ہے جس سے پھر انتشار پیدا ہوتا ہے جو ساری دنیا میں پھیلتا ہے۔ حال ہی میں ایک بڑی عمر کے امریکی سیاستدان نے کہا کہ داعش کا شام سے مکمل طور پر خاتمہ کبھی بھی امریکہ کے مفاد میں نہیں ہوگا بلکہ اس دہشت گرد گروپ کی اس خطہ میں تھوڑی بہت موجودگی مغرب کے مفاد میں ہے۔ اس قسم کی منطق ایک ذی شعور اور پُرامن انسان کبھی بھی نہیں سمجھ سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک طرف تو مغربی اقوام مسلمان ممالک سے مطالبہ کرتی ہیں کہ ہر قسم کی دہشت گردی کو ختم کیا جائے اور امن اختیار کیا جائے لیکن دوسری طرف ان میں بعض ایسے عناصر ہیں جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ مسلمان دنیا میں امن سے ان کی طاقت اور غلبہ کم ہوجائے گا۔ ایسی منافقانہ اور پیچدار پالیسی صرف دنیا کو غیر مستحکم ہی کرسکتی ہے۔ مزید جیسا کہ میں نے اشارۃً کہا ہے کہ مغربی دنیا اور ہتھیار پیدا کرنے والوں کے ذاتی مفادات ہیں جن کی بنا پر وہ مسلمان ممالک میں کچھ حد تک تنازعات کو باقی رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسی پالیسیاں اور خود غرضانہ اقدامات انتہائی افسوسناک ہیں اور دنیا کے امن کو تباہ کرنے کا موجب ہیں۔ اس کے برعکس اسلامی تعلیمات معاشرہ میں ہر سطح پر امن قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور ہمارے مذہب نے یہ واضح بتادیا ہے کہ حقیقی انصاف ہی امن کی کلید ہے۔ عدل و مساوات کے بغیر امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اسلام تو یہاں تک کہتا ہے کہ عدل و انصاف اور سچائی کو قائم رکھنے کے لیے کسی قوم یا شخص کو اپنے خلاف بھی گواہی دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔ پس مکمل امن قائم نہیں ہوسکتا نہ گھر کی سطح پر، نہ قصبہ کی سطح پر، نہ شہر کی سطح پر، نہ ملک کی سطح پر اور نہ عالمی سطح پر جب تک انصاف کا قیام نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام کے آغاز میں جنگیں کیوں لڑی گئیں اس کے متعلق میں مختصراً بیان کرتا ہوں کہ قرآن مجید سورۃ حج کی آیات 40 اور 41 میں بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائی مسلمانوں کو صرف دفاعی جنگ لڑنے کی اجازت دی۔ تاہم یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ یہ اجازت اس لیے نہیں دی گئی کہ وہ علاقوں پر قبضہ کرکے غلبہ حاصل کرسکیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت اس لیے دی کہ تاکہ فساد اور ظلم کو ختم کیا جاسکے اور ہمیشہ کے لیے عقیدہ کی آزادی کا عالمگیر اصول قائم کیا جائے۔ پس آیت نمبر 41 میں ہے کہ مسلمانوں کو دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دینے سے پہلے یہ حکم دیا گیا کہ وہ معبد خانوں، کلیساؤں، مندروں اور تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں۔ مزید سورۃ بقرہ کی آیت 124 سے بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ جہاں دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی ہے وہاں یہ بات بھی مدنظر رہے یہ جنگ ایک خاص حد تک ہو اور اس کا مقصد ہمیشہ ظلم و ستم کا خاتمہ ہو۔ جب یہ شرائط پوری ہوجائیں اور لوگ امن سے رہنا شروع کردیں تب فوراً بند کردی جائے۔ یہ آیت مزید بیان کرتی ہے کہ جنگ کے دوران صرف حملہ آوروں کو ہی نشانہ بنایا جائے یا قیدی بنایا جائے اور معصوموں کی حفاظت یقینی بنائی جائے۔ جنگ کے دوران باقی املاک اور چیزوں کو نقصان پہنچانے کی کوئی گنجائش نہیں جیسا کہ بدقسمتی سے آج کل کی جنگوں میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ اسلام میں جہاں بھی طاقت کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے وہ صرف ظالم کے ہاتھ کو روکنے کے لیے دی گئی ہے اور کبھی بھی کوئی علاقہ فتح کرنے یا جارحیت کے لیے یہ اجازت نہیں دی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام دوسروں کو اشتعال دلانے اور فتنہ فساد پر اکسانے کو بہت سنجیدگی سے دیکھتا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں آیا ہے کہ فساد اور اشتعال انگیزی جو لوگوں اور قوموں میں نفرت کا خمیر پیدا کرے وہ قتل کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات لوگوں کے درمیان تفریق کو دور کرکے معاشرہ کو پیار، محبت اور امن کے سایہ تلے جمع کرتی ہیں۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھوں اور زبان سے دوسرے محفوظ ہوں۔ بلاضرورت کسی دوسرے کو دکھ اور تکلیف پہنچانا چاہے وہ کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو گناہ ہے اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر میں دوبارہ یہ بات دہراؤں گا کہ اسلام کی تعلیمات مکمل طور پر پُرامن ہیں اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے تحفظ کا ذریعہ ہیں۔ سچے اسلام سے خوفزدہ ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ جو لوگ اسلام کو پرتشدد اور عدم رواداری کے مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں وہ خود ایک بہت بڑی ناانصافی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ وقت نکال کر ہمارے جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے اور میری باتوں کو سنا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل نازل فرمائے آمین۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری روایت کے مطابق ہم پروگرام کے آخر میں دعا کرتے ہیں۔ اب میں دعا کرواؤں گا، جو لوگ میرے ساتھ شامل ہونا چاہیں ہوجائیں ورنہ اپنے طریق پر دعا کرسکتے ہیں۔ دعا کرلیں۔

جرمن میڈیا کا حضور انور سے انٹرویو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 4 بجکر 45 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جرمنی کے مشہور اخبار Suddeutsche Zeitung (SZ) کے صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

☆ جرنلسٹ نے پہلا سوال کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً میں خدا تعالیٰ پر یقین رکھتا ہوں اور اس کا مطلب ہے کہ میں ایک ایسے خدا پر یقین رکھتا ہوں جو اس کائنات کا خالق ہے، جو میری دعاؤں کو سنتا ہے اور میں نے اس خدا کا اپنی دعاؤں کی قبولیت کی صورت میں مشاہدہ کیا ہے۔ میں نے اس خدا کو دیکھا ہے۔ جسمانی طور پر تو نہیں لیکن میں نے اپنے خدا کو دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ پہچانا ہے۔

☆ اسی جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ جس خدا تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں اس میں اور دوسروں کے خدا میں کوئی فرق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا تو صرف ایک ہی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ خدا تو ایک ہی ہے جو مختلف قوموں میں نبی بھیجتا ہے اور ہمارا یقین ہے کہ ہر قوم میں ایک نبی آیا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ یہ انبیا اپنے اپنے وقت پر آئے

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

اور انسانیت کی بھلائی کے لیے آئے۔

☆ اس کے بعد صحافی نے سوال کیا کہ جب خلیفہ کا لفظ سامنے آتا ہے تو لوگوں کے ذہنوں میں یا تو پرانا دور آجاتا ہے یا داعش ذہن میں آجاتی ہے۔ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلیفہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب جانشین کا ہے اور خلافت جانشینی کو کہتے ہیں۔ اور یہ اصطلاح اسلام میں بھی استعمال کی جاتی ہے بالفاظ دیگر میں کہوں گا کہ کیتھولک پوپ بھی حضرت عیسیٰؑ کا خلیفہ کہلاتا ہے۔

☆ صحافی نے پوچھا کہ آپ خلافت کے ذریعہ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ میں دو مقصد لے کر آیا ہوں۔ ایک تو یہ کہ بنی نوع انسان میں حقوق اللہ کی ادائیگی کا احساس دلانا اور دوسرا حقوق العباد کی ادائیگی کا احساس دلانا۔ چونکہ خلیفہ مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کا جانشین ہے اس لیے خلیفہ کا بھی یہی کام ہے اور اس نے بھی اسی مقصد کو حاصل کرنا ہے۔

☆ اس کے بعد صحافی نے پوچھا کہ جرمنی کے انتخابات میں چند ہی ہفتے باقی ہیں اور اس وقت رِفیوجیز، اسلام اور مائیگریشن بنیادی مسائل ہیں۔ بہت سے احمدی بھی یہاں جرمنی میں بطور رِفیوجی آئے ہیں اور اس وقت بڑی اچھی طرح انٹیگریٹ ہو گئے ہیں۔ آپ جرمن سیاستدانوں کو کیا نصیحت کرنا چاہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمن حکومت اور جرمن لوگ ہمیشہ سے کھلے دل والے ہیں اسی وجہ سے جرمن حکومت ایک بڑی تعداد میں پناہ گزینوں کو اپنے ملک کے اندر سمونے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر تو یہ تمام پناہ گزین چاہے وہ عرب ہوں یا پاکستان کے احمدی ہوں، اپنے عہد کا پاس رکھ رہے ہیں یعنی وہ ملکی قانون کی پیروی کرنے والے ہیں اور اس قوم کا حصہ بننے والے ہیں تو پھر ان پناہ گزینوں سے کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر وہ کوئی برے کام کر رہے ہیں تو پھر چوکنا رہنے اور احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ہم احمدیوں کا تعلق ہے تو ہم ہمیشہ ملکی قانون کی پاسداری کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہر ممکن حد تک اس معاشرہ میں انٹی گریٹ ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ صحافی نے عرض کیا کہ اس وقت جو پناہ گزین جرمنی میں آرہے ہیں آپ انہیں کوئی نصیحت کرنا چاہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی نصیحت کروں گا جو میں اپنے احمدیوں کو بھی کرتا ہوں کہ انہیں چاہئے کہ وہ قانون کی مکمل پیروی کرنے والے ہوں، اپنی تمام تر صلاحیتوں اور قابلیتوں کو ملک کی بھلائی کے لیے استعمال کرنے والے ہوں۔ ان لوگوں کا خیال رکھنے والے ہوں جنہوں نے ان پناہ گزینوں کو اپنے ملک کے اندر رہنے کا موقع دیا۔ اور اس ملک اور لوگوں کی جس حد تک ہو سکے خدمت کرنے والے ہوں۔ سوشل امداد لینے کی بجائے محنت کریں اور ملک کو بنانے والوں میں شامل ہوں۔

☆ صحافی نے کہا کہ جرمنی میں یہودی بھی آباد ہیں۔ جب پناہ گزینوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا تو اس بات پر بھی بہت بحث ہوئی کہ یہودیوں کو بڑی اچھی طرح سے پتا ہے کہ پناہ گزین ہونے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ دوسری طرف اس بات کا بھی خوف ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ملک کے اندر آرہی ہے اور مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان تناؤ کا خطرہ ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو شر پسند ہیں قانونی لحاظ سے ان کے ساتھ سختی سے پیش آیا جائے۔ احتیاط کی ضرورت ہے لیکن ان رِفیوجیز سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

☆ صحافی نے کہا کہ احمدیوں اور دیگر مسلمانوں کے درمیان بھی تناؤ ہے تو اس حوالہ سے کیا آپ کو کوئی خوف یا ڈر نہیں ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو مسلمان پناہ گزین ملکی قانون کی پاسداری کرنے والے ہیں تو پھر مجھے کوئی ڈر نہیں ہے اور یہ حکومت کا فرض ہے وہ قانون پر عمل درآمد کروائے۔

☆ اس پر صحافی نے کہا کہ قانون پر عمل درآمد کروانا بعض اوقات ممکن نہیں ہوتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب یہ نہیں ہے بعض جرمن لوگوں میں سے بھی تو ہیں جو مسلمانوں بلکہ احمدیوں کے بھی خلاف ہیں۔ ہمارا کام تو تبلیغ کا کام ہے۔ اس لیے جب ہم پیار، محبت، امن اور ہم آہنگی کا پیغام دیتے ہیں تو لوگوں کو خود ہی احساس ہو جاتا ہے اور وہ سمجھ جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم یہی ہے کہ اگر آپ پیار، محبت اور ہم آہنگی کے ساتھ رہیں اور دوسروں کے ساتھ پیار سے بات کریں تو آپ کے دشمن بھی آپ کے قریبی دوست بن جائیں گے۔

☆ اس پر صحافی نے کہا کہ یہ تو ایک تھیوری ہے۔ عملی طور پر تو ایسا نہیں ہوتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کوئی تھیوری نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کا تجربہ ہے۔ آپ کے لیے شاید یہ تھیوری ہو لیکن میرے لیے یہ تھیوری نہیں ہے۔

☆ صحافی نے کہا کہ آپ کو اپنی زندگی کا کوئی خطرہ نہیں ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا کام تو تبلیغ کرنا ہے۔ اگر تو میں چھوٹی چھوٹی باتوں سے ڈرنے لگ جاؤں تو پھر تبلیغ کا کام نہیں کر پاؤں گا۔ میں نے تو تبلیغ کرنی ہے خواہ میری جان کو خطرہ ہی کیوں نہ لاحق ہو۔ پہلے میں پاکستان میں تھا۔ وہاں میری زندگی کو یہاں یوکے کی نسبت زیادہ خطرہ تھا کیونکہ وہاں ملکی قانون بھی شر پسندوں کی مدد کرتا ہے۔ وہ جو چاہتے ہیں احمدیوں کے خلاف کر سکتے ہیں۔

☆ صحافی نے سوال کیا کہ لوگ جب اسلام کے بارہ میں بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اسلام کی ایک قسم نہیں ہے بلکہ اسلام کی کئی قسمیں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگ جو مرضی کہتے رہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام ایک ہی ہے۔ ہاں جس طرح عیسائیت کے مختلف فرقے ہیں اُسی طرح اسلام کے اندر بھی کئی فرقے ہیں لیکن تمام فرقوں کی ایک ہی مقدس کتاب ہے اور سب کا ایمان یہی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ کے نبی ہیں۔ پس تمام فرقے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ایک خدا ہے اور ایک نبی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے اندر مختلف فرقے ہیں لیکن اس کے متعلق بھی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب اسلام کے اندر مختلف فرقے ہوں گے اور اُس وقت ایک شخص کا نزول ہوگا جو مسیح موعود اور مہدی معہود ہوگا۔ اور یہ شخص تمام مسلمان اُمت بلکہ ساری دنیا کو ایک ہاتھ کے نیچے جمع کرے گا اور اسلام کا اصل پیغام پھیلائے گا۔ پس یہی تبلیغ کا کام ہے جو ہم گزشتہ ایک سو پچیس سے زائد سالوں سے کر رہے ہیں۔

انٹرویو کے آخر پر صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔ یہ انٹرویو پانچ بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

اسکے بعد Frankfurter allgemeine Zeitung (FAZ) کی جرنلسٹ اور ریڈیو چینل Duetschlandfunk کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

☆ ریڈیو چینل کے نمائندہ صحافی نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں So called Muslims کی اصطلاح استعمال کی تھی۔ اس سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیا مراد تھی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: So called Muslims (نام نہاد مسلمانوں) سے مراد وہ مسلمان ہیں جو قرآن کریم کی اصل تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل نہیں کر رہے۔ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن وہ اصل مسلمان نہیں ہیں۔ اسی لیے میں نے کہا تھا کہ وہ ’نام نہاد‘ مسلمان ہیں۔ وہ یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں۔ اسلامی تعلیم تو امن کی تعلیم ہے۔ پس وہ لوگ جو نفرت پھیلا رہے ہیں اور ظلم ڈھا رہے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ان کے بارہ میں مَیں تو یہ کہوں گا کہ وہ حقیقی مسلمان نہیں بلکہ ’نام نہاد‘ مسلمان ہیں کیونکہ وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے بے خبر ہیں۔

☆ صحافی نے سوال کیا کہ کیا یہ نام نہاد مسلمان اسلام کے لیے خطرہ ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں کی حالت ایسی ہو جائے گی کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا اور اس وقت ایک مصلح آئے گا جو اسلام کے پیغمبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی پیروی کرنے والا ہوگا اور وہ بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا اس کو مسیح اور مہدی کا لقب دیا جائے وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلائے گا جو کہ اس وقت کے علما اور اسکالرز بھول چکے ہوں گے۔ پس ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی وہی مصلح ہیں جن کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی آمد کے متعلق بعض نشانات بھی بیان فرمائے جو پورے ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم تو اپنا تبلیغ کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جنکے ذہنوں میں غلط نظریات تھے اور انہوں نے اسلام کو ٹھیک طرح سے سمجھا نہیں تھا کیونکہ علما اور سکالرز نے ان کی غلط رہنمائی کی تھی۔ اور ان لوگوں تک جب ہمارا پیغام پہنچا (ان میں عرب بھی اور امت مسلمہ کی دوسری قوموں کے لوگ بھی شامل ہیں) تو انہوں نے ہمارے پیغام کو سمجھا اور ان میں سے بعض نے ہم سے گفتگو کر کے اور مباحثے وغیرہ کر کے اپنے پرانے نظریات کو ترک دیا۔ اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سمجھ کر احمدیت میں شامل ہو گئے۔ گو کہ کافی لوگ سختی کے ساتھ اپنے نظریات پر قائم ہیں لیکن لوگوں کی ایک بہت بڑی تعدا د ہے جنہوں نے اس پیغام کو سمجھا اور اسے قبول کر لیا۔

اسکے بعد اخبار faz کی صحافی خاتون نے سوال کیا کہ جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابھی فرمایا کہ بعض دہشت گرد ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہیں جیسا کہ داعش ان کے اندر بھی خلافت موجود ہے اور ان کا اپنا علاقہ بھی ہے۔ آپ بھی خلیفہ ہیں لیکن آپ کے پاس کوئی ملک نہیں ہے تو کیا آپ کی خلافت داعش کی خلافت کا بدل ہے؟ اور یہ بتانے کیلئے ہے کہ خلافت کو کسی ملک کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر ایک چیز کے لیے کوئی نہ کوئی اصول یا منطق ہوتی ہے۔ خلافت تو جانشینی کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک لمبی حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حقیقی پیروکار آئے گا جو مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بعض علامتیں بھی بیان فرمائیں اور مسلمانوں سے فرمایا کہ جب تم اسے ملو تو اس کو میرا اسلام پہنچانا۔ اسی حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ عرصہ بعد سچی خلافت ختم ہو جائے گی۔ آج ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایک ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا ہے جس میں حقیقی خلافت نہیں آئی۔ کچھ مخصوص ادوار میں خلافت قائم تو ہوئی لیکن چل نہیں سکی۔ آخری خلافت ترکی میں تھی اور وہ بھی بیسویں صدی میں ختم ہو گئی تھی۔ پس یہ چیز بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ آخری زمانہ میں جب مصلح آئے گا تو اس کے بعد خلافت کا قیام ہوگا جو کہ حقیقی خلافت ہوگی۔ پس ہمارا ایمان ہے کہ وہ شخص آچکا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض دنیاوی اور بعض آسمانی نشان بیان فرمائے تھے جو پورے ہو چکے ہیں

کلامُ الامام

’’اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

’’پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار دوست نیز مرحومین کرام

۔اگر یہ ساری باتیں بیان کروں تو کافی وقت لگ جائے گا مختصراً یہ کہ خلافت اسی وقت شروع ہوتی ہے جب کوئی نبی آتا ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی کا مقام بھی نبی کا مقام ہے۔لیکن وہ بروزی نبی ہیں ان کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔اسی لیے کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی خلافت حقیقی خلافت ہے۔گزشتہ ایک سونو سال سے یہ خلافت جاری ہے۔اور یہ ہمیشہ جاری رہے گی۔کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بھی پیشگوئی فرمائی تھی کہ اس شخص کے آنے کے بعد جو خلافت شروع ہوگی اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر داعش کی خلافت کی طرف دیکھیں تو انہوں نے اب تک کیا حاصل کیا ہے۔ان کے خلیفہ کا کیا بنا۔اس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے۔جہاں تک علاقہ کی بات ہے تو اب یہ علاقے بھی انکے پاس نہیں رہے اور پھر داعش کا خلیفہ جو کچھ بھی کر رہا تھا، چھپ کر کر رہا تھا۔ وہ کبھی بھی لوگوں کے سامنے نہیں آیا۔اسلام کے اندر کوئی بھی حقیقی خلیفہ کبھی چھپ کر نہیں بیٹھا جس طرح داعش کا خلیفہ بیٹھا ہوا تھا۔کہتے ہیں کہ وہ صرف ایک مرتبہ لوگوں کے سامنے آیا تھا اور اب کہا جا رہا ہے کہ وہ مر چکا ہے۔تو ان کی خلافت کہاں گئی۔دوسری طرف جماعت احمدیہ کی خلافت امن، پیار، محبت اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلا رہی ہے اور 109 سال بعد آج بھی زندہ ہے اور جماعت احمدیہ کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔داعش کے خلیفہ کو ماننے والوں کی تعداد میں پہلے تین یا چار سال اضافہ ہوا یا شاید صرف دو سال ہی اضافہ ہوا اور اس کے بعد اس کے ماننے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہوگئی۔جب داعش شروع ہوئی تھی تو 2013 میں شاید سویڈن میں بھی مجھ سے کسی نے سوال کیا تھا کہ کیا آپ کو اس خلافت سے کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہے؟ مَیں نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ داعش تو دہشت گردوں کا ایک گروپ ہے جو اپنی موت خود ہی مر جائے گا۔اب آپ خود ہی دیکھ لیں کہ داعش کا کیا حال ہوا ہے۔اگر امریکہ اور دوسری مغربی طاقتیں داعش کو سامانِ حرب مہیا نہ کریں تو وہ خود ہی مر جائے گی۔دوسری طرف ہم تو مغرب سے کچھ نہیں لے رہے۔ہم تو خود قربانیاں کرکے اپنا نظام چلا رہے ہیں۔ہمارے اندر قربانی کا جذبہ ہے جو کہ دوسروں کے پاس نہیں ہے۔ داعش تو لوگوں کو اپنے ساتھ رکھنے کیلئے مہینہ کا تین سے چار ہزار ڈالر دے رہی تھی اور ہم تو اس کے برعکس لوگوں سے پیسے لے رہے ہوتے ہیں۔چاہے لوگوں کے پاس اچھی نوکریاں ہوں یا کوئی عام ملازمت کر رہے ہوں وہ سب مالی قربانی کرتے ہیں۔وہ اپنی کمائی میں سے ایک خاص رقم دیتے ہیں۔پس یہی حقیقی خلافت ہے۔

☆اس کے بعد صحافی نے عرض کیا کہ اس میٹنگ میں آپ نے اسلام کا بہت ہی خوبصورت پیغام ہمیں دیا ہے۔آپ اس میٹنگ کے ذریعہ جرمنی اور باقی دُنیا میں کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے تو پیغام دے دیا ہے۔کیا یہی پیغام کافی نہیں؟

☆اس کے بعد ایک خاتون جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے جس پُرامن اسلام کے بارہ میں بتایا ہے وہ اسلام کی دوسری شاخوں پر کس طرح اثر انداز ہوسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر سال لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہماری جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔انکی اکثریت مسلمانوں میں سے ہی ہماری جماعت میں شامل ہوتی ہے۔جو مسلمان ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں اُنہیں اس بات کا احساس ہو جاتا ہے کہ یہی حقیقی اسلام ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے اور جس پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا اور اسی اسلام نے ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔جیسا کہ ہماری تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، اس سے پتا چلتا ہے کہ یہی اسلام ہمیشہ زندہ رہے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ انٹرویو پانچ بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق لتھوانیا، الجزائر اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں اور وفود کی ملاقات کا پروگرام تھا۔8 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

☆ سب سے پہلے الجزائر سے آنے والے ایک مہمان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ موصوف ملاقات سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آخر پر جب موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی تو اپنی محبت اور فدائیت کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پگڑی کا بوسہ لیا۔موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے آنسو ایک عرصہ سے خشک ہوچکے تھے اور آج ظہر کے بعد مجھے اپنے جذبات پر قابو نہ رہا۔مَیں بہت متاثر ہوا ہوں۔مجھے اپنی یعنی عربوں کی جانب سے سخت کوتاہی کا احساس ہوا ہے جبکہ ہماری سستی اور کوتاہی کے وقت ہمارے اُردو بولنے والے بھائی سبقت لے گئے ہیں اور انتہائی کوشش صرف کرکے مغربی ممالک میں اسلام پھیلا رہے ہیں۔یہ مشہد دیکھ کر میرے دل میں اسلام کی عظمت راسخ ہوگئی۔یہ ملاقات 8 بجکر 22 منٹ تک جاری رہی۔

☆ بعد ازاں لتھوانیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔لتھوانیا سے 27 افراد پر مشتمل وفد تھا جس میں 14 غیر احمدی احباب اور باقی احمدی احباب تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب لوگوں نے یہاں جلسہ دیکھا ہے۔یہاں جلسہ میں شامل ہوکر آپ کو اسلام کے بارہ میں کوئی خوف محسوس ہوا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جس اسلام پر ہم عمل کر رہے ہیں اور جو اسلام ہم پھیلا رہے ہیں یہی حقیقی اور سچا اسلام ہے۔آپ نے گھروں میں چند افراد کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود گھروں میں جھگڑے وغیرہ ہوجاتے ہیں۔یہاں تیس چالیس ہزار لوگ مرد، عورتیں اور بچے آئے ہوئے ہیں لیکن کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔سب پیار، محبت اور امن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔یہی اسلام کی سچی تعلیمات ہیں۔

☆ اس کے بعد ایک دوست نے عرض کیا کہ مَیں نے 2013 میں ناروے میں قیام کے دوران بیعت کی تھی۔وہاں کے مبلغ سے تبلیغی بات چیت ہوتی رہی۔وہ رشین زبان جانتے تھے۔ان تبلیغی پروگراموں کے بعد مَیں نے بیعت کرلی۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے اب اسلام کی سچی تعلیمات قبول کرلی ہیں۔اب آپ امن، پیار اور ہم آہنگی کے سفیر ہیں۔اب آپ کو چاہئے کہ اسلام کی یہ تعلیمات پھیلائیں۔ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ اپنی کمزوریوں اور عیبوں کو دوسروں سے تو چھپا سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ سے نہیں چھپا سکتے۔آخر کار ہر ایک نے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے اس لئے پوری کوشش کریں کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا کریں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔خدا کے بندوں کے حق ادا کریں۔ہمیشہ دوسروں کی عزت و احترام کریں اور دوسروں کیلئے اچھا سوچیں۔

☆ اس وفد میں شامل ہندوستان سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ جب ہندوستان جائیں تو وہاں قادیان سے بھی ہوکر آئیں۔

☆ایک مہمان Augustinas Sulija نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: مجھے ایسا لگا جیسے میں اپنے گھر پر ہی موجود ہوں۔آپ کی جماعت دُنیا کے مختلف علاقوں سے یہاں مختصر وقت کے لئے اکٹھی ہوئی ہے اور ہر طرف وقف کی ایک رُوح دکھائی دیتی ہے۔ میرے جیسے اجنبی کے لئے بہت حیران کن ہے۔یہ بالکل کوئی نئی دنیا ہے۔مَیں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ مجھے مختلف تہذیب و تمدن، مذہب، پہچان، کھانے پینے، روایات جیسی بہت سی چیزوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔آپ لوگوں کا احمدی ہونے کے ناطے ہر روز ایک عظیم مقصد کیلئے مشکلات کا مقابلہ کرنا اور پھر کوشش کرنا قابل تحسین ہے۔ میری خواہش ہے کہ یہ روایت روز کا معمول بن جائے۔ پس آپ کے خیالات اور آپ کی اقدار بالکل درست ہیں اور ان میں عالمگیریت پائی جاتی ہے۔

☆ایک اَور مہمان Eimis Vengrauskas نے بیان کیا کہ جماعت کو اتنا قریب سے دیکھنا میرے لئے خوشی کا موجب ہے کیونکہ اس سے قبل مجھے مسلمانوں کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا۔اس جلسہ سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے اور اب میں ایک بہتر انسان کے طور پر زندگی گزاروں گا۔اس مذہب کی تعلیمات ایک اچھا انسان بننے میں میری ممد و معاون ثابت ہونگی۔میرے ساتھ یہاں بہت اچھا برتاؤ کیا گیا ہے۔مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے مَیں ہی ایک مہمان ہوں اور ہر ایک آدمی میرے آرام کا خیال رکھ رہا تھا۔میں اس بات کو بہت سراہتا ہوں۔مجھے خلیفہ وقت سے ملنے اور اُن سے مصافحہ کا شرف حاصل ہوا ہے۔مجھے اُن سے سوالات کرنے کا بھی موقع ملا ہے۔مَیں شکر کے جذبات سے لبریز ہوں کہ اتنے زیادہ رش کے باوجود ہمیں ملاقات کا وقت دیا گیا۔

☆ایک مہمان Tomas Rachmanovas نے بیان کیا کہ مَیں لتھوانیا سے اپنی اہلیہ اور دو بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوا۔مَیں نے اس جلسہ کو یوٹیوب پر دیکھا ہوا تھا۔لیکن مَیں نے خود یہاں آکر جو کچھ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا اُسے بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔یہ جماعت بہت اچھی، پیاری اور پُرامن ہے اور خوشی کی بات یہ ہے کہ مَیں نے اسے اپنی فیملی کے ساتھ دیکھا ہے۔جو آدمی بھی اس جلسہ میں شامل ہوا ہے اُس کے لئے میری نیک تمنائیں ہیں۔تھامس صاحب نے خود 2013 میں بیعت کی تھی جبکہ ان کی اہلیہ نے اپنے دونوں بچوں کے ساتھ حضور انور سے شرفِ ملاقات کے بعد احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا اور بیعت کرکے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئیں۔تھامس صاحب کی اہلیہ نے کہا کہ میں جماعت میں شامل ہوکر اپنے خاوند بچوں کے ساتھ ایک بہتر زندگی کا آغاز کر رہی ہوں۔

☆ ایک مہمان میکولس کمتیس صاحب نے کہا کہ مجھے میرے ایک لتھوانین دوست مسٹر تھامس کے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوا۔میں یہاں جماعت احمدیہ کے خلیفہ سے ملنے آیا ہوں۔میرا تعلق عیسائیت سے رہا ہے۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں کو کیسے بھلا سکتا ہوں کیونکہ ہم سب ایک ہی خدا کے ماننے والے ہیں۔میں واپس جاکر بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنے کی کوشش کروں گا جہاں پادریوں کو بھی دعوت دوں گا اور آپ کو بھی۔ہم مختلف مذاہب کے لوگ مل کر ایک دوسرے کو جاننے کی کوشش کریں گے۔لتھوانیا کے مستقبل کے لئے ایسی بین المذاہب کانفرنس ہونا بہت مفید ہے جہاں مسلمانوں کی بھی نمائندگی ہوا اور آپ کے بارہ میں لوگوں کو پتا چلے۔ مَیں یہاں رہ کر بہت متاثر ہوا ہوں اور واپس جاکر اپنے دوستوں کو بھی شامل ہونے کے لئے تیار کروں گا۔

☆ ایک مہمان اِنگرِیدا سارَاپیناتے صاحبہ نے کہا: اس پروگرام میں میری پہلی شرکت ہے۔لیکن اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کی شمولیت میرے لئے حیرت کا باعث ہے۔یہاں بہت سے مذاہب اور تہذیبوں کے لوگ جمع تھے اور سب کے سب ایک دوسرے کی مدد کرنے والے تھے۔دوسرا اس پروگرام کا خوبصورت انتظام بھی حیران کن اور متاثر کن تھا۔تقاریر سن کر اور خلیفہ وقت سے ملاقات کرنے کے بعد میرا جماعت کے بارہ میں جاننے کا اشتیاق اور بھی بڑھ گیا ہے۔مَیں آپ کی کتب ضرور پڑھوں گی کیونکہ امام جماعت احمدیہ کے خطابات سے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ جو باتیں بتائی گئی ہیں وہ عقل کے قریب ہیں۔میرا یہ تجربہ اچھا رہا ہے اور میں اب اگلے سال کے جلسہ کا انتظار کرونگی۔میرے خیال میں وقفوں کے دوران بھی جو مختلف نمائشیں اور پروگرامز منعقد ہوتے ہیں ان میں شمولیت کے بارہ میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرکے مزید بہتری لائی جاسکتی ہے۔

لتھوانیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

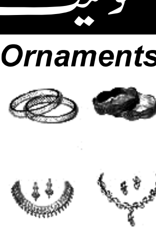
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اورلاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سھارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

العزیز سے ملاقات 8بجکر 40منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

☆ اس کے بعد عرب ممالک سے آنے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ عربوں کی ملاقات کا انتظام ایک بڑے ہال میں کیا گیا تھا۔ عرب مردوخواتین کی تعداد 275 تھی جن میں 200 کے لگ بھگ غیر احمدی عرب مہمان شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غیر احمدی عرب دوستوں سے استفسار فرمایا کہ کیا آپ نے یہاں جلسہ میں کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جو اسلام کے خلاف ہو؟ اگر کوئی چیز ایسی دیکھی ہے تو ہمیں بھی بتادیں تاکہ ہم اس کی اصلاح کرلیں۔

☆ اس پر ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ مَیں نے یہاں کوئی چیز بھی اسلامی تعلیم کے منافی نہیں دیکھی۔ مَیں ایم ٹی اے بھی دیکھتا ہوں۔ مَیں تین چار سال سے جماعت سے رابطہ میں ہوں۔ مَیں نے حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط بھی لکھے ہیں۔ ایک خط کا جواب مجھے موصول ہوا ہے۔ مَیں اب پھر حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی ہونا یا نہ ہونا تو ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے۔ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو ان میں وحدت کی ضرورت ہے اس لئے مسلمانوں کے اندر آپس میں پیار اور محبت کو بڑھانا چاہئے۔

☆ اس کے بعد ایک اور غیر احمدی عرب دوست نے عرض کیا کہ میرا جرمنی میں ہی جماعت احمدیہ کے ساتھ تعارف ہوا ہے اور میں نے احمدیوں کو صداقت پر پایا ہے۔ ہمیں آج کل سچائی کی ہی ضرورت ہے۔ ہم نے جب بھی جماعت کو بلایا، جماعت ہماری مدد کیلئے آئی ہے۔ اسلام اس وقت فرقوں میں بٹا ہوا ہے اور ہمیں اس وقت وحدت اور تنظیم کی ضرورت ہے۔ دین کی اپنی اہمیت ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ پہلے انسانیت ہے اور اس کے بعد پھر قومیت اور دوسری چیزیں آتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اسی اصول کو پہچان لیں کہ انسانی اقدار پہلے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ جو میرے حق ادا نہیں کرتے ان میں سے بعض تو معاف ہوجاتے ہیں لیکن جو تم لوگوں کے حق مارتے ہو وہ معاف نہیں ہونگے۔ اس لئے ہمیں انسانیت کو پہچاننا چاہئے اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆ ایک دوست نے سوال کیا کہ کیا احمدی لڑکی کی شادی غیر احمدی مرد کے ساتھ ہوسکتی ہے جبکہ وہ مرد جماعت کی تکفیر نہ کرتا ہو؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کوئی مجبوری ہو تو مَیں بعض دفعہ اجازت دے بھی دیتا ہوں لیکن عموماً جس طرح اسلام میں ولایت کا حق باپ کو دیا گیا ہے اسی طرح اسلام میں جو خلافت کا مقام ہے اس کو بھی ولایت کا حق ملتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے رشتے ہوں جہاں مجبوری ہو تو میں اجازت بھی دے دیتا ہوں لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ نکاح احمدی پڑھائے کیونکہ مکفر ومکذب امام کی امامت تو ہم قبول نہیں کرسکتے۔ یہ تو خاص حالات میں اجازت ہوتی ہے لیکن عمومی طور پر یہی کوشش ہونی چاہئے کہ دونوں احمدی ہوں تاکہ ان کی اگلی نسل بھی محفوظ رہے اور آپس میں گھروں میں بھی ناچاقیاں نہ ہوں۔ بجائے اس کے کہ ایک کا قبلہ ایک طرف ہو اور دوسرے کا قبلہ کسی اور طرف ہو۔ اگلی نسلوں کو جماعت کی پہچان کروانے کے لئے، انہیں جماعت پر قائم رکھنے کیلئے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا۔ اس لئے انتظامی لحاظ سے جماعت احمدیہ کوشش کرتی ہے کہ احمدی احمدی سے ہی نکاح کرے۔ چونکہ مرد کا اثر زیادہ ہوتا ہے اس لئے جو احمدی لڑکی غیر احمدی مرد سے شادی کررہی ہوتی ہے اس کا اولاد پر زیادہ اثر ہوتا ہے اور باوجود عورت کی خواہش کے ان کے بچے احمدیت کے قریب نہیں آتے۔ اگر کوئی اس بات کی ضمانت دے دے کہ عورت اس معاملہ میں بالکل آزاد ہوگی اور ایسا ہی ہونا چاہئے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق زمانہ کے جس امام نے آنا تھا وہ آگیا تو اس کا ماننا پہلی ترجیح ہے۔ اسی ترجیح کی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ احمدی احمدیوں کے اندر ہی رشتہ کریں تاکہ وہ ایک دین پر قائم رہ سکیں۔

☆ اس کے بعد ایک عرب خاتون نے عرض کیا کہ میں سیریا سے ہوں اور مجھے یہاں جرمنی میں آکر جماعت کا پتا چلا ہے۔ مَیں یہاں احمدیوں کی مسجد میں جاتی ہوں تو احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھتی ہوں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ احمدی غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے جبکہ غیر احمدی بھی اُسی اللہ، رسول اور قرآن کو مانتے ہیں۔ اگر احمدی غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے تو اس سے کیا فرق پڑجائے گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسیح ومہدی کے آنے کے بارہ میں جو پیشگوئیاں تھیں وہ سچی ہیں اور پوری ہوگئیں۔ جس مہدی نے آنا تھا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بھی کہہ دیا اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کہہ دیا اُس کو اگر کوئی نماز پڑھانے والا امام نہیں سمجھتا تو ہم اس کی امامت کو نہیں مان سکتے۔ ہم غیر احمدیوں کے امام کو کیوں تسلیم نہیں کرسکتے؟ اس لئے کہ جس امام کو ہم مانتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کہا وہ اس امام کا انکار کرنے والا ہے، پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ جو اس کا انکار کرنے والا ہے ہم اس کو ترجیح دیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھ لیں۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایک وقت ایسا تھا جب احمدی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے تھے لیکن غیر احمدی علماء نے خود احمدیوں کے خلاف فتوے دیکر اپنے زعم میں احمدیوں کو اسلام سے باہر نکالا اور ان کو اپنی مسجدوں میں آنے سے روکا بلکہ ان پر سختی کی، اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ چونکہ اب ان لوگوں نے واضح فرق کردیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے امام ہوکر آیا ہوں اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی امام کہا ہے اس لئے تم لوگ ایسے شخص کی امامت نہ مانو اور اس کے پیچھے نمازیں نہ پڑھو۔ باقی بالکل ٹھیک ہے کہ اللہ بھی وہی ہے اور رسول بھی وہی ہے اور قرآن بھی وہی ہے۔ اس کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ امامت کے علاوہ باقی جہاں تک انسانی قدروں کا سوال ہے ہم اکٹھے رہ کر، آپس میں مل جل کر جو بھی معاشرتی تعلقات ہیں ان کو نبھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ اس کے بعد ایک اور احمدی عرب خاتون نے عرض کیا کہ میرا سوال تو کوئی نہیں لیکن میرے والد محمد السوری صاحب جو کہ سیریا میں مقیم ہیں اُن کی امانت میرے پاس ہے۔ میرے والد صاحب نے کہا تھا کہ آپ جب بھی حضور سے ملیں تو میرا سلام حضور کی خدمت میں پہنچادیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ وعلیکم السلام۔

☆ ایک عرب دوست نے سوال کیا کہ کیا آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا کوئی خاص طریقہ ہے یا صرف دعا کے ذریعہ ہی تعلق قائم ہوسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوئی خاص طریقہ کیا ہوسکتا ہے؟ دعا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہی طریقہ بتایا ہے کہ دعا کرو، مَیں قبول کرتا ہوں۔ مَیں پیروں کی طرح یا غیر احمدی مولویوں کی طرح یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ مَیں ٹیلیفون کرکے کہہ دوں کہ میری اللہ تعالیٰ کے ساتھ ڈائریکٹ کال ہوگئی ہے اور تمہاری باتوں کا فلاں فلاں جواب ملا ہے۔ جو طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے وہی اللہ تعالیٰ سے تعلق کا طریقہ ہے۔

☆ ایک عرب احمدی نوجوان نے سوال کیا کہ چھوٹے بچے کس طرح صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جان سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو تربیت سے ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر بچہ نیک فطرت لیکر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کے ماں باپ اس کو عیسائی، یہودی یا مجوسی بناتے ہیں۔ ماں کی گود میں بچہ پلتا ہے۔ اگر ماں دیندار ہے اور دین کو جاننے والی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو سمجھنے والی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو جاننے والی ہے تو وہ خود ہی بچہ کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پیدا کردے گی۔ اور جو مائیں اپنے بچوں کی اس طرح سے تربیت کرتی ہیں ان کے دلوں میں بچپن سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بڑی اچھی طرح راسخ ہوتی ہے۔ اسی لئے تو مَیں عورتوں سے کہتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ آج بھی میری تقریر کا یہی خلاصہ تھا۔

☆ اس پر عرب لڑکے نے عرض کیا کہ اگر بچہ غیر احمدی ہو تو اس پر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس طرح ثابت کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر بچہ غیر احمدی ہے تو پھر تو بچہ کو دین سمجھنے کی کوئی عقل نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا تو کوئی جرم نہیں ہے۔ جب تک اس کی ہوش حواس کی عمر نہیں آجاتی اور وہ دین کو سمجھنے کے قابل نہیں ہوجاتا اس کو زبردستی دین سمجھانا تو اس پر ظلم کرنا ہے۔ غیر احمدی مولویوں کی طرح تو نہیں کرسکتے جیسے وہ ڈنڈے مار مار کر جس طرح قرآن پڑھاتے ہیں یا قاعدہ پڑھاتے ہیں اور بچے رو رہے ہوتے ہیں اور مولوی ایک آیت یاد کرواکر کہتے ہیں کہ ہم نے کمال کردیا ہے۔ وہ ڈنڈے کی آیت ہوتی ہے وہ دل سے نہیں یاد ہورہی ہوتی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عقل کی عمر بھی مختلف ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کتنی عمر تھی کہ انہیں سمجھ آگئی اور دوسری ابوجہل کی کتنی عمر تھی کہ اسے سمجھ نہیں آئی۔

☆ ملاقات کے دوران ایک احمدی دوست نے عرض کیا کہ مَیں کافی سالوں سے احمدی ہوں اور میری دیرینہ خواہش تھی کہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بوسہ دوں۔ چنانچہ ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس دوست کو اپنے پاس بلایا اس طرح اس دوست کو حضور انور ایدہ اللہ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر بوسہ دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔

عرب احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 9 بجکر 15 منٹ تک جاری رہی ۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے انگریزی زبان میں خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ہمارے خیالات بدل دیئے ہیں اور آج ہمیں اسلام کی اصل اور حقیقی پُرامن تعلیم کا علم ہوا ہے۔ ان مہمانوں میں سے چند ایک کے تاثرات ذیل میں درج ہیں۔

☆ سپین کی یونیورسٹی کے پروفیسر Jesus نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دوسرے روز تبلیغی مہمانوں سے خطاب کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت ہی عظیم الشان خطاب تھا جس کا ہر لفظ گہرے معانی کا حامل تھا۔ یہ سیاستدانوں کی کھوکھلی تقریروں کی طرح نہیں تھا جو کہ سامعین کو خوش کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے بڑی جرأت اور بہادری کے ساتھ ہمیں دنیا کی موجودہ حالت سے آگاہ کیا اور کھل کر اس بات کا اظہار کیا کہ اگر دنیا اسی راستہ پر چلتی رہی تو بہت بڑے خطرہ کا سامنا ہوگا۔ پھر امام جماعت احمدیہ نے صرف مسائل سے خبردار نہیں کیا بلکہ ان مسائل کا حل بھی بتایا۔ آپ نے غیر مسلموں کی طرف سے پیدا کردہ مسائل کا ذکر کیا اور ان کا قرآن کریم کو بنیاد بناتے ہوئے حل بھی بتایا۔ امام جماعت احمدیہ نے ہمیں بتایا کہ ہم کس طرح امن کا قیام کرسکتے ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم کی جن آیات کا حوالہ دیا اُن سے صاف ظاہر تھا کہ اسلام ہر قسم کی دہشت گردی اور شدت پسندی کو ردّ کرتا ہے اور ایک پُرامن مذہب ہے۔

☆ ایک مہمان Christian Schoop صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا : مَیں امام جماعت احمدیہ کا خطاب سُن کر بہت جذباتی ہوگیا تھا کیونکہ امام جماعت احمدیہ دل سے بول رہے تھے جسے میں محسوس کرسکتا تھا۔ ان کے الفاظ بہت گہرے، حکمت سے بھرپور اور نہایت عالمانہ تھے۔ میری خواہش ہے کہ میں امام جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کروں اور ان کی مدد کروں کیونکہ امام جماعت احمدیہ لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر رہے ہیں اور انہیں سچ دکھا رہے ہیں۔ بلکہ مَیں تو کہوں گا کہ ہم اس طرح یکجا ہوجائیں جیسا کہ ایک ہی جسم کے حصے ہوں۔ امام جماعت احمدیہ کے اس مشن میں اُن کی مدد کرنے میں مجھے ہی فائدہ ہوگا۔

☆ ایک سیرین دوست محمود صاحب جو کہ لمبے عرصے سے پولینڈ میں مقیم ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا : امام جماعت احمدیہ کا خطاب بہت ہی خوبصورت تھا۔ یہ خطاب سن کر میرا دل خوشی کے جذبات سے بھر گیا۔ صرف ایک ہی خطاب میں آپ نے دنیا کے تمام مسائل کا حل بتادیا۔ انہوں نے بتایا کہ مختلف ممالک کے بیچ کس طرح امن قائم ہوسکتا ہے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انہوں نے یہ حل بتایا کہ جس کی وجہ سے مجھے اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہونے لگ گیا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے بہت ہی خوبصورت انداز میں قرآنی آیات کا انتخاب کیا اور ہر آیت کی ترتیب انتہائی معقول تھی جو کہ حضور کے دعویٰ یعنی اسلام امن کا مذہب ہے کو تقویت دے رہی تھی۔ گو کہ مَیں مسلمان ہوں لیکن آج امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے مَیں نے اپنے ہی عقیدہ کے بارے میں کئی نئی چیزیں سیکھیں۔ انہوں نے ’’ربّ العالمین‘‘ کے حقیقی معنی بتائے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا بھی خدا ہے، عیسائیوں کا بھی خدا ہے، یہودیوں کا بھی خدا ہے یہاں تک کہ دہریوں کا بھی خدا ہے ۔ یہ بہت ہی گہرا نکتہ ہے۔ اگر اس سے امن قائم نہیں ہوسکتا تو پھر کسی چیز سے امن قائم نہیں ہوسکتا۔

☆ ایک مہمان Grunniger صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کے حوالہ سے بات کی اور اسی چیز کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ آپ کے الفاظ نے مجھے آج دنیا کی موجودہ حالت کے بارہ میں سوچنے پر مجبور کردیا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے قرآنی آیات کا حوالہ دیکر یہ بات بالکل واضح کردی کہ اسلام ہرگز شدت پسندی کا مذہب نہیں ہے اور بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے انسان تھے جو دشمنوں کو بھی معاف فرمادیتے تھے۔ خلیفہ کی تقریر سن کر پہلی مرتبہ مجھے احساس ہوا کہ اصل میں اسلام کیا چیز ہے۔ اسلام تو پیار اور محبت کا مذہب ۔ اسلام ہرگز ایسا نہیں جس طرح کہ میڈیا دکھا رہا ہے۔ آپ کے خلیفہ کے اندر ضروری کوئی چیز ہے جو کہ بنی نوع انسان کو اپنی طرف کھینچی ہے۔ آپ کے خلیفہ مقناطیس کی طرح ہیں۔

☆ ایک مہمان Mr. Johnum نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کے خطاب کا مرکزی نقطہ امن ہی تھا۔ سب سے اچھی بات یہ ہے کہ انہوں نے جو بھی کہا وہ سچ تھا۔ آپ نے بتایا کہ پیدائش کے وقت ہر انسان برابر ہوتا ہے۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ کوئی کالا ہے یا گورا سب کے پاس ایک جیسی صلاحیتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو ایک جیسی ہی صلاحیتیں دی ہیں۔ اس دَور میں اسی پیغام کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ ہمیں ماضی کی غلطیوں کو دہرانا نہیں چاہئے اور اسلحہ کے زور پر امن قائم نہ کریں بلکہ پیار اور محبت کے ذریعہ امن کا قیام کریں ۔ آپ کے خطاب کا ہر نقطہ منطقی اور جامع تھا۔ بہت عظیم الشان خطاب تھا۔

☆ ایک مہمان Mr. Simon نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے جو بھی بیان کیا وہ سچ اور پُرحکمت تھا۔ بڑی جرأت کے ساتھ اپنا مؤقف پیش کیا۔ بغیر کسی خوف اور خطرہ کے اپنے مؤقف کو ثابت کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں نسلی تعصب اور دہشت گردی جیسے عصرِ حاضر کے تمام امور کا احاطہ کیا اور ان کے بارہ میں اسلام کی حقیقی تعلیمات پیش کیں۔ مَیں آپ کے خلیفہ کو کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اکیلے نہیں ہیں بلکہ مَیں بھی اُن کا یہ پیغام پھیلانے میں اُن کے ساتھ ہوں کیونکہ خلیفہ کے الفاظ میں صرف بھلائی ہی نظر آتی ہے۔

☆ ایک مہمان Mr. Jounas صاحب نے بیان کیا۔ امام جماعت احمدیہ ایک روحانی لیڈر ہیں اور آج میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے الفاظ میں بہت وزن ہوتا ہے۔ آپ کے خطاب کا ہر لفظ معانی سے پُر تھا۔ مجھے خاص طور پر دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کا ذکر اچھا لگا کہ ہمیں یہ غلطی ہرگز نہیں دہرانی چاہئے۔ خلیفہ نے بتایا کہ اسلحہ کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون Mrs Lee نے بیان کیا کہ امام جماعت احمدیہ کی سب سے پہلے جو چیز آپ کو نظر آتی ہے وہ اُن کا پُرامن ہونا اور اُن کی شائستگی ہے۔ آپ کے چہرے پر ایک ایسی خوبصورتی ہے جو ناقابل بیان ہے۔ آپ کے خطاب کی سب سے اہم چیز یہ تھی جب آپ نے کہا کہ ہر انسان کے حقوق ہیں اور اسلام دوسروں کے حقوق نہیں چھینتا بلکہ کلیساؤں، مندروں اور عبادتگاہوں کی حفاظت کرنے میں سب سے آگے ہے۔ مجھے یہ بھی بہت اچھا لگا کہ اُنہوں نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ مسلمانوں کے اندر بھی مسائل موجود ہیں لیکن اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی واضح طور پر بتایا اس میں اسلام کا کوئی قصور نہیں ہے۔ انہوں نے اس حوالہ سے قرآنی آیات اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالیں دے کر واضح کیا۔ خطاب کے آخر پر مَیں بہت جذباتی ہوگئی اور مَیں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھ رہی تھی کہ میں بھی اس تقریب میں شامل تھی۔

☆ سویڈن کے ایک مہمان Mr. Andrea نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کے بعد صرف ایک ہی بات کہوں گا کہ میڈیا آج اسلام کی جو تصویر پیش کر رہا ہے وہ سخت ناانصافی ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو مَیں ہر اُس شخص تک جسے مَیں جانتا ہوں یہ پیغام پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالبِ دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/اگست 2017 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم محمد انور لطیف صاحب (ووسٹر پارک، یو.کے)

11/اگست 2017 کو بعارضہ کینسر 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق 6/11-L ضلع ساہیوال سے تھا۔ آپ کو لمبا عرصہ اپنی جماعت میں بطور صدر اور سیکرٹری اصلاح وارشاد خدمت کی توفیق ملی۔ دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور صالح انسان تھے۔ خلافت سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم منظور حسین صاحب
(آف مچم، یو.کے) ابن مکرم عیدا صاحب

10/اگست 2017 کو حرکت قلب بند ہونے سے 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نمایاں خوبیوں کے مالک، دوسروں کے کام آنے والے، بہت نیک، ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد سلیم ظفر صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے چھوٹے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم خیال جان احمد صاحب
(آف افغانستان، حال پشاور)

9-10/اگست 2017 کی درمیانی رات کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ افغانستان کے صوبہ پکتیا سے آپ کا تعلق تھا۔ 1951 میں ایک احمدی رشتہ دار کے ساتھ ربوہ آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بیعت بھی کی اور ان کی خدمت میں وقتاً فوقتاً حاضر ہوتے رہے۔ خلافت خامسہ کی بھی بیعت کی مگر حضور سے ملاقات نہ کر سکے جس کا انہیں ہمیشہ قلق رہا۔ ایم.ٹی.اے پر جب خطبات کا سلسلہ شروع ہوا تو سب گھر والوں کو ساتھ بٹھا کر خطبہ سنتے۔ مرکز سلسلہ سے ہمیشہ مضبوط تعلق رکھا۔ خلافت ثالثہ کے دور میں کچھ عرصہ آپ کو امیر جماعت افغانستان کے طور پر خدمت بجالانے کا بھی موقع ملا۔ نمازوں کے پابند اور باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے والے بہت صابر وشاکر انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم محمد یوسف صاحب
(سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، ربوہ)

7/اگست 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مکرم جھنڈے خان صاحب کے ذریعہ آئی۔ 1953 میں مخالفت کے دور میں بڑے حوصلہ سے مشکلات کا سامنا کیا۔ 1964 میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کالج کے پرنسپل تھے تو آپ کے ساتھ تین سال خدمت کا موقع ملا۔ اسی طرح حفاظت خاص اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھی خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، کثرت سے درود شریف کا ورد کرنے والے، غرباء کے ہمدرد، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم نذیر احمد صاحب، ڈیٹرائیٹ، امریکہ
(سابق واقف زندگی گھانا)

2/مارچ 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کر کے 17 سال تک احمدیہ سیکنڈری اسکول کماسی (گھانا) میں خدمت کی توفیق ملی۔ بعد ازاں نائیجیریا میں کیمسٹری کے پروفیسر رہے۔ آپ نے 1989 میں ڈیٹرائیٹ میں سکونت اختیار کی اور جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ بہت منکسر المزاج، سادہ طبیعت کے مالک اور خلافت کے عاشق تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ محترم خالد شریف صاحب ایڈووکیٹ ربوہ کے بڑے بھائی تھے۔

(4) مکرمہ امۃ النصیر رحمان حافظ زادہ صاحب، آف کینیڈا (اہلیہ مکرم حبیب الرحمان حافظ زادہ صاحب)

30/جون 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحب (المعروف سبز پگڑی والے) کی پوتی اور مکرم محمد حنیف صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر (سوپروائزر بلڈنگز، صدر انجمن احمدیہ ربوہ) کی بیٹی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ Brantford مجلس کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ پیس کانفرنسز میں بھی رضا کارانہ طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرم مقبول احمد اٹھوال صاحب

4/اگست 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت اچھے اخلاق کے مالک، نیک، باوفا اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت گہرا محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

(6) مکرم نقی امداد حیدری صاحب المعروف لکی حیدری (آف امریکہ)

8/اپریل 2017 کو مسجد بیت الحمید Chino, California سے نکلتے ہوئے ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1988 سے مخلصانہ طور پر جماعت کے ساتھ منسلک رہے اور باقاعدگی سے چندہ جات ادا کرتے رہے۔ تاہم آپ کو باقاعدہ بیعت کی توفیق 2009 میں نصیب ہوئی۔ آپ فجر اور عشاء کی نمازیں باقاعدگی سے مسجد میں ادا کیا کرتے تھے۔ آپ مقامی مجلس انصار اللہ میں آڈیٹر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح فرمودہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29/اگست 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ سیدہ ہبۃ الحئی بنت مکرم سید آفتاب احمد صاحب (والسال یو.کے) کا ہے جو عزیزم سید راشد احمد گردیزی ابن مکرم سید محمد احمد گردیزی صاحب جرمنی کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ رضوانہ اعجاز بنت مکرم ملک فضل اللہ خان اعجاز صاحب کا ہے جو بریڈ فورڈ کے رہنے والے ہیں، یہ عزیزم جہانگیر جاوید بٹ ابن مکرم مقصود افضل بٹ صاحب کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دعا کر لیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے، نیک نسلیں پیدا ہوں اور یہ لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 11/اگست 2017)

......☆......☆......☆......

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
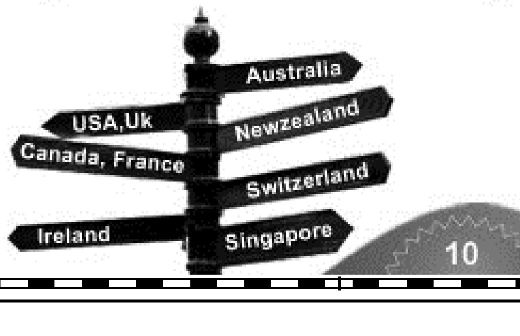

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8412: میں ناظر الدین ولد مکرم محی الدین صاحب۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن Karuivambram ، Mouchikkal(H) منجیری، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 رجون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرحیم العبد: ناظر الدین گواہ: کے.وائی.شمس الدین

مسل نمبر 8413: میں بشریٰ خاتون زوجہ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: احمدیہ مسجد، لمبالائن، جنگلی گھاٹ، ساؤتھ انڈیمان، مستقل پتا: کوسمبی، سونگڑہ ضلع کٹک، اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25 رجولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم.پی.محمد حنیف شاہد الامۃ: بشریٰ خاتون گواہ: سلطان احمد

مسل نمبر 8414: میں گلزار محمد ولد مکرم کوڑا دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن ڈنگوہ ضلع اُونا صوبہ ہماچل پردیس، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 راپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 کنال زمین جس میں ایک مکان تعمیر شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/5500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر پڈر العبد: گلزار محمد گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 8415: میں عبد المناف بی.ایم ولد مکرم علی کویا.اِی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن Bavamooppantakam ڈاکخانہ Mugadar ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10 ردسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2.35 سینٹ پلاٹ مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از ماہوار-/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ایم.پی العبد: عبدالمناف بی.ایم گواہ: ہارون.پی

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s: 9906928638

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا: شیخ سلطان احمد ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 28-September-2017 Issue No. 39

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (WEIGHT : 50 -100 Gms/Issue)

ان لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے

ماں باپ کو بھی اپنے بچوں کی مجالس اور صحبتوں پر نظر رکھنی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 ستمبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں مجلسوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ سب قسم کی مجالس اور کمیٹیاں اور مل کر بیٹھنا، دُنیاوی کاموں کے لئے ہوتا ہے خدا کے لئے یا خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے یا خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے نہیں ہوتیں مجالس۔ اگر لوگوں کی بہتری کے لئے بھی کوئی مجلس لگتی ہے کوئی باتیں سوچی جاتی ہیں تو وہ بھی دنیاوی اغراض کے لئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اس میں بھی مقصود نہیں ہوتی، لیکن بعض ایسی مجالس بھی ہوتی ہیں جو دینی اغراض کے لئے ہوتی ہیں انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کے منصوبے سوچنے سے متعلق ہوتی ہیں ان مجالس میں شامل ہونے والے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اُن میں شامل ہوتے ہیں۔ ایسی مجالس ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور ایسی مجالس کے نتائج اس دنیا میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور ایسی مجالس میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد بھی نوازتا ہے۔ پس ایک مؤمن کا کام ہے چاہے، اس کے گھر کی مجلس ہے یا گھر سے باہر کی یہ کوشش رہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو کس طرح حاصل کرنا ہے اور اپنی روحانیت کو کس طرح سنبھالنا اور بہتر کرنا ہے اپنی اور مؤمنوں کی حالت کو کس طرح بہتر کرنا ہے۔ ایک مؤمن کی بظاہر دنیاوی مجلس بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہیں ہوتی۔ دنیاوی کاموں کو کرتے ہوئے بھی لغویات سے وہ پرہیز کرنے والا ہوتا ہے۔

یہی ایک مؤمن سے توقع رکھی جاتی ہے کہ ان باتوں کو وہ ہر وقت مدنظر رکھے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو مجالس کے بارے میں جو ہدایت فرمائی ہے وہ یہی ہے کہ سرکشی اور بغاوت سے پاک، گناہوں سے پاک، رسول کی نافرمانی سے بچنے والی اور تقویٰ پر چلنے والی مجالس ہونی چاہئیں۔ لیکن افسوس کہ آجکل مسلمانوں کی اکثر مجالس اس کے بالکل خلاف ہیں اور مسلمان مسلمان کو تباہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم باہم خفیہ مشورے کرو تو گناہ سرکشی اور رسول کی نافرمانی پر مبنی مشورے نہ کیا کرو۔ ہاں نیکی اور تقویٰ کے بارے میں مشورے کیا کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

لیکن جیسا کہ میں نے کہا مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بھول گئے۔ آپس کی پھوٹ نے انتہا کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمن کی تو یہ نشانی بتائی کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کہ آپس میں محبت اور الفت کرنے والے ہیں لیکن یہاں تو ہمیں یہ حال نظر آتا ہے جو کافروں والا نظارہ اللہ تعالیٰ نے کھینچا ہے جن کے بارے میں فرمایا کہ وَقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ مشورے ہیں، آپس میں بھی اور غیروں کے ساتھ بھی، خفیہ معاہدوں کی صورت میں بھی لیکن اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے اور تقویٰ سے دُور۔ اللہ تعالیٰ کا خوف بالکل نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے، وہاں حکومتیں اور بادشاہتیں اور دولتیں اور مغربی طاقتوں کی آشیر باد کام نہیں آئے گی۔ کوئی بڑی طاقت وہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی نافرمانیوں اور تقویٰ سے دور ہٹنے کی سزا سے نہیں بچا سکے گی۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ختم ہو گیا ہے ورنہ اگر ذرا سا بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ہوتا تو نہ مسلمان سیاستدانوں اور لیڈروں کی یہ حالت ہوتی جو آج ہے اور نہ ہی نام نہاد علماء کی یہ حالت ہوتی جو آج ہمیں نظر آتی ہے۔ بہرحال اس زمانے میں یہ ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم ایسی تمام تر سوچوں سے جہاں اپنے آپ کو پاک کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کو اپنے اندر بڑھائیں وہاں جن کی ان لوگوں (غیر احمدی مسلمانوں) تک پہنچ ہے اور تعلقات ہیں وہ جس حد تک اپنے دائرے میں اپنے حلقے میں مسلمانوں کو سمجھا سکیں سمجھائیں کہ تمہاری یہ حالت نہ صرف تمہیں غیروں کی مکمل غلامی میں لے آئے گی بلکہ خدا تعالیٰ کی سزا کے بھی مورد بنو گے تم۔ جس دنیا کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو وہ بھی تمہارے ہاتھ سے جائے گی اور دین کو تم پہلے ہی چھوڑ بیٹھے ہو۔ پس اب وقت ہے اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ دلوں میں پیدا کرو ورنہ سب کچھ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھنا چاہئے کہ جوں جوں جماعت کو اللہ تعالیٰ ترقی دیتا جائے گا اور دے رہا ہے شیطان نے بھی اپنا کام کرنا ہے۔ شیطان نے تو پہلے دن سے ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بات کا اظہار کر دیا تھا اور اجازت لے لی تھی کہ وہ مؤمنوں کو بہکانے کا کام کرے گا۔ مخالفین احمدیت جہاں کھل کر جماعت کی مخالفت کے منصوبے بناتے ہیں اور بنائیں گے وہاں ہمدردی کے نام پر سادہ لوگوں کو اور کمزور ایمان والوں کو بھی فتنہ کرنے کے لئے اپنا آلہ کار بناتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس سلسلہ میں ہوشیار رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر اندرونی اور بیرونی فتنہ سے بچائے اور ہمیشہ نیکی اور تقویٰ کی مجلس میں بیٹھنے اور اس کا حصہ بننے کی توفیق دے نہ کہ گناہ، سرکشی، رسول کی نافرمانی اور تقویٰ سے دور کرنے والی مجالس ہوں۔

مجلس کی مختلف قسموں اور حالتوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی بعض ارشادات ہیں اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی بعض ارشادات ہیں وہ بھی اس وقت پیش کرتا ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھہ ہو رہا ہے تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ تا کہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھل کر جواب دو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی نصیحت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جب تم کسی قوم کی مجلس میں جاؤ اور انہیں اپنے مزاج کی باتیں کرتے ہوئے پاؤ تو وہاں ٹھہرو یعنی کہ نیکی کی باتیں اگر کر رہے ہیں اور غلط قسم کی باتیں نہیں کر رہے فتنہ و فساد کی باتیں نہیں کر رہے تو وہاں ٹھہرو اور اگر وہ ایسی باتوں میں مشغول ہوں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تو اس مجلس کو چھوڑ دیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ ہم کن لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں درس و تدریس کے لئے بیٹھی ہو تو اللہ تعالیٰ ان پر سکینت نازل فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے انہیں اپنے جلو میں لے لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ جماعت کو ایسے مواقع میسر آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہاں ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ اپنی مجلس کو قیامت کے دن حسرت سے دیکھیں گے۔ پس اجتماع پر آنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے آنے کے مقصد کو پورا کریں اور اپنا وقت ہنسی ٹھٹھے اور فضول گفتگو میں گزارنے کے بجائے زیادہ وقت ذکر الٰہی اور نیکی کی باتیں کرنے اور سننے میں گزاریں تا کہ ہماری مجلسیں قیامت کے دن کبھی حسرت سے دیکھی جانے والی مجلسیں نہ ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مؤمن کے سوا کسی اور کے ساتھ نہ بیٹھو اور متقی کے سوا کوئی اور تمہارا کھانا نہ کھائے۔ مطلب یہ ہے کہ تمہاری گہری دوستی تمہارا زیادہ اٹھنا بیٹھنا تمہارا اکثر وقت گزارنا تمہاری مجالس زیادہ تر ایسے لوگوں کے ساتھ ہوں جو ایمان میں مضبوط ہوں اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں تا کہ تم بھی نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلسوں میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا لیکن وہاں بیٹھا ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں سے ہی ہے کیونکہ اِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ فرمایا کہ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ کلمات ایسے ہیں جس نے بھی ان کو اپنی مجلس سے اٹھتے ہوئے تین مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ ان کے طفیل اس کے وہ گناہ جو اس نے وہاں کئے ہوں گے ان کو ڈھانک دے گا اور جس نے یہ کلمات کسی خیر کی مجلس میں اور ذکر الٰہی کی مجلس میں پڑھے تو ان کے ساتھ اس پر مہر کر دی جائے گی اور وہ کلمات یہ ہیں کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ کہ اے اللہ تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ بری مجالس سے بچنے والے ہوں اور اگر کبھی انجانے میں شامل ہو جائیں تو ان کے بد اثرات سے محفوظ رہیں۔ ہمیشہ پاک مجلسوں کی تلاش میں رہیں اور ان میں بیٹھنے والے ہوں اور ان پاک مجالس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فیض پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ شیطان کے حملے سے بچائے۔ ہم سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے ہمیں ہمیشہ نظام جماعت اور خلافت سے جوڑے رکھے اور ہر فتنہ پرداز کے فتنہ کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔ حضور انور نے ایک افریقن احمدی مکرم بلال بدالسلام صاحب آف Philadelphia امریکہ کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا اور آپ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔ ......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad